گلدستۂ عشق و محبت

سیدُ البطحا، متولی کعبۃ
سردارِ قریش، محافظِ رسول ﷺ،
عمِ مصطفی ﷺ و پدرِ مرتضی رضی اللہ عنہ

(احوال، آثار، مناقب)

ان رضی اللہ عنہ کی سیرت اس لئے لکھی ہے میں نے یا نبی ﷺ
اس کے صدقے حشر میں حاصل ہو رحمت آپ ﷺ کی

افتخار احمد حافظ قادری

اَلکِتَابُ خَیرُ جَلِیسٍ

کتاب، ایک بہترین ساتھی

کتاب چار حروف کا کلمہ جو اپنے اندر علم وادب کا بیش بہا خزانہ رکھتا ہے اور لکھے ہوئے حروف والفاظ کے مجموعے کا نام ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفوں کو بھی ''کتاب'' کہا گیا ہے۔ پہلے کتابیں ہاتھ سے تحریر ہوا کرتی تھیں جب کہ مطبوعہ کتابوں کا آغاز پندرھویں صدی عیسوی سے شروع ہوا۔ قرآنِ مجید کو بھی ''**الکتاب**'' کہا گیا ہے۔

کتاب زندگی کی بہترین دوست ہے اور مفید و دلچسپ کتابیں تنہائی کا بہترین ہم نشین ہوتی ہیں۔ حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''دل کو زندہ رکھنے کیلئے اچھی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ اچھی کتابیں بہترین دوست، رہنما اور عمدہ رفیقِ سفر ہوتی ہیں۔''

فاتح بیت المقدس حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کتابیں میری دوست ہیں اور کتب خانے کے ایک گوشے میں مجھے سکون میسر آتا ہے۔

فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔ اپنے زمانے کے علماء وفضلاء کی کتابوں اور رسالوں پر اُن کی گہری نظر ہوتی تھی۔ سلطان کے پاس اپنا ایک ذاتی کتب خانہ تھا جس میں ہزاروں نایاب اور قیمتی کتابیں موجود تھیں۔

کتاب مطالعۂ غم اور اُداسی کا بہترین علاج ہے۔ آپ کو جب بھی موقع ملے تو کتب کے مطالعہ سے مستفیض ہوں، پھر آپ تسلیم کریں گے کہ کتاب بہترین ہم نشین، مونس وغم خوار، وفا شعار و وفادار اور بہترین یارِ غار بلکہ جاں نثار ہے۔

شماره: ۳۶۰/۱۱۵۹۸
تاریخ: ۱۳۹۷/۹/۲۱
پیوست:

باسمه تعالی

با صلوات بر محمد و آل محمد (صلی الله علیه و آله و سلم)

فرهیخته گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

با سلام و تحیت، ضمن عرض تشکر و سپاس، بابت اهداء پنج نسخه کتاب چاپی به زبان اردو با عناوین: «سیدنا ابوطالب رضی الله عنه»، «الصلوات الالفیة باسماء خیر البریة»، «مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله و سلم» و «شهزادی کونین علیها السلام احوال، آثار، مناقب ۲نسخه» به سازمان کتابخانه‌ها، موزه‌ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی به استحضار می‌رساند کتاب های مذکور با شماره‌های ۳۸۹۹ الی ۳۹۰۲ ثبت دفتر مخزن اردو تالار زبانهای خارجی و با شماره ۶۵۵ ثبت دفتر اردو کتابخانه تخصصی اهل‌بیت علیهم السلام گردید.

امید است این اقدام شایسته که نشانه ایمان و ارادت خالصانه شما به ساحت مقدس ولی‌نعمتمان حضرت امام علی بن موسی الرضا (علیه آلاف التحیة والثناء) می‌باشد، مورد قبول و عنایت حضرتش واقع گردد.

حسین خسروی
معاون کتابخانه‌ها

شماره: ۱۸۹۳۳
تاریخ: ۱۳۹۷/۱۰/۰۵

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلام علیکم

احتراماً ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارز شمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می شود.

۱ . مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله وسلم

۲ . سیدنا ابوطالب رضی الله عنه (احوال،آثار ،مناقب)

٤. شهزادی کونین (احوال، آثار، مناقب)

اسماعیل محمدی

مدیر کتابخانه و موزه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درُود نُورِ ذاتی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

اے اللہ! درُود وسلام اور برکتیں بھیج! ہمارے آقا وسردار محمد ﷺ پر جو کہ اپنی ذات میں نُور اور تمام اَسماء وصفات میں پائے جانے والے راز ہیں۔

سیّدُ البطحا، متولی کعبة،
سردارِ قریش، مُحافظ رسول ﷺ،
عمِّ مصطفی ﷺ و پدرِ مُرتضی رضی اللہ عنہ

سیدنا اَبُو طالب

(احوال، آثار، مناقب)

مشتمل حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہے احوال پر
تھے جو عمِ مصطفی ﷺ اور پدرِ پاک بو تراب رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق

افتخار احمد حافظ قادری

❀ نام کتاب : **سیدنا ابوطالب** رضی اللہ عنہ
(احوال، آثار، مناقب)

❀ تحریر و تحقیق : افتخار احمد حافظ قادری

❀ تحسین وستائش : سجادہ نشین سدرہ شریف السید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی

❀ دُعا گو و پذیرائی : عارف باللہ تعالیٰ حضرت غلام رضا علوی قادری شاذلی

❀ علمی تعاون : سلطان عثمان ہارونی القادری

❀ تاریخ اشاعت : رجب 1439ھ/ مارچ 2018ء

❀ تعداد اشاعت : گیارہ صد (1100)

❀ ہدیہ کتاب : دُعا برائے حُسنِ خاتمہ و بخشش و مغفرت بحق مصنف کتاب، افتخار احمد حافظ قادری

❀ اجرت کتاب : بس یہی اک آرزو ہے بس یہی ارمان ہے
اس کی اُجرت میں ملے مجھ کو شفاعت آپ ﷺ سے

❀ برائے ایصال ثواب : جمیع اُمت محمدیہ ﷺ خصوصاً مصنف کتاب ہذا کے والدین کریمین، برادر بزرگ، ہمشیرہ محترمہ جملہ اساتذہ و مشائخ و جملہ محسنین وحلقہ احباب

❀ ایڈریس : بغدادی ہاؤس، مکان نمبر 999/A-6، گلی نمبر 9 افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ، پاکستان۔

انتسابِ کتاب

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

کے احوال، آثار اور مناقب پر کتاب ہذا

سرکارِ پُر نور ﷺ

کی بارگاہِ مقدسہ معطرہ میں بطور ھدیہ حب واخلاص
اس یقین اور اُمید کامل کے ساتھ پیش کی جارہی ہے کہ
آپ ﷺ کے محبوب وغم خوار چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
پر یہ کتاب آپ ﷺ کی خوشنودی کا باعث بنے گی
اور اس خوشنودی کے باعث اللہ تبارک وتعالیٰ اس بندہ ناچیز
کے جملہ گناہ معاف فرمادے گا اور خاتمہ خیر وایمان پر ہوجائے گا
اور ساتھ بخشش ومغفرت کا پروانہ بھی مل جائے گا

ان شاء اللہ العزیز

مُحتاجِ لطف و کرم الفقیر الی اللہ و رسولہ
و خاکپائے درِ اھل بیتِ نبوی ﷺ و آلِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

قطعہ سالِ اشاعت

کتابِ مستطاب ''سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ''

''تذکارِ ابوطالب نادر العصر''

2018ء

افتخار قادری ہیں ذی شعور عزت مآب
خوبیاں اِن کو ملی ہیں ذاتِ حق سے بے حساب

انجمن کی شان رکھتے ہیں یہ اپنی ذات میں
ہے ہر اِک تالیف اِن کی بے نظیر و لاجواب

اِن کے ہیں احسان بے حد ملتِ اسلام پر
اِن کی یادوں کا رہے گا پُر مہک دائم گلاب

اِک نئی تالیف اِن کی ہے مرے پیشِ نظر
ہے یہ تاریخی حقائق کا اِک ارفع انتخاب

مشتمل حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہے احوال پر
تھے جو عمِ مصطفےٰ ﷺ اور پدرِ پاک بوتراب

شاہِ دیں کے ساتھ ہر مشکل گھڑی میں وہ رہے
ان کو بخشا تھا خدا نے خسروانہ رعب و داب

آ سکے اُن کے مقابل تھی کسی میں نہ سکت
کوئی ہم پایہ تھا ان کا اور نہ کوئی ہم رکاب

خوب ہے یہ اُن کی خدمت میں عقیدت کا خراج
ہو گئے تاریخ کے پوشیدہ گوشے بے نقاب

فکر تھی فیض الامیںؔ کو اِس کے سالِ چاپ کی
غیب سے آواز آئی ''**مرحبا شستہ کتاب**''

1439ھ

نتیجہ فکر صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی۔ مونیاں شریف (گجرات)

خط مع کتاب
(گلدستۂ عشق و محبت)

بِنام

متولیٔ کعبہ ، شیخُ البطحاء ، سردارِ قریش

حضرت

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

مستقل پتہ

عنداللہ سبحانہ و تعالیٰ و حبیبہ الکریم ﷺ
(اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے پاس)

ظاھری و عارضی پتہ

قبرستان جنتُ المعلیٰ
قُرب مزار مبارک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
مقام حجون ، مکہ مکرمہ

من: **افتخار احمد حافظ قادری ، الباکستان** *From:*

سرداران بنو ہاشم و قریش سیدنا عبدالمطلب و سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہما کے مزارات مبارکہ
(ایک صدی قبل کی نادر تصویر و نایاب منظر)

متن خط

سیدی ابوطالب بن سیدی عبدالمطلب ؓ

سرکارِ پرنور ﷺ کے عظیم، بہترین، حامی و مددگار، غمخوار و محافظ،
سردارِ قریش، سید البطحاء، متولی کعبہ اور خوش قسمت چچا محترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ ؓ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب نبی آخر الزمان ﷺ کا اس دنیا میں کفیل بنایا اور سید کائنات ﷺ کو آپ اور آپ کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد کی آغوشِ رأفت عطا فرمائی۔ آپ ؓ نے اپنی زندگی کے آخری دن تک اس ذمہ داری کو احسن و اکمل طریقے سے سرانجام دیا اور آخری لمحات میں بھی آپ ؓ کو اگر کسی کی فکر لاحق تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ اور دین اسلام کی۔

آپ ؓ تو سرکارِ دو عالم ﷺ کے بچپن سے اُن کے معجزات مبارکہ کا مشاہدہ فرمایا کرتے اور آپ ﷺ کی میٹھی، سریلی، پُرکیف اور خوبصورت آوازِ مبارکہ کو 42 سال تک روزانہ آپ کے خوش بخت کانوں کو سننے کا شرف حاصل رہا اور دولت ایمان سے تو آپ اعلانِ نبوت سے بھی طویل عرصہ قبل مالا مال ہو چکے تھے۔

یا سیدی أباطالب ؓ !!!

آپ تو دنیا کی وہ خوش قسمت اور صاحبِ فخر و اعزاز ہستی ہیں کہ جن کے صرف وصال پر نہیں بلکہ وصال کے بعد بھی سرکارِ دو عالم ﷺ آپ کی محبتوں، شفقتوں اور دین اسلام کے دفاع کی کوششوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہو جاتے تھے اور آپ ؓ کے اشعار مبارکہ کو سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

یا سیدی أباطالب ؓ !!!

ہم آپ ؓ سے شرمندہ ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر آپ ؓ ہمیں معاف فرما دیں کیونکہ ہم تو آپ کے ادنیٰ مقام کو بھی نہ پہچان سکے چہ جائیکہ ہم آپ ؓ کے اصل مقام کو پہچانتے۔ آپ ؓ تو بقول مولائے کائنات، شہنشاہِ ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ، خشک سالی کے پانی اور تاریکی میں نور ہیں، ہمیں بھی اپنی پناہ میں لے لیں۔

ہمارے سر پہ انہی کا سائباں اب تک
انہی کے نور سے روشن ہے یہ جہاں اب تک

یا سیدی أباطالب ؓ !!!

اس بندہ ناچیز نے کئی کتب سے خوشہ چینی کر کے ایک گلدستہ عشق و محبت تیار کیا ہے جو اس خط کے ہمراہ آپ ؓ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے قبول و منظور فرمائیں تاکہ یہ کوشش اس بندہ ناچیز کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

مُحتاجِ لُطف و کرم الفقیر الی اللہ و رسولہ
و خاکپائے درِ اہل بیتِ نبوی ﷺ و آلِ ابوطالب ؓ

میں ان کے در کی غلامی پہ ناز کرتا ہوں
درود بھیج کے ان پہ نماز پڑھتا ہوں

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری
افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ پاکستان

تصرفاتِ خصوصی
سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اہلِ سنت کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ حضور پُرنور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں جمیع اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، ایسے بے شمار واقعات کتب ائمہ وصوفیا میں موجود ہیں کہ کچھ صاحبانِ اقبال ایسے بھی ہوتے ہیں کہ حضور پُرنور ﷺ کی چشمانِ مبارکہ ہمہ وقت اُن پر نگران رہتی ہے اور وہ ایسے خوش بخت ہوتے ہیں کہ اُن کے اعمال میں مختلف ذرائع سے رہنمائی کی جاتی ہے اور ہر طرح سے اُن کی مدد اور نصرت بھی کی جاتی ہے۔ صاحبانِ حال کا کہنا ہے کہ:

> سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے احوال پر کتاب ہٰذا قبول ومنظور ہے اور یہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے تصرفات اور فیوضات کا ثمر ہے۔

تحدیثِ نعمت

تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ کتاب سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ جب اپنے تکمیلی مراحل سے گزر رہی تھی تو ہم پر اور ہمارے بعض مخلص احباب پر منکشف ہوا کہ:

> مصنف کتاب ہٰذا افتخار احمد حافظ قادری پر سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اور عشرۃ مبشرۃ کے ایک عظیم صحابی رسول ﷺ سیدنا سعد بن ابی وقاص کی خصوصی نوازشات اور کتاب کے اشاعتی مراحل میں آپ رضی اللہ عنہ کی خصوصی توجہات شاملِ حال رہیں۔

> ہم اس قبولیت، نوازشات اور تصرفات پر اپنے معبودِ مسجود اللہ سبحانہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں یقیناً وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

اِس پہ ہے لطفِ خدا و مصطفیٰ ﷺ بے خجستہ بخت حافظ افتخار

مقدمہ

عظیم عاشقِ رسول ﷺ حضرت علامہ قاضی یوسف اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے آقا ومولا سید کائنات حضور پُرنور ﷺ جمیع انبیاء ورسل، ملائکہ اور جمیع مخلوقات سے افضل واعلیٰ وبرتر ہیں، آپ ﷺ کے جملہ آباء، تمام کے آباء سے اور آپ ﷺ کی اولادِ پاک تمام کی اولاد سے اُشرف واعلیٰ ہے کیونکہ ان کا حسب و نسب حضور نبی کریم ﷺ سے وابستہ ہے، اسی طرح سید العالمین ﷺ کے قرابتداروں سے محبت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اُن سے محبت رکھنا تمام مسلمانوں پر واجب ٹھہرایا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے جملہ آباء واُجداد اور اُمہات مبارکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام تک تمام کے تمام مسلم ومومن ہیں اور اسی طرح سرکارِ دو عالم ﷺ کے عظیم وبہترین، غمخوار ومددگار چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا ایماندار ہونا بھی واضح اور مسلم الثبوت ہے کیونکہ:

> اُن کے ایمان کو فقط سمجھیں گے ایماں والے
> یعنی ایمان کا معیار، ابو طالب رضی اللہ عنہ ہیں

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا منظوم ومنثور کلام جو سیرت ابنِ اسحاق، سیرت ابنِ ہشام اور تاریخ طبری کے علاوہ دوسری مستند کتب تاریخ میں موجود ہے وہ کلام آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان پر شاندار سند کا درجہ رکھتا ہے۔

> قصائد آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام پر ہیں شاھد وناطق
> صحابہ کے یقیناً قافلہ سالار تھے ابو طالب رضی اللہ عنہ

عظیم عاشقِ رسول ﷺ، حضوری بزرگ، ولی کامل، امام اہلِ سنت، حافظ

حضرت جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "الخصائص الکبری" میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ موحد، مومن اور اپنے عظیم بھتیجے جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر کامل ایمان رکھتے تھے۔

کیا غیب دان نبی ﷺ نہ جانتے تھے کہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ایمان کی دولت سے سرشار ہیں؟ یقیناً آپ ﷺ اس بات پر مطلع تھے کہ میرے چچا صاحبِ ایمان شخصیت ہیں اور آپ ﷺ کی اُن کے ساتھ اتنی طویل رفاقت بھی صرف اور صرف ایمان ہی کی بنیاد پر تھی نہ کہ طبعی محبت پر کیونکہ اگر دین میں اختلاف ہو تو طبعی محبت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے رفیق چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی آغوش رأفت میں آگئے تو سیدۃ فاطمہ بنت اُسد فرماتی ہیں کہ میں ہر روز حضور ﷺ کی برکات کا مشاہدہ کرتی کیونکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہمارا گھر مخزنِ خیر و برکات بن گیا تھا۔

اُن کی آغوش میں اسلام پلا ہے فاضلؔ
شاہِ طیبہ ﷺ کے نگہدار ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

سیدنا ابوطالب صاحب ایمان راوی حدیث ھیں۔

حضرت علامہ الشیخ اُحمد بن زینی دحلان مکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "أسنی المطالب فی نجاہ ابی طالب رضی اللہ عنہ" میں کئی احادیث نبویہ ﷺ کا ذکر کیا ہے جو سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ہیں۔ سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نہ صرف شاعر رسالت مآب ﷺ تھے بلکہ شاعر اسلام بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا معرکۃ الآراء ایمان پرور اور منظوم کلام "دیوانِ ابو طالب رضی اللہ عنہ" کی صورت میں شائع ہو چکا

ہے جو شعر و ادب کا شاہکار اور اسلامی تاریخ کا اولین و عظیم شہ پارہ ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ پر گہرا سایہ کرنے والے مبارک اور مضبوط درخت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نبوت کے دسویں سال جب مائل بہ خزاں ہوئے تو اس وقت بھی آپ رضی اللہ عنہ کو جو فکر تھی وہ صرف اور صرف اللہ کے رسول ﷺ کی اور جو حسرت تھی وہ یہ کہ کاش میری زندگی کچھ اور طویل ہو جاتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کے کچھ کام آ سکتا، لیکن وہ مضبوط و عظیم حصار جس کو پورا عرب بھی جنبش نہ دے سکا تھا وہ مالکُ الملک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس فانی دنیا کو الوداع کہہ گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

رہا تو عمر کے چالیس اور دو سال تک ہر دم
دل و جاں سے فدائے اُحمدِ ﷺ مختار کیا کہنا

اس ناگہانی خبر کے ملنے پر سرکارِ دو عالم ﷺ کی چشمانِ مبارکہ سے آنسو جاری ہو گئے اسی غم و پریشانی کے عالم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ان کے غسل و کفن کا انتظام کرو، سردار مکہ، متولی کعبہ، جانشین سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا جب جنازہ مبارک اُٹھا تو بنو ھاشم کے گھروں میں کہرام مچ گیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ خود جنازہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں اور نمناک چشمان مبارکہ سے فرماتے جا رہے ہیں۔

غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ وَرَحِمَہٗ

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن پر رحم فرمائے اور اُن کی مغفرت فرمائے۔

قارئین کرام! مقام غور و فکر ہے کہ حضور سید عالم ﷺ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا فرمائیں تو وہ ایمان لے آئیں اور جب 42 برس تک خدمت کرنے والے اپنے عظیم چچا کے لئے دُعا فرمائیں تو کیا باری تعالیٰ اُن کی دُعا کو رد فرمائے گا؟

بس صرف اتنی سی بات ہے اگر سمجھ آ جائے!!!

اللہ کے حبیب ﷺ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے ہوئے رو بھی رہے ہیں اور ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ارشاد بھی فرما رہے ہیں کہ :

اے عم محترم! آپ رضی اللہ عنہ کتنے عظیم ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے میرے حق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارک { نماز جنازہ اس لئے ادا نہیں کی گی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہ تھی، اسی طرح اُمّ المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بھی نماز جنازہ ادا نہیں ہوئی تھی } جب مقام حجون (جنت المعلیٰ) مکہ مکرمہ میں پہنچا تو غمناک آہوں اور فضاؤں میں آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد گرامی سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ سرکار دو عالم ﷺ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ جیسی مقدس ہستیوں کو یاد فرما کر اکثر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے اور اُن کے لئے دُعا فرمایا کرتے۔

امام الحفاظ حضرت امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک رسالہ "السبل الجلیہ" میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اس سے زیادہ ایذاء دینے والی کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی کہ اُن کے اجدادِ اطہار اور قرابتداروں کے متعلق سُوءِ ظن رکھا جائے، اسی طرح حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا و نامناسب کلمات کا استعمال کرنا اذیت سرکارِ دو عالم ﷺ کا سبب بنتا ہے کیونکہ آپ کو معلوم نہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو کس درجہ اپنے چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت تھی اور اُن کی شفقتوں، احسانات اور اکرامات کو جب یاد فرماتے تو آپ ﷺ کی چشمانِ

مبارکہ سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔

لہٰذا میری آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ بھی اُن کا تذکرہ پیار و محبت سے کیا کریں کیونکہ محبوب کی پسندیدہ چیز بھی پسند ہونی چاہیے اور بالفرض اگر آپ کو یہ باتیں سمجھ نہ آئیں تو خاموشی سب سے بہتر ہے۔ کسی بات کا سمجھ نہ آنا اور بات ہے لیکن اُس کا انکار کرنا اور بات ہے اور روزِ محشر کسی اُمتی سے بھی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال نہ کیا جائے گا؟ مقام غور و فکر ہے!!!

قارئین کرام! اس مختصر تمہید کے بعد گزارش ہے کہ زیرِ نظر کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے اپنی ازلی عقیدت و محبت کا اظہار اور اُن کی بارگاہ اقدس میں ایک ادنیٰ سا نذرانہ عقیدت ہے جس کو قدیم و مستند کتب سے خوشہ چینی کرتے ہوئے یہ **گلدستۂ عشق و محبت** تیار کرنے کے بعد ایک خط کے ہمراہ تاریخ اسلام کے عظیم سپوت و قافلہ سالارِ صحابہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں پیش کر دیا ہے۔

کتاب ہٰذا کی تیاری میں جو احباب کسی طور بھی اس نیک کام میں میرے ہمراہ شریک رہے ہیں اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن چند شخصیات کا اُن کے ناموں کے ساتھ شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک سے

❀ سیدی و مرشدی فضیلۃ الشیخ حضرت السید تیسیر یوسف الحسنی السمہودی المدنی مدظلہ العالی کو مدینہ طیبہ طاہرۃ میں جب اس کتاب کی تیاری کا علم ہوا تو آپ نے شہرِ محبوب ﷺ سے اپنی خصوصی دُعاؤں سے نوازا اور کتاب ہٰذا پر اپنا پیغام بھی ارسال فرمایا۔

❀ برادر ملک ترکی سے ایک عظیم علمی و ادبی شخصیت جناب پروفیسر ڈاکٹر

محمد فاضل الجیلانی الحسنی مدظلہ العالی نے کتاب ہذا پر اپنا پیغام ارسال فرمایا۔

❀ سرزمینِ خراسان سے مشہور و نامور ادیب، شاعر اور صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ محترمی جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہاؔ (اس بندہ کے فارسی اُستاد) نے کتاب ہذا فارسی میں ''ابو طالب نامہ'' ارسال فرمایا۔

❀ صحابی رسول ﷺ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک (گوانجو، چائنا) کے خادم و منتظم علامہ شاہد رشید قادری صاحب نے کتاب ہذا پر اپنے تاثرات ارسال فرمائے۔

❀ ملک لبنان سے محترمی جناب ڈاکٹر نبیل شندر صاحب نے کتاب ہذا پر اپنے تاثرات ارسال فرمائے۔

❀ سرزمین ہند کچھوچھہ شریف سے اشرف العلماء حضرت علامہ ابوالحسن سید محمد اشرف جیلانی کچھووی نے کتاب سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ پر اپنے تحقیقی ریمارکس ارسال فرمائے۔

❀ سلطان ٹیپو شہید کے شہر مبارک میسور سے حضرت سید فاضل اشرفی میسوری مدظلہ العالی نے نہ صرف کتاب ہذا پر تاثرات ارسال فرمائے بلکہ ایک خوبصورت و پرکیف منقبت بھی ارسال کی جو کتاب ہذا کی زینت بن چکی ہے۔

وطن عزیز سے

❀ شہزادہ غوث الوریٰ، نقیب الاشراف سجادہ نشین درگاہ قادریہ سدرہ شریف حضرت السید محمد انور گیلانی قادری رزاقی مدظلہ العالی کو جب سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بندہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے احوال پر کام کر رہا ہے تو

آپ ہر ملاقات پر کتاب کے حوالے سے اس بندہ کی تحسین و ستائش فرمانے کے ساتھ دُعاؤں اور کتاب کی قبولیت پر بھی اپنی محبتوں اور شفقتوں سے نوازنے کے ساتھ کتاب ہذا پر اپنے قیمتی تاثرات بھی ثبت فرمائے۔

❀ پاکستان میں سلسلہ قادریہ شاذلیہ کی ایک عظیم روحانی شخصیت، ولی کامل، حضرت غلام رضا علوی قادری شاذلی جو اس بندہ کے لئے ہمیشہ دُعا گو رہتے ہیں آپ نے بھی کتاب ہذا پر بندہ کی پذیرائی فرمانے کے ساتھ کتاب کی قبولیت اور آئندہ دوسری جلد آنے کی بھی بشارت فرمائی۔

❀ مذکورہ بالا جملہ شخصیات کے علاوہ جتنے بھی شعراء کرام، ادباء اور مقتدر شخصیات نے کتاب ہذا پر اپنے تاثرات ارسال فرمائے ان تمام معزز شخصیات کا یہ بندہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ان تمام کے لئے دُعا گو بھی ہے۔

قارئینِ کرام! یہ صرف اپنے اور آپ کے ذوق و شوق کو جلاء دینے کے لئے اور تحدیث نعمت کے لئے تحریر کر رہا ہوں کہ اس بندہ ناچیز نے کتاب ہذا کی ابتداء ایک عرصہ قبل شروع کی، زیادہ سے زیادہ عربی کتابوں تک رسائی اور پھر اُن کے مطالعہ میں ایک طویل وقت صرف کیا اور کتاب کے اس روحانی و تخیلاتی اور تحریری سفر میں سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا خصوصی تصرف اور توجہات شامل رہیں۔

الحمدللہ! آج کے مبارک دن جب کتاب اپنے آخری مراحل طے کر رہی ہے تو شب جمعۃ المبارک مورخہ 8 فروری 2018ء بعد از نماز مغرب آلِ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ایک تابندہ و درخشندہ ستارے تاجدارِ سدرہ شریف حضرت سید عبداللہ

بادشاہ القادری الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدوم مبارکہ میں بیٹھ کر کتاب کے مقدمہ ہذا کی آخری سطور تحریر کر رہا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس گیلانی شہزادے اور ولی کامل کے وسیلہ جلیلہ سے ہماری یہ سعی وکوشش بارگاہِ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ میں قبول ومنظور ہو جائے۔

ان شاء اللہ العزیز کتاب ہذا کی اشاعت کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طیبین کے فضائل ومناقب پر بھی ایک گلدستہ عقیدت پیش کرنے کی نیت کر لی ہے آپ تمام حضرات میرے لیے دُعا فرمائیں کہ یہ کام بھی اِنہی عظیم شخصیات کے وسیلہ جلیلہ سے جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

آخر میں بارگاہ ربُ العزت میں انتہائی عاجزی وانکساری سے دُعا گو ہوں کہ یارب العالمین! اس ناچیز نے آپ کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا سیدنا حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں ادنیٰ سا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اُس کو قبول منظور فرما کر اس کے وسیلہ جلیلہ سے اس بندہ، اس کے والدین کریمین، جملہ عزیز واقارب اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت کی بخشش ومغفرت فرمادے۔

آمین بجاسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ باپ بن کر جس نے پالا شاہ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم کو
وہ ہیں رحمت کا اِک دریا ابو طالب رضی اللہ عنہ، ابو طالب رضی اللہ عنہ

خاکپائے در اہل بیت نبوی وآل ابو طالب

[signature]

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

شب جمعہ المبارک

21 جمادی الاول 1439ھ

8 فروری 2018ء

شجرۂ نسب

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب اس طرح سے ہے۔

ابوطالب بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن حکیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان علیہم السلام۔

اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا عدنان تک ہی اپنا شجرہ نسب بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عدنان کا نسب مبارک سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے ملتا ہے۔ اسی طرح سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک بھی سیدنا عدنان سے ہوتا ہوا سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

ولادتِ باسعادت

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ولادتِ مبارکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے تقریباً 35 سال قبل ہوئی، یعنی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات میں تشریف لائے تو اُس وقت حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 35 برس تھی۔

اسمِ مبارک

آپ کا اسم مبارک عبدمناف بن عبدالمطلب بن ھاشم ہے اور بعض روایات کے مطابق آپ کا اسم مبارک عمران بھی ہے لیکن آپ کو اپنے بڑے بیٹے "طالب" کی وجہ سے "ابوطالب" کہا جاتا ہے اور پھر یہ کنیت اس قدر مشہور و معروف ہوگئی کہ اب لوگ آپ کے اصل نام نامی سے بھی واقف نہیں رہے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے والدین کریمین

(والد گرامی)

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا اسم مبارک **شیبہ یا شیبۃ الحمد** تھا لیکن آپ عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہوئے چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کے چچا مطلب نے پالا تھا اس لیے آپ کو عبدالمطلب کہا جاتا تھا۔ سیدنا عبدالمطلب قبیلہ بنو ھاشم کے سردار اور صاحب فیض و کمال بزرگ تھے آپ دین ابراہیمی (اسلام) پر قائم تھے اور ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

سیدنا عبدالمطلب سے مشکِ اذفر کی خوشبو آتی تھی اور سرکار دو عالم ﷺ کا نور مبارک آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور پر چمکتا دمکتا رہتا تھا، قحط سالی میں قریش آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے نورِ مبارک کی برکت سے اُن پر باران رحمت نازل فرما دیتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جن اعزازات سے نوازا تھا اُن میں چشمہ زم زم کی کھدائی کا اعزاز آپ رضی اللہ عنہ کو ہی نصیب ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں فرمائیں تھیں جن سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد عطا فرمائی تھی۔

(والدہ ماجدہ)

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدۃ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ بنی مخزوم سے تھا۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے برادران

سیرت ابن ھشام کے مطابق سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے 9 بھائی، ایک دوسری روایت کے مطابق 10 اور 11 کی تعداد بتائی جاتی ہے۔

1۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ　2۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ　3۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ　5۔ حارث　6۔ حجل

7۔ مقوم　8۔ ضرار　9۔ ابولہب

برادران میں حضرت عبداللہ اور حضرت زبیر سیدنا ابو طالب کے حقیقی بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے 3 برادران زیادہ مشہور ہوئے اُن کا مختصراً تذکرہ ذیل میں ہے

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو طالب کے حقیقی عظیم بھائی اور وجہ تخلیق کائنات سرکار مدینہ ﷺ کے والد گرامی ہیں۔ سیدنا عبداللہ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدۃ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ تھا۔ سیدنا عبداللہ، والد گرامی جناب محمد رسول اللہ ﷺ دین حنیف پر قائم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی خوبصورتی کے لئے بے انتہاء مشہور تھے، بے شمار خواتین نے اُن کو اپنی طرف راغب کرنے اور عقد کرنے کی خواہش کی مگر روزِ ازل سے ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ بننے کی سعادت سیدتنا آمنہ بنت وھب کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی جو قبیلہ بنو زہرہ کے سردار کی صاحبزادی تھیں۔

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے برادر محترم سیدنا عباس کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نتیلہ بنت جناب بن کلیب تھا۔ جنہوں نے کعبہ شریف پر پہلی بار حریر و دیباج کا ریشمی غلاف ڈالا تھا۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ سے کثیر احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب قحط پڑ جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے رب تعالیٰ سے دُعا فرمایا کرتے تھے۔

سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ؓ

سیدنا ابوطالب کے برادر محترم سیدالشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔ غزوہ اُحد میں جب آپ ؓ کی شہادت ہوئی تو سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابھی جبریل امین میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے مجھے خوش خبری دی ہے کہ حضرت حمزہ ؓ کا نام مبارک آسمان والوں میں لکھا ہوا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ سیدنا حمزہ کی شہادت پر اس قدر روئے کہ انہیں ساری زندگی اتنی شدت سے روتے نہیں دیکھا گیا۔ سرکار دو عالم ﷺ بنفس نفیس اپنے صحابہ کرام ؓ کے ہمراہ شہداء احد اور بالخصوص سیدالشہداء سیدنا حمزہ ؓ کی زیارت کے لئے باقاعدگی سے تشریف لے جاتے۔

سیدنا ابوطالب ؓ کی ہمشیرگان

سیدنا ابوطالب ؓ کی 6 بہنیں تھیں، ان تمام کا مختصراً تذکرہ درج ذیل ہے۔ ان میں سے 5 حقیقی (سگی) بہنیں تھیں۔

سیدہ بُرہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابوطالب ؓ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ ایک نیک کردار خاتون تھیں۔ شعروادب میں خاصا شغف رکھتی تھیں اور فصاحت و بلاغت میں خصوصی کمال حاصل تھا۔ اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کی وفات پر اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ انہیں (سیدنا عبدالمطلب ؓ) اپنی قوم پر بڑی فضیلت حاصل تھی
وہ ایسے نور والے تھے جو چاند کی مانند چمکتے رہتے تھے۔

❀ اے میری آنکھو! نیک سیرت اور سخی پر موتیوں جیسے آنسوؤں سے سخاوت کرو۔

سیدہ اُم حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب

سیدنا ابوطالب ؓ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ اور ایک صاحب علم وادب خاتون تھیں، شعروادب کے حوالے سے بھی اُن کا بلند مرتبہ اور ایک مقام تھا۔ آپ کی نسبت ''اُم حکیم'' تھی۔ اپنے والدگرامی کے وصال پر طویل غمزدہ اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

❀ جو (سیدنا عبدالمطلب ؓ) بنی کنانہ کا سردار تھا
اور زمانے کی آفات سر پڑنے پر اُمیدوں کا سہارا تھا۔
❀ پس ایسے شخص پر آہ وفغاں کر، غم کرنے میں سستی نہ کر اور دوسری
رونے والیوں کو اُس وقت تک رُلاتی رہ جب تک کہ تو باقی رہے۔

سیدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب ؓ کی ہمشیرہ، سرکار مدینہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، حضرت عبداللہ بن جحش، زینب بنت جحش، حمنہ بنت جحش کی والدہ اور صاحب علم و فضل شخصیت تھیں آپ ایک نامور شاعرہ بھی تھیں اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کی وفات پر طویل اشعار کہے دو اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

❀ سن لو کہ خاندان کا محافظ، خاندان کو ڈھونڈ نکالنے والا،
حاجیوں کا ساقی اور مظلوموں کی حمایت کرنے والا چل بسا۔
❀ وہ اپنے پورے گھرانے کی زینت تھا اور جہاں کہیں بھی
جو تعریف ہو وہ اُس تعریف کا حق دار تھا۔

سیدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت خاتون تھی ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ سیدہ عاتکہ مکہ مکرمہ میں ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی تھیں او پھر ہجرت مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

سیدہ عاتکہ، سرکار دو عالم ﷺ کی بہت بڑی مداح تھیں، اپنے اشعار میں انہوں نے متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کی ہے، حصول برکت کے لئے چند اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ محمد ﷺ جس طرح حسن و جمال میں بے مثال ہیں

اُسی طرح عمل واخلاق میں بھی لاجواب ہیں۔

❀ جس کسی کا بھی دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے خالی ہے

وہ دنیا و آخرت دونوں میں ناکام رہے گا۔

❀ اگر کامیابی چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو

کیونکہ اُن کی اطاعت میں ہی کامیابی کا راز مخفی ہے۔

سیدہ عاتکہ نے مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں آخری آرامگاہ بنی۔

سیدۃ اُروی بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، سرکارِ مدینہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، مکہ مکرمہ میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت مدینہ کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کے خاوند کا نام عمیر تھا۔ سیدۃ اُروی بھی اپنی باقی بہنوں کی طرح اچھے شعر کہتی تھیں اور اس فن میں آپ کو درجہ کمال حاصل تھا۔ سیدۃ اُروی نے بھی اپنے والد گرامی کے وصال پر کثیر

اشعار کہے، برکت کے لئے دو اشعار کا ترجمہ پیش ہے۔

❀ میری آنکھ ایک سراپا سخاوت اور حیا شعار پر روتی ہے

اور اُس آنکھ کے لئے رونا ہی سزاوار ہے۔

❀ نرم خو، وادی بطحاء کے رہنے والے، بزرگانہ

سیرت والے پر جس کی نیت عروج حاصل کرنے کی تھی۔

سیدہ اُروی بنت عبدالمطلب نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔

سیدۃ صفیہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی عظیم و بہادر ہمشیرہ اور رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ تھیں۔ سیدۃ صفیہ عشرہ مبشرہ میں شامل عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

سیدۃ صفیہ نے غزوہ اُحد میں شرکت کی اور نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ ایک موقع پر جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا تو یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو اُن کی اس بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا۔ آپ ﷺ نے اُن کے صاحبزادے زبیر سے فرمایا، اے زبیر! اپنی والدہ کی بہادری کو تو دیکھو! کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر وہ چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی اُن سے لڑ رہی ہیں۔

سیدۃ صفیہ اپنی باقی بہنوں کی طرح شعر وادب کے میدان میں کسی سے کم نہ تھیں اپنے والد ماجد کے وصال پر کثیر اشعار کہے۔ برکت کے لئے دو اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ رات کوایک رونے والی کی آواز سے میری نیند اُچٹ گئی
جو بالکل راستے پر کھڑے ایک شخص پر رو رہی تھی۔
❀ اُسی وقت میرے آنسو میرے رُخساروں پر
ڈھلکنے والے موتیوں کی طرح بہنے لگے۔

زوجہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کا اسم مبارک سیدۃ فاطمہ بنت اسد ہے جن کو نبی کریم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بعد والدہ محترمہ فرمایا کرتے تھے۔ سیدۃ فاطمہ بنت اسد کے وصال پر سرکار مدینہ ﷺ نے اُن کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ تاریخی کلمات فرمائے۔

رحمک اللہ یا أمي ، کنت أمي بعد أمي ،
تجوعین وتشبعیني و تعرین و تکسیني

''اے میری ماں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ میری ماں کے بعد ماں تھیں آپ خود بھوکی رہتی تھیں لیکن مجھے کھلاتی تھیں آپ کو خود لباس کی ضرورت ہوتی لیکن آپ مجھے پہناتی تھیں۔۔۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی قمیض مبارک عنایت فرما کر ہدایت فرمائی کہ انہیں میری قمیض کا کفن پہناؤ پھر سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جنت البقیع میں جا کر قبر کھودیں جب وہ قبر کے اوپر کا حصہ کھود چکے تو نبی اکرم ﷺ خود نیچے اُترے اور اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودی اور خود ہی اس میں سے مٹی نکالی، اُس کے بعد آپ ﷺ لحد میں لیٹ گئے

اور دُعا فرمائی۔

یا رب العالمین! میری ماں کی مغفرت فرما
اور اُن کی قبر کو وسیع فرما دیے۔

یہ دعا مانگ کر آپ ﷺ قبر سے باہر نکلے تو شدتِ غم سے چشمان مبارک سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا۔

''انہ لم یکن أحد بعد ابی طالب أبرّ بی منھا ، انما ألبستھا قمیصی لتکسی من حلل الجنۃ واضطجعت فی قبرھا لیھون علیھا''

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بعد ان سے زیادہ میرے ساتھ کسی نے مہربانی نہیں کی اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ منازل قبر آسان ہو جائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ وہ (سیدۃ فاطمہ بنت اُسد) جنتی ہیں۔

وأن اللہ تعالیٰ أمر سبعین ألفا من الملائکۃ یصلون علیھا
اور تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے 70 ہزار فرشتوں کو اُن پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

زوجہ سیدنا ابوطالب سیدۃ فاطمہ بنت اُسد کا شمار اُن جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے جو اُمت مسلمہ کے لئے سرمایہ فخر و ناز ہیں۔ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد نے ابتدائے دعوت میں ہی قبول اسلام کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ حضرت عبدالمطلب کے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور آپ کی اہلیہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد نے جس خلوص کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کی سرپرستی اور حفاظت وحمایت میں جان کی بازی لگا دی تھی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد

رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری سیدۃ فاطمہ بنت اُسد نے اٹھالی تھی اور آپ اپنے فرزندوں سے بھی بڑھ کر سرکار دو عالم ﷺ کا خیال رکھا کرتی تھیں اسی طرح سرکار دو عالم ﷺ بھی اپنی چچی سے شدید محبت فرماتے تھے اور اُن کے احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

سیدنا ابو طالب ؓ کی اولاد

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا ابو طالب کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد کے بطن مبارک سے 4 صاحبزادوں اور 3 صاحبزادیوں سے نوازا تھا ان تمام کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدنا ابو طالب کے صاحبزادگان

طالب بن ابی طالب

سیدنا ابو طالب ؓ سب سے بڑے صاحبزادے اور اُنہیں کے نام پر آپ کی کنیت حضرت ابو طالب ہے، ان کے بارے میں معلومات میسر نہیں ہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر مشرکین مکہ زبردستی آپ کو اپنے ساتھ لے گئے جبکہ آپ جانا نہیں چاہتے تھے۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ کفار قریش نے آپ کو زبردستی میدان جنگ کی طرف لے جانے کی کوشش کی لیکن وہ دوران سفر غائب ہوگئے پھر اُن کی کوئی خبر نہ ملی۔

عقیل بن ابی طالب

سیدنا عقیل ؓ اپنے برادر بزرگ طالب سے 10 سال چھوٹے تھے آپ کو بھی کفار مکہ زبردستی جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلے میں لے آئے تھے۔ آپ اسیران بدر میں سے تھے۔ صلح حدیبیہ سے قبل دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے آپ نے غزوہ موتہ اور کئی دوسری جنگوں میں حصہ لیا۔

سیدنا عقیل بن ابی طالب انساب عرب کے بہت بڑے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے اور اس علم میں آپ تمام عرب میں ممتاز تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کو سیدنا عقیل سے خاص محبت تھی اُن کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں ایک محبت تو تمہاری قرابت کی ہے اور دوسری محبت اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے چچا کو تم سے بہت محبت تھی۔

سیدنا عقیل نے طویل عمر پائی اور 59 ھ وصال فرمایا۔ آپ کے تین صاحبزادے حضرت مسلم بن عقیل، حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل اور محمد بن عقیل ہیں۔ حضرت مسلم بن عقیل حضرت امام عالی مقام ؓ کے سفیر بن کر کوفہ تشریف لے گئے جہاں ابن زیاد کے حکم پر اُنہیں شہید کر دیا گیا، یہ واقعہ کربلا کے شہید اول ہیں۔ دوسرے 2 صاحبزادے سید الشہداء سیدنا امام حسین ؓ کے ہمراہ کربلاء معلیٰ تشریف لائے اور شہادت کا تاج اپنے سروں پر سجایا۔

سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب

سیدنا جعفر ؓ کے بے شمار فضائل و مناقب ہیں آپ کا شمار اول اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے آپ سیدنا ابو طالب ؓ کے تیسرے صاحبزادے، سیدنا علی ؓ کے برادر بزرگ اور سرکار مدینہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ مہاجرین ہجرت حبشہ (دوسری) کے قائد تھے اور شاہ حبشہ کے دربار میں آپ ؓ کی تاریخی تقریر عربی ادب کا شہ پارہ ہے اور دین اسلام کا خلاصہ تصور کی جاتی ہے۔

سیدنا جعفر ؓ مہاجرین حبشہ کی قیادت فرماتے ہوئے واپس مدینہ منورہ اس وقت پہنچے جب مسلمان خیبر کی جنگ جیت کر واپس آرہے تھے تو اس مبارک موقع پر سرکار دو عالم ﷺ نے ایک تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ مجھے

ان دونوں میں سے کس کی زیادہ خوشی ہے؟ فتح خیبر کی یا جعفر کی واپسی کی۔

جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کمانڈر تھے اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا یہ خبر جب سرکار مدینہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جعفر کو دو پر عطا کر دیے ہیں جن سے وہ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک اُردن کے دارالحکومت سے تقریباً 135 کلومیٹر دور واقع ہے جو قابل دید اور لائق زیارت ہے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے جتنے فضائل و مناقب احادیث نبویہ ﷺ اور روایات میں موجود ہیں کسی اور صحابی رسول ﷺ کے بارے میں اتنے مناقب نہیں ملتے، آپ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ 13 رجب المرجب بروز جمعتہ المبارک 30 عام الفیل، بیت اللہ شریف (مکہ مکرمہ) میں ولادت باسعادت ہوئی۔ سرکار دو عالم ﷺ کی زیر نگرانی تربیت ہوئی بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے القابات مبارکہ میں ابوتراب، ابوالحسن، حیدر و حیدرہ، اُسد اللہ، المرتضی اور باب مدینۃ العلم سرفہرست ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ سے بے شمار احادیث روایت کیں۔ 17 رمضان المبارک 40ھ جام شہادت نوش فرمایا، صرف ایک حدیث مبارکہ حصول برکت کے لئے پیش ہے۔

النظر الی وجه علی عبادہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور کو دیکھنا بھی عبادت ہے

سیدنا ابوطالب کی صاحبزادیاں

سیدۃ اُم ھانی بنت ابی طالب

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ہمشیرہ محترمہ، نام مبارک فاختہ، ھند اور فاطمہ بھی روایات میں ملتا ہے۔ صحابیات میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کی شادی ھبیرہ بن ابی وھب سے ہوئی تھی جو قبیلہ بنو مخزوم کے سردار اور شاعر تھے لیکن اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے ان میں جدائی ہوگئی تھی۔ سیدۃ اُم ھانی کے 4 بچے تھے۔ ھانی کی وجہ سے آپ کی کنیت اُم ھانی مشہور ہوئی۔

حضرت اُم ھانی بیان فرماتی ہیں کہ جس رات سرکار دو عالم ﷺ کو معراج مبارک کی سعادت حاصل ہوئی اُس رات آپ ﷺ میرے ہی گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے نماز عشاء کے بعد آرام فرمایا اور ہم بھی سو گئے جب فجر سے ذرا پہلے کا وقت تھا تو سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں جگایا اور نماز پڑھنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے اُم ھانی! آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا اور وہاں سے آسمانوں پر پہنچا دیا گیا اور پھر صبح سے پہلے مجھے واپس لایا گیا۔

سیدۃ جمانہ بنت ابی طالب

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ مبارکہ، صحابیہ لیکن آپ رضی اللہ عنہا کے حالات پردہ غیب میں ہیں۔ اسحاق بن راھویہ نے تحریر کیا ہے کہ خیبر کی پیداوار سے 30 وسق کھجوریں سرکار دو عالم ﷺ نے آپ کے لئے وقف فرمائی تھیں۔ فتح خیبر تک حیات تھیں۔

سیدۃ اُسماء بنت ابی طالب

آپ رضی اللہ عنہا کے حالات بھی پردہ غیب میں ہیں آپ کا اسم مبارک کتب تاریخ میں موجود ہے۔ الغرض سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا سارا خاندان مبارک عظیم سے عظیم تر ہے **جس کا ہر فرد نور علی نور ہے۔**

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حاصل عظیم اعزازات میں سے چند کا ذکر

- وہ، جن کے والدِ گرامی سیدُ العرب، سردارِ قریش، متولی کعبہ، ساقی حجاج اور شیخ البطحاء ہیں۔
- وہ، جن کے برادرِ مکرم و معظم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سرکار وجہ تخلیق کائنات ﷺ کے والد گرامی ہیں۔
- وہ، جن کی بھاوج سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جو سرکار مدینہ ﷺ کی والدہ ماجدہ ہیں۔
- وہ، جن کا بھتیجا سیّدُ اولادِ آدم، سید العالمین، رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔
- وہ، جن کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد رضی اللہ عنہا، جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کے بعد ماں کہا۔
- وہ، جن کو رسول اللہ ﷺ چچا ہی نہیں اپنا والد بھی کہا کرتے تھے اور نہ صرف اُن سے محبت فرمایا کرتے بلکہ ان کے صاحبزادوں سے بھی بے حد محبت فرمایا کرتے۔
- وہ، جن کا بیٹا حیدر کرار، قسیم جنت اور اُمیر المومنین ہے۔
- وہ، جن کا بیٹا سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ معرکہ موتہ میں جب دونوں بازو کٹ گئے تو لشکر اسلامی کے جھنڈے کو دونوں کٹے ہوئے بازوں سے تھام لیا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے اُن کے دو بازوں کے بدلے اُن کو دو پَر عطا کر دیئے ہیں جس سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اسی وجہ سے آپ کو طیار کہا جاتا ہے۔

- وہ، جن کے بیٹے سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کو خاص محبت تھی کہ جن کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تم سے دوہری محبت ہے ایک محبت تو تمہاری قرابتداری کی اور دوسری محبت اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے چچا کو تم سے بہت محبت تھی۔
- وہ، جن کا نسب قیامت کے دن بھی منقطع نہیں ہوگا۔
- وہ، جو شعب ابی طالب میں تین سال متواتر راتیں جاگ کر ننگی تلوار لے کر پہرہ دیتے رہے۔

یہ تین سال کیا پورے 42 برس ہمہ وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے۔

- وہ، جن سے سرکارِ دوعالم ﷺ بے حد محبت فرمایا کرتے اور اُن کے وصال کے بعد بھی اُن کی محبتوں اور شفقتوں کو یاد فرما کر آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری ہوجایا کرتے تھے۔
- وہ، جن کے وصال کے بعد نہ صرف اُن کو یاد فرمایا کرتے بلکہ اُن کے اشعار مبارکہ کو بھی سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا کرتے۔
- وہ، جن کے در پر فرشتوں کا نزول ہوا کرتا تھا۔

انہی کے در پہ ستارہ اُتر کے آیا ہے
انہی کے در پہ فرشتوں نے سر جھکایا ہے

کیا یہ اعزازات کسی اور شخصیت کو بھی حاصل ہیں ؟؟؟

سیرت و کردار سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

متوی کعبہ، شیخ البطحاء سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرح زمانہ جاہلیت میں شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا۔ سیرت حلبیہ کی عبارت ہے۔

وكان ابى طالب ممن حرم الخمر
على نفسه في الجاهليه كأبيه

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اپنے والد کی تصویر کامل تھے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرح قریش مکہ آپ کو بھی شیخ البطحاء کے لقب سے یاد کرتے تھے اور ہر مشکل و پریشانی میں آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ کا کیا ہوا فیصلہ حرف آخر کی حیثیت رکھتا تھا۔ بنوہاشم اور بنو عبدالمطلب کے علاوہ دیگر قریش مکہ بھی آپ کا انتہائی احترام کیا کرتے تھے۔

والد مصطفیٰ کریم ﷺ اور حضرت ابو طالب

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب (والد مصطفیٰ کریم ﷺ) اور سیدنا ابو طالب بن عبدالمطلب ماں باپ کی طرف سے حقیقی (سگے) بھائی ہونے کی وجہ سے آپس میں بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جب اپنی نذر پوری کرنے کے لئے قرعہ اندازی کی تو قربان ہونے کے لئے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام نکلا جسے آپ نے منظور کر لیا لیکن سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ بیقرار ہو گئے اور فی البدیہہ اشعار میں اپنے والد محترم سے کہا کہ کسی نہ کسی طرح حضرت عبداللہ کو بچا لیا جائے اور پھر ایسا ہی ہوا کہ قرعہ اونٹوں کی قربانی پر ڈال دیا گیا۔

پہلی محفل میلاد

مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اپنے والد گرامی سیدنا ابوطالب ؓ سے روایت کرتے ہیں جس کو دلائل النبوۃ ، جلد اول میں نقل کیا گیا ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سید العرب سیدنا عبدالمطلب ؓ، سیدۃ آمنہ ؓ کے گھر تشریف لائے اور حضور پُر نور ﷺ کو گود میں اُٹھا کر بوسہ دیا۔

ثم دفعه الی ابی طالب فقال هو ودیعتی عندك

پھر سید کائنات ﷺ کو حضرت ابوطالب ؓ کو گود میں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں یہ اپنی امانت تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

میرا یہ بیٹا بڑی عظیم شان والا ہوگا پھر سیدنا ابوطالب ؓ نے اپنے پوتے سید کائنات ﷺ کی ولادت کی خوشی میں حضرت ابوطالب کو حکم دیا کہ اہل مکہ کے لئے تین دن تک دعوت عام کا انتظام کریں اور اس میں اونٹ اور بکرے ذبح کیے جائیں۔

کیا ہم اس محفل اور دعوت کو جشن میلاد کا نام نہیں دے سکتے ؟ جس میں سید العرب سیدنا عبدالمطلب ؓ نے اپنے عظیم پوتے کا مرتبہ بیان کیا اور اُنہی کے حکم پر سیدنا ابوطالب ؓ نے لنگر عام تقسیم کیا۔

یہ سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کے بعد پہلی محفل میلاد تھی جس کا سیدنا حضرت عبدالمطلب ؓ اور حضرت ابوطالب ؓ نے انعقاد فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب قریش مکہ کو حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ اور آپ ؓ کے ساتھیوں کے ساتھ شاہ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ کے لطف و کرم اور اعزاز و اکرام کا پتہ چلا تو اُنہیں یہ سخت گراں گزرا، اُدھر مکہ مکرمہ میں بھی تیزی سے اسلام پھیل رہا تھا اور سرکار دو عالم ﷺ کی رسالت مبارکہ پر ایمان لانے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اب کفار مکہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ قتل کر دیا جائے۔

ولما ظهر أمر النبی ﷺ وصار یدخل فی دینه کثیر من الناس اجتمع کفار قریش علی قتل رسول الله ﷺ (معاذ الله)

اس عمل پر بنو ہاشم اگر فساد کریں تو ہم اُن سے کہیں گے کہ اس کے معاوضہ میں دیت لے لو وگرنہ قصاص دیتے ہیں اور اگر بنو ہاشم اس بات پر رضامند نہ ہوں تو پھر اُن سے معاشرتی قطع تعلق کر لیا جائے۔ چنانچہ کفار مکہ نے آپس میں مل کر ایک معاہدہ تیار کیا کہ اگر بنو ہاشم ؓ ہمارے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے نہیں کرتے تو پھر اُن کا بازار میں آنا جانا، ہر قسم کی خرید و فروخت اور ہر قسم کی رشتہ داریاں منقطع کر لی جائیں۔ معاہدہ تحریر ہو چکا تو سب لوگوں سے دستخط کروا اُسے بیت اللہ شریف میں لٹکا دیا گیا۔

کفار مکہ کے اس انتہائی اقدام کی اطلاع جب سیدنا ابوطالب ؓ کو ملی تو آپ ؓ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو جمع فرمانے کے بعد اُن ہاشمیوں کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے شعب میں آ گئے۔ اس معاملہ پر جناب ابوطالب ؓ کے ساتھ ہاشمیوں میں سے سوائے ابولہب کے کسی شخص نے بھی کوئی اختلاف نہ کیا۔

بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے فیصلے کا جب کفار مکہ کو علم ہوا تو انہوں نے اپنے معاہدہ کی توثیق کرتے ہوئے بنو ہاشم و بنو عبدالمطلب کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ کر دیا اور توثیق شدہ معاہدہ کو بیت اللہ شریف کے اندر لٹکا دیا اور بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔

شعب ابی طالب میں مدتِ محصور

ومکث بنو هاشم فی الشعب ثلاث ، وقیل سنتین وأصابهم ضیق شدید حتی اکلوا أوراق الشجر یتقوتون به

بنو ہاشم شعب ابی طالب میں تین سال اور بقول بعض دوسروں کے دوسال تک محصور رہے اور اس عرصہ میں سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے جملہ ساتھیوں کو شدید ترین مصائب کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ درختوں کے پتے کھا کر شدت بھوک کو مٹایا جاتا۔

دولت اسلام اتنی آسانی سے نہیں ملی مقام غور وفکر ہے کہ کس مصائب میں ہمارے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے یہ کٹھن وقت گزارا!

واقعے یاد کرو شعب ابی طالب کے
تم کہو کس کے طرفدار ،ابوطالب علیہ السلام ہیں

سیدنا حضرت ابوطالب علیہ السلام نے اس تمام عرصہ میں حضور پُر نور ﷺ کی حفاظت اور تحفظ کے لئے جملہ میسر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے رہے اور دشمنوں کی کسی کاروائی سے بھی بچنے کے لئے محبوب کریم ﷺ کا بستر مبارک ہر شب کو ایک سے دوسری جگہ منتقل کر دیتے اور اُن کی جگہ پر اپنے کسی دوسرے بیٹے یا بھتیجے کو سلا دیتے۔

وهذا كل ذلك مبالغة فی حفظه و حراسته

اور یہ سب کچھ مبالغہ کی حد تک آپ ﷺ کی حفاظت کے سلسلے میں سرانجام دیتے۔

تو شعب ابی طالب پر غور تو کر سید
سرکار ﷺ کی خدمت ہے ایمانِ ابوطالب علیہ السلام

ظالم معاہدہ لکھنے والے کا انجام

ظلم وستم سے بھری داستان کے معاہدے کو تحریر کرنے والے کا انجام اللہ تبارک وتعالیٰ نے فوری ایسے لے لیا کہ اُس ہاتھ سے جس سے اُس نے یہ ظالم معاہدہ تحریر کیا تھا وہ شل ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی اور معاہدے کا انجام

حضرت علامہ قاضی اُحمد زینی دحلان تحریر فرماتے ہیں کہ

وأوحی اللہ تعالیٰ النبی ﷺ أنه سبحانه و تعالیٰ سلط الارضة علی صحیفتهم التی کتبوها وعلقوها فی الکعبة فاکلت ما فیها من عهد ومیثاق وقطیعة رحم ولم یبق فی الصحیفة غیر اسم اللہ عزوجل فأنهم کانوا یکتبون (باسمک اللهم)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ قریش نے جو معاہدہ تحریر کر کے بیت اللہ شریف کے اندر لٹکایا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس معاہدہ پر دیمک کو مسلط کر دیا ہے اور اُس نے اس ساری تحریر کو چاٹ لیا ہے سوائے اللہ عزوجل کے اسم مبارک **(باسمک اللهم)** جو عموماً معاہدوں میں لکھا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس غیبی خبر کی اطلاع سیدنا ابوطالب علیہ السلام کو دی جس پر آپ علیہ السلام فوراً شعب سے نکلے اور بیت اللہ شریف میں تشریف لے آئے۔ کفار قریش نے جب آپ کو دیکھا تو اُنہوں نے یہ سمجھ کر اکٹھا ہونا شروع کر دیا کہ بنو ہاشم سختیوں اور مصیبتوں سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے کرنے کا مطالبہ تسلیم کر لیا

ہے کیونکہ یہ لوگ اب مزید محاصرہ اور مقاطعہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔

کفار قریش کو مخاطب کرتے ہوئے شیخ البطحاء سیدنا ابوطالب ؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے پاس ایک معاملہ لے کر آیا ہوں جس میں نصف حصہ تمہارے مطالبے کا شامل ہوگا اور نصف حصہ ہمارے مطالبے پر مشتمل ہوگا اور وہ یہ کہ :

ان ابن أخي أخبر ني ولم يكذبني قط ، ان الله تعالیٰ قد سلط علی صحيفتكم التي كتبتم الارضة فلحست كل ماكان فيها من جور أوظلم أوقطيعة رحم وبقي بها كل ماذكر به الله تعالیٰ

تحقیق! میرے بھتیجے نے مجھے خبر دی ہے جو ہرگز اور کبھی جھوٹی بات نہیں کہتے اُنہوں نے فرمایا ہے کہ قریش مکہ کے تحریر ہونے والے جور و ستم اور قطع رحمی کی باتوں پر مشتمل جو معاہدہ کیا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر دیمک کو مسلط کیا جس نے اُن تمام الفاظ کو چاٹ لیا ہے سوائے اس کے کہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔

لہٰذا ایسے حالات میں یہ معاہدہ تو از خود ختم ہوگیا ہے اور اب تم لوگ اپنے بُرے ارادوں سے باز آ جاؤ اور اگر نہیں باز آئے تو پھر:

فو الله لا نسلمه حتى نموت من عند آخرنا

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کو کبھی بھی تمہارے حوالے نہیں کروں گا حتیٰ کہ ہمارے سب سے آخر والے کو بھی کیوں نہ موت آ جائے۔ اس کے برعکس اگر میرے بھائی کے بیٹے کی یہ غیبی خبر غلط ہو تو میں پھر اُن کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔

غیبی خبر پر کفار کا ردِ عمل

سیدنا ابوطالب ؓ کی فیصلہ کن باتیں سننے کے بعد کفار مکہ نے کہا

قد رضينا بالذي تقول

(یقیناً ہم آپ کی باتوں سے اتفاق کرتے ہیں)

وفي روايه ، أ نصفتنا فأخرجوا الصحيفة

ایک دوسری روایت کے مطابق انہوں نے کہا تم نے انصاف کی بات ہے پس اس معاہدہ کو باہر نکالا جائے۔

فوجدوا الامر كما أخبر الصادق المصدوق ﷺ

پس جب اُس معاہدے اُتار کر دیکھا گیا تو اُسی حالت میں پایا۔ جس طرح صادق وامین نبی ﷺ نے خبر دی تھی۔

قریش کی ندامت

قریش مکہ نے جب اپنے معاہدے کی بربادی کا یہ عالم دیکھا تو ندامت سے ان کے سر جھک گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ یہ ہماری سرکشی اور ظلم وستم کی وجہ سے ہوا ہے جو ہم نے اپنے بھائیوں یعنی بنو ہاشم کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد سیدنا ابوطالب ؓ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

اے گروہ قریش! کہ تم نے اس اُمر کا خود مشاہدہ کر لیا ہے، جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی اب تم ہمیں کسی طور بھی محبوس و محصور نہیں رکھ سکتے۔

دعائے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور محاصرہ ختم

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور جو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑ کر بارگاہ رب العالمین میں ان الفاظ کے ساتھ دُعا کی

اللھم انصرنا علی من ظلمنا وقطع ارحامنا واستحل مایحرم علیه منا

اے رب العالمین! ان لوگوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما جو ہم پر ظلم کرتے ہیں، قطع رحمی کرتے ہیں اور ہماری اُن چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں جو اُن پر حرام ہیں۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ دُعا فرمانے کے بعد اُن لوگوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں واپس تشریف لائے اور بتایا کہ قریش کا معاہدہ ازخود ختم ہو گیا اور محاصرہ ختم ہو گیا ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کا علم ہونا

حضرت علامہ قاضی أحمد بن زینی دحلان المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اسنی المطالب فی نجاۃ ابو طالب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ

أن أبا طالب أطلعه الله كثير مما خص الله بنبيه به من الأيات والمعجزات و خوارق العادات من مبتدأ أمره صلی اللہ علیہ وسلم وهو صغير الى منتهاه

تحقیق سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن بے شمار خصوصیات سے مطلع کر رکھا تھا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانیوں، معجزات اور خوارق عادات کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن مبارک سے لے کر آخر تک ظہور پذیر ہوتی رہیں۔

و باطلاعه على تلك الأيات المعجزات صار قلبه مشهوناً ممتلئاً بالأيمان و التصديق بالنبى صلی اللہ علیہ وسلم ايماناً قطعياً لاشك فيه و لا شبهة

ان عظیم نشانیوں اور معجزات پر مطلع ہونے کے بعد جناب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور ایمان اس طرح سما گیا تھا جس میں قطعاً کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ اس لئے اُن کے ایمان پر شک نہیں کرنا چاہیے۔

اُن کے ہیں احسان بے حد ملتِ اسلام پر
اُن کی یادوں کا رہے گا پُر مہک دائم گلاب

سیدنا ابوطالب کی تصدیق نبوت ورسالت

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی تصدیق جناب سرکار ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بے شمار اشعار میں پوری وضاحت اور کامل صراحت کے ساتھ موجود ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبالغہ کی حد تک حفاظت اور حمایت کرتا تھا کیونکہ

نہ جب تک کٹ مروں میں شاہ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر
خدا شاہد ہے میرا کامل ایمان ہو نہیں سکتا

قحط سالی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بہت چھوٹے تھے کہ مکہ مکرمہ میں قحط پڑ گیا لوگ سردار مکہ سید العرب سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دُعا کرنے کی بجائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر پہلے جبل ابوقبیس پر تشریف لے گئے اور پھر بیت اللہ شریف میں حجر اسود کے مقام پر کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا دی تو اُسی وقت آسمان سے بارش برسنے لگی یہ خوبصورت اور دلکش

منظر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی ملاحظہ فرما رہے تھے۔

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد مکہ مکرمہ میں ایک بار پھر شدید قحط پڑا لوگ دوڑے ہوئے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دُعا کی درخواست کی آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دُعا کی بجائے حضور پرنور ﷺ کو ساتھ لے کر بیت اللہ شریف میں آئے اور آپ ﷺ کی انگشت مبارک آسمان کی طرف اُٹھادی اور اچانک بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہوگئی۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے اشعار میں اس واقعہ کا ذکر ایک شعر میں پیش کیا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل

وہ حسین وجمیل چہرے والے کہ جن کے رُخ انور سے بارش طلب کرتے
وہ یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کی نگہبانی فرمانے والے ہیں۔

قدرت کی بھی عجب کرشمہ سازیاں ہوتی ہیں اور ان کی حکمت بھی وہی جانتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ ابھی اپنی والدہ محترمہ کے بطن مبارک میں تھے تو والد ماجد کا انتقال ہوگیا، ابھی صرف چھ برس کے ہی ہوئے تھے تو والدہ ماجدہ کی شفقت ومحبت سے محروم ہوگئے، جب آٹھ سال کی عمر مبارک کو پہنچے تو اپنے مشفق ومہربان جدامجد (سیدالعرب سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) کا سایہ عاطفت بھی سر سے اُٹھ گیا۔

سید کائنات ﷺ نے اپنے والد گرامی کی تو زیارت بھی نہ کی تھی اس لئے پدرانہ محبت وشفقت کے لطف سے بھی آشنا نہ تھے والدہ ماجدہ کی محبت سے محرومی کا

احساس وشعور تو تھا لیکن دادا کی شفقت اور لطف وکرم سے والدہ کے وصال کے زخم پر مرہم کا کام کیا لیکن اب دادا کی وفات کے وقت آپ ﷺ خاصے باشعور ہو چکے تھے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی اپنے جدامجد سے محرومی اور غم کی شدت کا احساس اس منظر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ دادا پاک کی روح مبارک جب قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو آپ ﷺ ان کے سرہانے کھڑے رو رہے ہیں جنازہ اُٹھا تو اُس کے ساتھ روتے ہوئے تشریف لے جارہے ہیں تا آنکہ آپ رضی اللہ عنہ کو حجون کے قبرستان (جنت المعلی) میں سپرد خاک کردیا گیا۔ دادا مبارک کے وصال پر آپ ﷺ کے معصوم دل پر طاری کیفیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

(الم یجدک یتیما فاوی)

قرآن پاک میں سورۃ والضحیٰ کی اس آیہ کریمہ کے ضمن میں اگر کسی مفسر نے کفالت مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ کیا ہے تو وہ صرف اور صرف جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات ہی ہیں۔ تفسیر ابن عباس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **یتیم** کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بغیر ماں باپ کے اور **فـاوی** کے تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اُن کے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی آغوش رأفت عطا فرمادی گئی۔

تمہاری گود میں ایماں کی جاں پلتی رہی
تمہارے گھر سے ہی ایماں ملا ابو طالب رضی اللہ عنہ

سال 579ء میں حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آغوش سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ میں دُریتیم کی پرورش کا آغاز ہوا۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

آپ ﷺ کی حفاظت وخدمت گزاری میں حد سے بھی زیادہ حق ادا کیا۔ اپنی اولاد سے بڑھ کر حضور ﷺ کو پیار فرماتے ایک لمحہ کے لئے بھی آپ ﷺ کو آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے رات کو اپنے پہلو میں سلاتے۔ کھانے کے وقت سرکار ﷺ سے پہلے کسی کو کھانے نہ دیتے۔

سیدنا ابوطالب ؓ نے آپ ﷺ پر جو جاںنثاری فرمائی اُس سے کون انکار کر سکتا ہے آپ ﷺ کی محبت میں تمام عرب اپنا دشمن بنالیا، فاقے اُٹھائے، تین برس سے زیادہ شعب ابی طالب میں محصور رہے اس دوران سیدنا ابوطالب ؓ نے سرکار دو عالم ﷺ کی ایسی حفاظت ونصرت فرمائی جس کی مثال تاریخ میں ملنا محال ہے۔ اسی لئے تو قادر مطلق نے بھی اُس آغوش کا قرآن پاک میں ذکر فرماتے ہوئے اسے اپنی آغوش رحمت سے تشبیہ دے دی۔

جس کی آغوش محبت میں پلی پیغمبری ﷺ
جس نے بخشی آدمیت کو فلک تک برتری

تفسیر معالم التنزیل میں امام بغوی، تفسیر صاوی میں امام احمد صادی، تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور تفسیر جلالین میں ایسی ہی تفسیر ملتی ہے کہ اس آیہ مبارکہ سے مراد رسول اللہ ﷺ کا اپنے چچا سیدنا ابوطالب ؓ کی آغوش رحمت میں آنا جانا ہے۔

سیدنا ابوطالب ؓ کا گھر مخزن خیر وبرکات

عربی کتاب "سیرة الرسول" مصنف ابو عمار محمود المصری تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب ؓ کے وصال کے بعد حبیب کریم ﷺ، سیدنا ابوطالب ؓ کے گھر منتقل ہوگئے۔ سیدنا ابوطالب عیالدار اور سفید پوش شخصیت تھے

آپ ؓ کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد فرماتی تھیں کہ اُن کی اولاد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتی تھی اور جب سے سرکار دو عالم ﷺ اس گھر میں تشریف لائے ہیں تو اس گھر میں خیر وبرکات کا نزول شروع ہوگیا ہے۔

سیدنا ابوطالب ؓ کی اولاد مبارکہ جب الگ کھانا کھاتے تو سیر نہ ہوتے لیکن جب وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کھانا کھاتے تو خوب جی بھر کر کھانا کھاتے۔ جب بھی سیدنا ابوطالب ؓ کھانا شروع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے بیٹوں سے کہتے کہ میرے بیٹے (محمد ﷺ) کو آجانے دو اور جب آپ ﷺ تشریف لاتے تو سب مل کر کھانا تناول فرماتے۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ دودھ نوش فرماتے اور پھر اسی برتن سے باقی دودھ نوش کرتے۔

سیدنا ابوطالب ؓ فرماتے ہیں، خدا کی قسم! آپ ﷺ جب میرے ساتھ بستر میں استراحت فرماتے تو بستر معطر ہوکر یوں مہکنے لگتا جیسے کستوری میں ڈوبا ہوا ہو مگر جب میں آپ ﷺ کے جسدِ اطہر کو دیکھتا تو آپ ﷺ نے کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال نہ فرمائی ہوتی۔

سیدۃ فاطمہ بن اُسد ؓ ہر روز سرکار دو عالم ﷺ کی برکات کا مشاہدہ فرماتیں تو اُنہیں یقین نہ آتا تھا کہ اُن کا گھر مخزن خیر وبرکات بن گیا ہے۔ سیدۃ فاطمہ ؓ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا اور آپ ﷺ بھی اس الفت ومحبت کو محسوس فرمایا کرتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُنہیں اپنی والدہ کے بدلے میں خیر وبرکت اور محبت والی یہ والدہ عطا فرمادی ہے۔

سیدنا ابوطالب ؓ کے لئے افضل ترین پانی

سیدنا ابوطالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ وادی ذی المجاز میں تھا مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی اور میں نے اپنی پیاس کی

شکایت آپ ﷺ سے کی، آپ ﷺ میری شکایت سنتے ہی سواری سے اُترے اور فرمایا۔ چچا جان! آپ کو شدید پیاس لگی ہوئی ہے میں نے کہا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے اپنی ایڑی مبارک زمین میں دبائی اور فوراً زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پانی پی لیں، چنانچہ میں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ایڑی مبارک سے برآمد ہونے والا پانی آبِ کوثر اور آبِ زم زم سے یقیناً افضل و اعلیٰ ہے اور جس ہستی کے لئے یہ مقدس پانی نکلا پوری کائنات میں صرف اور صرف وہ مقدس ہستی سیدنا ابوطالب ؓ ہی تو تھیں!!!

سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیدنا ابوطالب ؓ کی بیماری کے لئے دُعا

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر حضرت ابوطالب ؓ بیمار ہوئے تو سرکارِ دو عالم ﷺ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو جناب حضرت ابوطالب ؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی اے میرے بھائی کے بیٹے! اللہ تبارک و تعالیٰ سے میری صحت کے لئے دُعا کریں جس پر آپ ﷺ نے دُعا کرتے ہوئے فرمایا۔

"اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَمِّی"

''اے اللہ! میرے چچا کو بیماری سے شفا عطا فرما۔''

دُعا کا کرنا تھا کہ اُسی وقت سیدنا ابوطالب ؓ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے بیماری تھی ہی نہیں۔ سرکارِ پُر نور ﷺ کی اپنے چچا کے بارے میں دُعائے مذکورہ بالا صرف آپ کی ظاہری و جسمانی بیماری کی شفا تک ہی محدود نہ تھی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی اس دُعائے مبارکہ نے سیدنا ابوطالب ؓ کی باطنی و روحانی بیماریوں کا بھی علاج کر دیا تھا۔

اسلام کی افزائش و فروغ

- اسلام کا بچپن سیدنا ابوطالب ؓ کی گود میں پلتا نظر آتا ہے۔
- اسلام کی جوانی سرکارِ دو عالم ﷺ کے دامن رحمت کی چھاؤں میں افزائش پاتی نظر آتی ہے۔
- اسلام کی بزرگی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے طاقتور بازوؤں میں دکھائی دیتی ہے۔
- اسلام کی عفت اور عصمت خاتونِ جنت سیدۃ کائنات ؓ کی شخصیت میں نظر آتی ہے۔
- اسلام کی عظمت سیدنا امام حسن ؓ کے دانشمندانہ فیصلوں کے عکس میں دکھائی دیتی ہے۔
- اسلام کی سربلندی اور عزت و رفعت سید الشہداء سیدنا امام حسین ؓ کے کارناموں میں فروغ چڑھتی نظر آتی ہے۔

اور

- اسلام کا احیاء حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ کے کندھوں مبارک پر نظر آتا ہے۔

ایمان کے لئے معروف کلمات ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ دل میں جان لینا اور یقین کر لینا ہی کافی ہے۔لیکن اگر دل نے تصدیق نہ کی تو زبان پر ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

زبان سے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

(اقبال لاہوری)

زبانی کلمہ پڑھنے کے بارے میں جھنگ کی مشہور اور معروف روحانی شخصیت سلطان العارفین حضرت سلطان باھو ؒ اس طرح فرماتے ہیں۔

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا ، دل دا پڑھدا کوئی ھُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے ، اوتھے ملے زبان نہ ڈھوئی ھُو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ھُو
ایہہ کلمہ اسانوں یار پڑھایا باھُو میں سدا سہاگن ہوئی ھُو

تاریخ اسلام کی چند مقتدر شخصیات اور اُن کے قبول اسلام اور تصدیق نبوت کے کلمات

❀ شاہِ یمن "تبع أسعد الحميرى" کے کلمات
❀ بحیرا راھب کی بشارت وتصدیق نبوت
❀ ورقہ بن نوفل کے قبول اسلام کے کلمات
❀ یمن کے حاکم "باذان" کے قبول اسلام کے کلمات
❀ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ؓ کے قبول اسلام کے کلمات
❀ سیدنا عباس بن عبدالمطلب ؓ کے قبول اسلام کے کلمات

شاہ یمن "تبع أسعد الحمیری" کے کلمات

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے کئی سو سال قبل یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جس کا نام **أسعد الحمیری** تھا وہ یہود کو سخت ناپسند کرتا تھا اور ان کے خاتمے کے لئے وہ مدینہ منورہ (اس وقت نام یثرب تھا) پہنچا۔

علمائے یہود میں سے ایک یہودی عالم جس کا نام "**شامویل**" تھا وہ شاہ یمن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے **جلالہ الملک**! آپ اس شہر کو زیر نگیں نہیں کر سکو گے کیونکہ یہ شہر نبی آخر الزماں کی ہجرت گاہ اور قیام گاہ کا شرف حاصل کرے گا۔

شاہ یمن کے لشکر کے ہمراہ 400 علماء پر مشتمل ایک جماعت بھی تھی، کچھ عرصہ قیام کے بعد بادشاہ نے جب اس شہر سے کوچ کا ارادہ کیا تو اس جماعت نے متفق ہو کر بادشاہ سے گزارش کی کہ ہم اس شہر سے اب نہیں جائیں گے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری کتب میں بھی جس نبی (نام محمد ﷺ یا احمد ﷺ) کا ذکر پایا جاتا ہے، یہ عظم شہر اُن کی ہجرت گاہ بنے گا، اس لئے ہم اسی شہر میں اس اُمید پر قیام کریں گے کہ شاید ہماری اُن سے ملاقات ہو جائے اور ہم ان کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے بعد اُن پر ایمان لے آئیں یا پھر ہماری نسلوں میں سے کوئی بھی اُن کا زمانہ پائے تو اُن پر ایمان لے آئے۔

جماعت علماء کی گفتگو سننے کے بعد شاہ یمن نے خود بھی اس شہر میں مزید ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا اور ساتھ حکم جاری کیا کہ:۔

❀ ایک خوبصورت مکان نبی آخر الزمان ﷺ کے لئے تعمیر کیا جائے کہ جب وہ ہجرت فرما کر اس شہر میں تشریف لائیں تو اپنے ہی گھر میں قیام فرمائیں۔

❀ 400 علماء کے لئے 400 گھر تعمیر کے جائیں اور 400 کنزیں خرید کر اُن کا ایک ایک عالم سے نکاح کر دیا جائے اور پھر ہر عالم کو اتنا دنیاوی مال دیا جائے کہ وہ آسانی سے اپنے اخراجات کر سکیں۔

شاہ یمن **تبع الحمیری** نے یہ تاریخی احکامات جاری کرنے کے بعد ایک خط نبی کریم ﷺ کے نام تحریر کیا جس میں آپ ﷺ پر اپنے ایمان لانے کا تذکرہ کچھ اس طرح سے کیا۔

شهدت علی أحمد ﷺ أنه
رسول من الله باری النسم
ولو مد عمری الی عمره
لكنت وزيراً له وابن عم

اُردو مفہوم کچھ اس طرح سے ہے۔

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول ہیں اگر میری زندگی نے وفا کی اور
میں نے آپ کا زمانہ پا لیا تو میں آپ کا وزیر بنوں گا۔

مذکورہ خط کو شاہ یمن نے سونے سے سربمہر کیا۔ ایک دو منزلہ خوبصورت مکان سرکار دو عالم ﷺ کے نام پر تیار کروایا پھر اُن علماء میں سے سب سے بڑے عالم کو یہ خط اور گھر مبارک سپرد کرتے ہوئے کہا کہ:۔

اس خط اور گھر کو نبی آخر الزمان ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے
اور اگر تم اُن کا زمانہ نہ پا سکو تو اپنی اولاد در اولاد وصیت کرتے جانا کہ
اس خط اور گھر کو سرکار دو عالم ﷺ نبی آخر الزمان کی خدمت میں

پیش کیا جائے جس کو وہ مبارک زمانہ دیکھنا نصیب ہو جائے۔

شاہ یمن تبع الحمیری کے یہ دو ھدیے مبارکہ نسل در نسل چلتے ہوئے سیدنا ابوایوب انصاری ؓ تک پہنچے۔ آپ ؓ اس عظیم عالم کی اولاد میں سے تھے جس کو شاہ یمن نے اپنا خط مبارک اور سرکار مدینہ ﷺ کے نام نامی کا گھر مبارک حوالے کیا تھا۔ ان تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت مبارکہ کے بعد نبی اکرم ﷺ جس گھر میں تشریف فرما ہوئے تھے وہ سیدنا ابوایوب انصاری ؓ کی ملکیت نہ تھا بلکہ وہ تو ہزاروں سال قبل آپ ﷺ پر ایمان لانے والے شاہ یمن نے آپ ﷺ کے لئے ھدیہ پیش کیا تھا اور سیدنا ابوایوب انصاری ؓ اُس بادشاہ کی نمائندے کی حیثیت سے اس گھر اور خط مبارک کی حفاظت پر مامور تھے۔

> وہ گھر جس میں رہائش رکھتے تھے ایوب انصاری ؓ
> حقیقت یہ ہے، وہ ملکیت تھی سرور دین ﷺ کی
> بلندی آسمانوں کی فدا اُس گھر کی عظمت پر
> مکین سدرہ کو بھی رشک ہے اس کی سعادت پر

روایات کے مطابق شاہ یمن کے وصال کے تقریباً ایک ہزار سال بعد سید کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور پھر جب آپ ﷺ ہجرت کے بعد قبا کی بستی میں قیام پذیر ہوئے تو اہل مدینہ نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس عظیم خط کو کس طرح آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

اتفاق رائے سے قبیلہ بنو انصار کے ایک نہایت ہی سمجھدار اور معزز شخصیت "ابو لیلٰی" کو یہ خط دے کر آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا گیا، ابو لیلٰی نے انتہائی احتیاط سے اس خط مبارکہ کو اپنے سامان میں چھپایا ہوا تھا۔

غیب کا علم کسے کہتے ہیں؟؟

ابو لیلٰی سفر طے کرنے کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا ہی تھا اور ابھی اپنا تعارف بھی نہ کروا پایا تھا، قربان جائیں اپنے غیب دان نبی محتشم ﷺ پر کہ آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھتے ہی ارشاد فرمایا۔

أنت ابو ليلى؟ کہ تم ابو لیلیٰ ہو؟

وہ جواب میں کہتا ہے کہ جی! جس پر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ شاہ یمن "تبع" کا خط تمہارے پاس ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حیران و پریشان ہو جاتا ہے کیونکہ خط کو تو اس نے اپنے سامان میں چھپایا ہوا تھا آپ ﷺ نے ابو لیلیٰ سے کہا۔

هات الكتاب الذى عندك

کہ تم مجھے وہ خط دو جو تمہارے پاس ہے۔

ابو لیلیٰ پریشانی کے عالم میں اپنے سامان میں چھپا ہوا خط نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور آپ ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کو وہ خط پڑھنے کے لئے دیتے ہیں اور خط سننے کے بعد اُس بادشاہ کے قبول اسلام کے کلمات سننے کے بعد اُس کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مرحباً بالاخ الصالح

کہ میں اپنے نیک بھائی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس خط مبارک پر ایڈریس اس انداز میں لکھا ہوا تھا۔

الى:
محمد بن عبدالله نبى الله و رسوله
خاتم النبيين و رسول رب العالمين ﷺ

من تبع الاول

سرکار مدینہ ﷺ کی شاہ یمن تبع کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ میں اُس کے قبول اسلام کے بارے میں ارشاد ہے۔

لا تسبوا تبعاً فانه قد كان أسلم

تبع کے بارے میں نامناسب کلمات کا استعمال نہ کیا جائے
کیونکہ اُس نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

اسی ارشاد مبارکہ کی روشنی میں ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لا تسبوا تبعاً فانه كان رجلا صالحا

تبع کے لئے نازیبا کلمات استعمال کرنے سے گریز کرو کیونکہ حتمی
طور پر وہ ایک نیک شخصیت تھا۔

شاہ یمن کے قبول اسلام کے کلمات

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(شاہ یمن کا اسلام ایمان ثابت ہوگیا)

سیدنا ابوطالب کے کثیر اشعار میں سے صرف دو شعر

أنت الامين، أمين الله لا كذب	والصادق القول لا لهو ولا لعب
أنت الرسول، رسول الله نعلمه	عليك نزل من ذي العزة الكتب

بے شک آپ ﷺ صادق وامین ہیں، کبھی آپ کو غیر ضروری گفتگو کرتے نہیں پایا ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول برحق ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث بہ رسالت فرمایا اور اُس صاحب عزت وجلال رب کی طرف سے آپ پر کتاب نازل ہوئی ہے۔

(کیا شاہ یمن اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے کلام میں کوئی فرق ہے)

حضرت ابن ابی الدنیا، زمخشری اور کئی دوسرے مشاہیر نے ذکر کیا ہے کہ یمن کے شہر صفا، یا، حمیر کی طرف ایک قبر کھودی گئی جس میں دو عورتوں کو صحیح حالت میں پایا گیا اُن دونوں عورتوں کی جانب سرچاندی کی ایک تختی ملی جس پر سونے سے لکھا ہوا تھا۔

ترجمہ: یہ دونوں تبع کی بیٹیاں ہیں اور یہ دونوں اس حالت میں فوت ہوئیں کہ وہ اس کی گواہی دیتی ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس معبود کے اور کبھی شرک نہیں کیا اور اس کی عقیدہ پر فوت ہوئیں۔

بحیرا راہب کی تصدیق نبوت

سرکار دوعالم ﷺ کی عمر مبارک جب تقریباً 12 سال ہوئی تو آپ کے چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر بغرض تجارت ایک قافلے کے ہمراہ ملک شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ شہر بصریٰ پہنچے جو ملک شام اور حوران کا مرکزی شہر اور اس وقت رومی مقبوضات کا دارالحکومت تھا۔

شہر بصریٰ میں بحیرا نامی ایک راہب اپنے صومعہ میں رہا کرتا تھا۔ جو علم نصرانیت کا ماہر تھا اور اس صومعہ میں 7 راہب پشت بہ پشت گزار چکے تھے جن کا علم یکے بعد دیگرے اس راہب کو پہنچا تھا۔ تجارت کی غرض سے آنے والا قافلہ جب اس راہب کے صومعہ کے قریب اترا، حالانکہ پہلے بھی قافلے اس مقام پر اُترا کرتے تھے مگر یہ راہب کسی سے بھی ملاقات کے لئے باہر نہ نکلتا تھا۔

بحیرا راہب نے اپنی صومعہ سے مکہ کے اس تجارتی قافلہ کو دیکھا تو اس کی نظر حضور پرنور ﷺ پر پڑی تو اس نے دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا آپ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور جب آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے تو دیکھا کہ بادل کا وہ ٹکڑا آپ ﷺ کے سرمبارک پر چھتری کی مانند قائم ہوگیا اور درخت کی

ٹہنیاں حضور ﷺ کی طرف مائل ہوگئیں۔

بحیرا سرکار دو عالم ﷺ کو بار بار دیکھتا، آپ ﷺ کے اعضائے جسم کی زیارت کرتا اور اُن علامات کے مطابق پاتا جو اُس کے پاس لکھی ہوئی تھیں، تمام صفات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اس نے آپ ﷺ کی مہر نبوت کی زیارت کی اور آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کی گواہی دیتے ہوئے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑتے ہوئے کہا۔

تصدیق نبوت کے کلمات

هذا سيد العالمين . هذا رسول ربّ العالمين

يبعثه الله رحمة للعالمين

اس آئندہ کی بشارت پر سرداران قریش نے بحیرا راھب سے دریافت کیا کہ آپ کو ان باتوں کا کیا علم ہے؟ جس پر بحیرا راہب نے جواب دیا کہ جب تم لوگ گھاٹی سے اُتر رہے تھے تو کوئی درخت یا پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ کے لئے جھک نہ گیا ہو اور یہ سوائے نبی کے علاوہ کسی اور انسان کو سجدہ نہیں کرتیں پھر میں نے انہیں مہر نبوت سے پہنچانا ہے اور یہ باتیں ہماری کتابوں میں موجود ہیں۔

حضرت ورقہ بن نوفل کی بشارت وتصدیق نبوت

حضرت ورقہ بن نوفل، ام المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے چچازاد اور اہل کتاب میں سے تھے عبرانی اور عربی زبان کے ماہر تھے۔ دین حق کی تلاش میں انجیل کا مطالعہ کیا، متاثر ہو کر جوانی میں نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا اور انجیل کا عبرانی زبان سے عربی میں ترجمہ بھی کیا۔

ورقہ بن نوفل کی بشارت

سرکار دو عالم ﷺ پر جب پہلی وحی کا نزول ہوا اور آپ ﷺ نے وہ سارا واقعہ سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمایا جس پر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ:۔

قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں خدیجہ کی جان ہے
بے شک مجھ کو اُمید ہے کہ آپ اس امت کے رسول ہیں۔

اس کے بعد سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم ﷺ کو اپنے چچازاد حضرت ورقہ بن نوفل جو آسمانی کتب کے عالم اور ماہر تھے، کے پاس لے گئیں تو حضرت ورقہ نے غار حرا اور پہلی وحی کا احوال سننے کے بعد کہا:۔

یہ وہی نبی ہیں کہ جن کا انتظار
گزشتہ امتوں کو بھی تھا

ورقہ بن نوفل نے آسمانی کتب میں پڑھی ہوئی پیشن گوئیوں کی مدد سے صاف پہچان لیا کہ آپ ﷺ ہی نبی آخر الزمان ہیں، حضرت ورقہ بن نوفل نے فوراً تصدیق کی اور آپ ﷺ پر ایمان لاتے ہوئے کہا کہ:۔

اگر میں اس وقت تک زندہ رہا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ
سے نکالے گی تو میں آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی مشہور تصنیف "مدارج النبوت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی دعوت اسلام کے وقت حضرت ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو چکا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل، حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں میں
اور نبوت کی بشارت اور تصدیق کرنے والوں میں اولین ہیں۔

ورقہ بن نوفل کون ہیں؟

حضرت ورقہ بن نوفل وہ عظیم شخصیت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔

اول من آمن به ورقه و کان هذا بعد النبوة و قبل الرسالة

رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت سے قبل آپ ﷺ کی نبوت
پر ایمان لانے والا شخص ورقہ بن نوفل ہے۔

ورقہ بن نوفل صحابی رسول ﷺ

حضرت امام طبری، البغوی، ابن قانع، ابن السکن اور علامہ ابن حجر جیسے مشاہیر نے حضرت ورقہ بن نوفل کو صحابہ میں شمار کیا۔ صاحب مشکوٰۃ شریف حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ العمری (وصال 743ھ) نے آپ کو صحابی رسول ﷺ فرمایا ہے۔

حضرت علامہ ابن حجر صحابی کی تعریف اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

من لقی النبی ﷺ مومناً به ومات علی الاسلام

جو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لایا اور اُسی پر فوت ہوگیا

حضرت ورقہ بن نوفل نے سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت کی تصدیق کردی تھی لیکن اس وقت تک حضور ﷺ کو اپنی دعوت تبلیغ کا حکم نہیں ملا تھا۔ حضرت ورقہ بن نوفل نبی آخر الزمان ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے اور اسی حالت پر ان کا انتقال ہوا، اسی اعتبار سے اُن کو صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

سیدۃ خدیجہ ؓ کا ورقہ کے بارے میں سوال

ایک بار اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ نے سرکار دو عالم ﷺ سے اپنے چچا زاد کے بارے میں سوال کیا کہ وہ تو اعلان نبوت سے قبل فوت ہوئے تھے اُن کا

انجام؟ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ورقہ بن نوفل کو سفید لباس میں دیکھا ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

ان رسول الله رأه في المنام في هيئة حسنة

رسول اللہ ﷺ نے اُس (ورقہ بن نوفل) کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا۔

سوال:۔ حضرت ورقہ بن نوفل جب آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے تو اُن کے ایمان لانے کے کیا کلمات تھے؟ کہ جن کی وجہ سے اُن کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے اور سرکار ﷺ نے اُن کے وصال کے بعد انہیں اچھی حالت میں دیکھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل کے ایمان کے کلمات صرف یہ تھے۔
میں آپ ﷺ کو نبی آخری الزمان ہونے کی بشارت دیتا ہوں
اور اُس کی تصدیق کرتا ہوں۔

اور سیدنا ابوطالب ؓ کیا فرماتے ہیں۔

ودعوتنی و علمت أنک صادق
و لقد صدقت و کنت ثم أمینا

آپ ﷺ نے مجھے اپنے دین کی دعوت دی اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپ سچے ہیں اور صادق و امین ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے دونوں عظیم شخصیات کے کلمات پڑھ لیے، کیا آپ کو ان دونوں کلمات میں کوئی فرق نظر آتا ہے؟

آپ خود عقیدت و محبت اور دل کی گہرائیوں سے بتائیں کہ اگر ورقہ بن نوفل کا شمار صحابہ کرام میں ہوتا ہے **تو پھر ہم سیدنا ابوطالب ؓ کا شمار صحابہ کرام میں کیوں نہ کریں**؟؟؟

حاکم یمن "باذان" کے قبول اسلام کے کلمات

ملک یمن حبشیوں کے ہاتھ سے نکل کر جب اہل فارس کے قبضے میں آیا تو اس وقت فارس پر شاہ کسری کی حکومت تھی اُس نے ایک شخص "باذان" کو یمن کا اُمیر مقرر کردیا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت یہی "باذان" یمن کا حکمران تھا۔

سید کائنات ﷺ کی بعثت مبارکہ کی خبر جب شاہ کسری تک پہنچی تو اُس نے یمن کے حاکم کو تحریر کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ قبیلہ قریش کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم اُس کے پاس جاؤ اور اُس سے توبہ کے خواستگار بنو اگر وہ اپنے دعویٰ سے باز آجائے تو ٹھیک ہے وگرنہ۔۔۔۔۔

حاکم یمن ایک نہایت، زیرک اور سمجھدار شخصیت تھا اور روز اول سے خوش بختی اس کا مقدر بنی ہوئی تھی اُس نے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں خود جانے کی بجائے کسری کا خط ارسال کردیا۔

شاہ کسری کے قتل کی پیش گوئی

سرکار دو عالم ﷺ نے باذان کے ارسال کردہ خط کے جواب میں شاہ کسری کے بارے میں یہ پیشن گوئی فرماتے ہوئے تحریر کروادیا۔

ان اللہ قدوعدنی ان یقتل کسری فی یوم کذا ومن شهر کذا

تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمادیا ہے

کہ کسری کو فلاں مہینے اور فلاں روز قتل کیا جائے گا۔

یمن کے حکمران باذان کے پاس سرکار دو عالم ﷺ کا یہ جواب اور پیشن گوئی پہنچی تو اُس نے وہ جواب شاہ کسری کو ارسال نہ کیا اور انتظار کرنے لگا کہ اگر یہ نبی ہیں تو اُن کا قول یقیناً درست ثابت ہوگا ورنہ پھر دیکھا جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عین اُس روز شاہ کسری کے بیٹے "شیرویہ" کے ہاتھوں اسے قتل کروادیا جس روز کا وعدہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تھا۔

حاکم یمن "باذان" کا قبول اسلام

حاکم یمن کو جب شاہ کسری کے قتل کی خبر پہنچی تو نہ صرف وہ اسلام لے آیا بلکہ اُس کے بہت سے ساتھی بھی اسلام لے آئے کیونکہ یہ شرف روز ازل سے اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی قسمت میں لکھا ہوا تھا۔ حاکم یمن نے ایک قاصد اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج کر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اسلام لانے کی اطلاع دی اور ساتھ یہ بھی دریافت فرمایا

الی من نحن یا رسول اللہ ﷺ

کہ اب ہم کس کی طرف منسوب ہوں گے

جس پر سید کائنات ﷺ کے ارشاد فرمایا

أنتم منا والینا أهل البیت

اب تم مجھ سے ہو اور میری طرف منسوب ہو

اور تم میرے اہل بیت میں سے ہو۔

ذرا غور فرمائیں کہ حاکم یمن اور اُس کے ساتھیوں کے قبول اسلام کے کیا کلمات تھے؟

حاکم یمن کے قبول اسلام کے کلمات

حاکم یمن کے قبول اسلام کے یہ کلمات تھے کہ اُنھوں نے اپنے قاصد کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر کے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اسلام لانے کی اطلاع دی اور بس!

حضرات! ان کے اسلام لانے کے وہ کون سے کلمات ہیں جس کی وجہ سے سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُن کو نہ صرف مسلمان کہا بلکہ اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے اُنہیں اپنی اہلبیت میں بھی شامل فرمالیا۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ تو آپ ﷺ کے گھرانے میں سے ہیں اُن کے بارے میں ہمارے بعض کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

اعوذ باللہ من ذلک العقیدۃ

یہ مقامِ غور و فکر ہے اور مقامِ ادب ہے۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ سچے ہیں اے میرے بھتیجے! آپ اپنے دین کا اظہار فرماتے ہیں، خدا کی قسم! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آسمان میرے اوپر سایہ فگن ہو اور میں اپنے پہلے دین پر قائم رہوں"

حضرات گرامی! اس میں کون سے معروف کلمات ہیں جو انہوں نے کہے اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے؟؟

سرکارِ دو عالم ﷺ کے غلامِ مبارک حضرت رافع سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا پورا گھر اسلام لے آیا، ام الفضل بھی مسلمان ہو گئی تھیں لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ یوم بدر مشرکین کے ساتھ نکلے تھے (جبکہ وہ مسلم ہو چکے تھے لیکن اپنا اسلام چھپاتے تھے) اسیرانِ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ فدیہ ادا کرو جس پر حضرت عباس نے جواب دیا! یارسول اللہ ﷺ میں تو مسلمان تھا لیکن قوم مجھے جبراً اپنے ساتھ لے آئی تھی۔

حضرت عباس کس کے سامنے اسلام لائے؟ کون گواہان ہیں؟ انہوں نے کون سے معروف کلمات ادا کیئے؟ تاریخ اس بارے میں خاموش ہے صرف اتنا پتہ چلا کہ جب سرکار ﷺ نے پوچھا آزادی کے لئے فدیہ ادا کرو تو فرمایا کہ میں تو مسلمان تھا! اور نبی اکرم ﷺ نے مسلمان شمار کرلیا۔

مذکورہ بالا چند مقتدر شخصیات کے معروف کلمات ادا کرنے بارے یہ معلوم ہوا کہ ان میں سے کسی بھی شخصیت نے نہ تو کوئی معروف کلمات ادا کیئے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اُن سے کوئی معروف کلمات ادا کرنے بارے کہا اور بوقتِ اسلام نہ ہی اُنہوں نے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے کلمات ادا کیے۔

ان کلمات مذکورہ کی روشنی میں درج ذیل نتیجہ سامنے آتا ہے۔

نتیجہ

- ایمان کے لیے معروف الفاظ کا ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ دل میں ہی جان لینا اور یقین کرلینا ہی کافی ہے۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں کہ دور دراز کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے لیکن اُن کے معروف الفاظ ادا کرنے کے متعلق کوئی روایات نہیں ملتیں۔
- بعض مصلحتوں اور مواقع پر ایمان کو دل میں ہی چھپانا پڑتا ہے۔
- نکاح کی طرح ایمان لانے کے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے۔

الأ سلام علانية و الأيمان فى القلب

اسلام اعلانیہ اظہار کا نام اور ایمان کا تعلق دل کے ساتھ ہے

اسلام

شرعی طور پر اسلام کے معنی ہیں کہ ظاہری طور پر شرعی افعال کی اطاعت کی جائے۔

ایمان

شرعی طور پر ایمان کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی جائے۔

ایمان میں دو چیزیں اہم ہیں

اقرار باللسان و تصديق بالقلب

اقرار زبانی اور تصدیق قلبی

ایمان کا خلاصہ

ایمان کی دو چیزوں (اقرار + تصدیق) کا خلاصہ یہ ہے کہ دل تسلیم کرے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

اقرار زبانی

اقرار زبانی عذر اور اپنی جان کے خطرہ کے وقت ساقط ہو جاتا ہے یعنی اگر تصدیق قلبی موجود ہے اور محکم ہے تو زبان پر صریح کفر بھی منافی ایمان نہیں۔

ایمان کا مفہوم

ایمان ایسا نور ہے جس کی روشنی دل میں پھوٹتی ہے مگر اُس کی کرنیں سارے جسم کو روشن کر دیتی ہیں جسے یہ نور حاصل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں بھی ہمیشہ اُجالے میں رہتا ہے اور روزِ قیامت بھی اُس کی روشنی میں راہ پا کر جنت میں داخل ہوگا۔

ایمان سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ برزنجی کی تحقیق یہ ہے کہ توحید و رسالت کی گواہی دینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ مخصوص الفاظ ہی ادا کیے جائیں اور اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایمان بغیر معروف الفاظ ادا کئے بھی منعقد ہو جاتا ہے۔

اخبارِ متواترہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کرتے تھے اور تبلیغ دین میں آپ کی مدد و اعانت بھی کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین عالیہ کو سن کر اُن کی تصدیق بھی فرمایا کرتے تھے۔

کتب تاریخ میں حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے کئی اشعار اور خطبات و مواعظ موجود ہیں کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں اقرار توحید اور تصدیق بالنبوۃ تھی اور پھر وقتاً فوقتاً آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا زبان سے بھی بارہا مرتبہ اقرار بھی کیا۔ اس موضوع پر کثیر اشعار میں سے چند اشعار پیش ہیں۔

اقرارِ توحید (اشعار میں)

ملیک الناس لیس له شریک　　الوهاب والمبدئ المعید
ومن تحت السماء له بحق　　ومن فوق السماء له عبید

وہ تمام لوگوں کا مالک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں وہی بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے وہی پیدا کرنے والا اور وہی اپنی بارگاہ میں لوٹانے والا ہے جو کچھ بھی

آسمان کے نیچے ہے سب اُسی کا حق ہے اور جو کچھ آسمان کے اوپر ہے اُس کی بارگاہ میں سر جھکاتے ہیں۔

تصدیق نبوت (اشعار میں)

الم تعلموا أنا وجدنا محمداً
نبياً كموسى خط في اول الكتب

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام کی طرح نبی پایا ہے
اور یہ بات پہلی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔

فلسنا ورب البيت نسلم احمداً
لعزاً من عض الزمان ولا كرب

اُس گھر کے رب کی قسم! ہم وہ لوگ نہیں کہ زمانے کی شدتوں
اور تکلیفوں سے تنگ آ کر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے حوالے کر دیں۔

تصدیق رسالت (اشعار میں)

أنت الرسول ، رسول الله نعلمه
عليله نزل من ذى العزه الكتب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں، ہم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
آپ پر عزت کے مالک کی بارگاہ سے کتاب نازل کی گئی۔

تصدیق دین (اشعار میں)

ولقد علمت بأن دين محمدٍ
من خيرا ديان البرية دينا

تحقیق میں یہ جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام مخلوقات کے دین سے بہتر ہے۔

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے قریش کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

> خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ نے غلبہ حاصل کرلیا ہے اور عرب وعجم آپ کے مطیع ہو چکے ہیں تو اب کہیں ایسا نہ ہوجائے کہ دوسرے لوگ تم پر سبقت لے جائیں اور تم سے زیادہ سعادت مند ہو جائیں۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے قبل از وصال تمام قریش کو جمع کرکے ایک تاریخی وصیت فرمائی جس کے اہم نقاط درج ذیل ہیں۔

❀ یامعشر قریش! تم مخلوق میں خداوند تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہو، تم عرب کا دل ہو اور تم میں ایسی ہستی موجود ہے جسے سردار بنایا جائے اور اُس کی اطاعت کی جائے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات سنو اور سائل کا سوال پورا کرو کیونکہ انہیں امور میں عمل کرنے میں شرف حیات وممات کا راز مضمر ہے۔

❀ تم پر سچی بات کہنا اور امانتوں کا ادا کرنا واجب ہے کیونکہ ایسا کرنے سے خواص میں محبت اور عوام میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

❀ اے گروہ قریش! میں تمہیں محمد ﷺ کے ساتھ خیر اور بھلائی کی وصیت کرتا ہوں یہ قریش میں امین اور عرب میں سب سے زیادہ سچے ہیں اور یہ تمام صفات عالیہ سے متصف اور عظمتوں کے جامع ہیں۔

❀ خدا کی قسم! میں ان واقعات کو ابھی سے دیکھ رہا ہوں جو ظہور پذیر ہونے والے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ باشندگان عرب اور اکناف واطراف کے ضعیف اور نادار لوگ آپ ﷺ کی دعوت الی الحق کو قبول کرچکے ہیں اور اُن کے کلمہ کی

تصدیق کرنے کے بعد اُن کی عظمت کے پرچم بلند کررہے ہیں۔ تم لوگ بھی اپنے بھائی کے بیٹے محمد ﷺ کا ساتھ دو اور آپ کے ساتھیوں کی نصرت وحمایت کرو۔

❀ یامعشر قریش! میری زندگی میں مزید تاخیر واقع ہوجاتی اور مجھے کچھ عرصہ کے لئے مزید مہلت مل جاتی تو میں ان کی طرف آنے والے شدائد کا مکمل طور پر دفاع کرتا اور اُن کی طرف آنے والی تمام آفات کو دُور کرتا۔

> جس نے بخشی تھی تجھے توقیر عرفاں یاد کر
> اے بنی آدم! ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احساں یاد کر

سیدنا ابوطالب ﷺ کی اس وصیت میں جن باتوں کا اپنی فراست صادقہ سے اظہار فرمایا تھا وہ اُسی صورت میں وقوع پذیر ہوکر رہیں اور یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ حضور رسالت مآب ﷺ کی رسالت کی تصدیق فرماتے تھے۔

> اُس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے
> اُس کی جاں کو محورِ ایماں کہنا چاہیے

ظاھری اقرار بھی موجود ھے

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا اشعار اور آپ رضی اللہ عنہ کی وعظ ونصیحت (نثر میں) سے صریحاً یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم ﷺ کی نبوت کی تصدیق قلبی اور زبانی وظاہری اقرار دونوں حاصل تھے۔

لھذا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نہ صرف باطن بلکہ ظاھر میں بھی مومن مسلم تھے۔

غیب دان نبی ﷺ بھی جانتے تھے کہ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ایمان کی

دولت سے مالا مال ہیں اور یہ رفاقت بھی اس ایمان کی بنیاد تھی نہ کہ طبعی محبت کی وجہ سے کیونکہ دین میں اگر اختلاف ہو تو طبعی محبت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

کون کہتا ہے کہ اُس کے دل میں جذب نہ تھا
کون کہتا ہے کہ وہ خود مومن کامل نہ تھا

حضور ﷺ کا خطبہ نکاح اور سیدنا ابو طالب ؓ

سیدنا ابو طالب ؓ نے سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت و رسالت کی زبانی و قلبی تصدیق اور اس کا اعلان تو آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ سے 15 سال قبل ہی اس موقع پر فرما دیا تھا کہ جب سرکار دو عالم ﷺ اور ملکہ فردوس بریں سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کے نکاح مبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جس کے مختصراً چند اہم نقاط پیش ہیں۔

- اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید اور حمدیہ کلمات کا پڑھنا۔
- انبیاء کی نبوتوں کا اقرار، خاندان بنو ہاشم کی سرداری اور عظمت بیت اللہ شریف کا ذکر۔
- حضرت محمد ﷺ کا پلڑا بھاری ہے اگر اُن کا دنیا کے بڑے سے بڑے آدمی کے ساتھ موازنہ کیا جائے۔
- اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! مستقبل میں آپ شان بہت بلند ہوگی اور اُن کی قدر و منزلت عظیم و جلیل ہوگی۔

یہ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے متعلق واضح اشارہ ہے جس کا علم سیدنا ابو طالب ؓ کو اس وقت سے تھا جب آپ ﷺ بصری (شام) میں بحیرا راہب سے ملے تھے گویا سیدنا ابو طالب ؓ نے خطبہ نکاح میں آپ ﷺ کے متعلق مستقبل کی پیشن گوئی کرتے ہوئے تصدیق نبوت کی منادی کر دی تھی۔

سیدنا ابو طالب ؓ اگر صاحب ایمان نہ ہوتے تو پہلے سفر شام (جب بحیرا راہب نے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی پیشن گوئی کی تھی) کے بعد حضور ﷺ کو چھوڑ چکے ہوتے۔

عظیم عاشق رسول، امام اہل سنت حضرت امام جلال الدین سیوطی اپنی مشہور کتاب خصائص کبریٰ میں سیدنا ابو طالب ؓ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

كان مؤمناً بالواحد الاحد وبالرسول الا مجد ابن أخيه محمد ﷺ
یقیناً سیدنا ابو طالب مومن، موحد اور اپنے بھتیجے جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان کامل رکھتے تھے۔

سیدنا ابو طالب ؓ اور حضرت ابو قحافہ ؓ کا اسلام

مشہور زمانہ کتاب "الاتحاف بحب الاشراف" میں ہے کہ جب سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کے والد گرامی حضرت ابو قحافہ ؓ نے اسلام قبول کیا تو جناب سیدنا حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے بارگاہ سرکار دو عالم ﷺ میں عرض کی۔

"الذی بعثک بالحق لاسلام ابی طالب کان أقر لعيني من اسلامه و ذلک أن الاسلام ابی طالب کان أقر لعينک"
یارسول اللہ! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے ان (اپنے والد گرامی) سے زیادہ سیدنا ابو طالب ؓ کے اسلام کی زیادہ خوشی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے کیونکہ حضرت ابو طالب ؓ کے اسلام لانے سے آپ ﷺ شادمان ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی۔

سبط ابن جوزی کا لاجواب استدلال

سیدنا ابوطالب ؓ کے ایمان مبارک پر حضرت سبط ابن جوزی ؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بالفرض اگر وہ مسلم و مومن نہ تھے تو پھر دورِ بنو اُمیہ جو اہل بیت کے لئے سخت ترین دور شمار ہوتا ہے اس میں سیدنا علی ؓ کے والد گرامی پر مخالفین ضرور یہ الزام لگاتے اور اُن کے نسب میں بھی طعن کرتے لیکن اس بارے میں ایسی کوئی روایت نہیں ملتی۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُس وقت تک تو یہ بات طے تھی کہ سیدنا ابوطالب ؓ مومن مسلم ہیں اور یہ تمام باتیں بعد میں شامل کروائی گئیں۔

ایمان سیدنا ابوطالب اور مولانا خیر الدین دہلوی

کلکتہ کے عظیم عالم، شیخ طریقت اولاد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ حضرت مولانا خیر الدین صدیقی دہلوی ؒ کے سیدنا ابوطالب ؓ کے ایمان مبارک پر مستقلاً تو کوئی کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری لیکن دیارِ عرب کی اتباع میں سرزمین ہند میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے آباؤ واجداد کے ایمان پر ایک ضخیم کتاب بنام "درج الدُرر البهيه فى ايمان الآباء والآمهات المصطفوية ﷺ" تحریر فرمائی اور ہند میں اس موضوع پر تحریر ہونے والی سرفہرست کتب میں شمار ہوتا ہے۔

کتاب مذکورہ بالا کے بصیرۂ سادسہ (حصہ ششم) میں شیخ البطحاء، سردارِ مکہ کے موضوع پر مولانا خیر الدین دہلوی نے تفصیل اور مستند حوالہ جات کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے اور اس موضوع پر اپنا واضح موقف بھی بیان فرمایا ہے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں کہ ایمان سیدنا ابوطالب ؓ تصدیق بالقلب سے ثابت ہے اور دل سے تصدیق ہی ایمان کا رکن ہے۔ اُن کے اقرار باللسان میں علماء کا اختلاف ہے اور زبان سے اقرار رکن ایمان نہیں ہے۔

بیشتر اس کے کہ ہم اُن کی کتاب سے اصل عبارات کا ذکر کریں ضروری معلوم ہے کہ سرزمین ہند کی اس عظیم شخصیت کا مختصر اتعارف کتاب ہذا کے ذریعے کروا دیا جائے کیونکہ اکثر حضرات تو اُن کے نام مبارک سے بھی اب واقف نہیں ہیں۔

حضرت مولانا خیر الدین قادری دہلوی ؒ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق ؓ سے ملتا ہے آپ کی ولادت باسعادت 1831ء بہ مقام دہلی ہوئی۔ اپنے عہد کے مشہور و معروف اساتذہ سے علوم حاصل ہے اور علمائے حجاز مقدس سے بھی فیض یاب ہوئے۔ جنگ آزادی کے دوران حجاز مقدس ہجرت فرمائی۔ بیت اللہ شریف میں درس دینا شروع کیا اور آپ ؒ سے پہلے یہ شرف اعزاز ہند کے کسی باشندے کو حاصل نہ تھا۔ معلومات کے مطابق حضرت مولانا خیر الدین قادری کا مکہ مکرمہ میں ذاتی گھر تھا جس میں آپ رہائش پذیر تھے اور اُس زمانے میں یہ ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔

1894ء میں کلکتہ آ گئے اور مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ہند آمد سے قبل اور بعد میں قسطنطنیہ، قونیہ شریف، قاہرہ، بغداد شرف، شام مبارک اور کئی بلادِ اسلامیہ کے دورے کئے یہ سلطنت عثمانیہ کا دور تھا۔ حضرت مولانا خیر الدین دہلوی ؒ کو اپنے علم و فضل کی بدولت قسطنطنیہ میں شیخ الاسلام تک رسائی حاصل ہوئی، اسی طرح سلطنت عثمانیہ کا عظیم تمغہ "تمغہ حمیدی" سے آپ کو نوازا گیا۔

حضرت مولانا خیر الدین دہلوی نے قسطنطنیہ کا یہ سفر مبارک شیخ الاسلام حضرت علامہ قاضی احمد بن زینی دحلان مکی ؒ (جنہوں نے سیدنا ابوطالب ؓ کے ایمان و نجات پر کتاب تحریر فرمائی جو مستند عربی ماخذ میں شمار ہوتی ہے) کے ہمراہ کیا۔ شہر عشق و محبت قونیہ شریف میں مسلسل ایک سال قیام پذیر رہے اور حضرت مولانا جلال

الدین رومی ؓ کے فیوضات و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔

بغداد شریف قیام کے دوران نقیب الاشراف السید عبدالرحمٰن گیلانی ﷫ سے خصوصی تعلق رہا اور اُنہی سے سلسلہ قادریہ میں اجازت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا خیرالدین دہلوی کا سلسلہ روحانیت بہت وسیع تھا اور اُس زمانے میں آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی۔

حضرت مولانا خیرالدین فرقہ وھابیہ کا رد کرنے میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اور ردِ وھابیہ میں آپ نے کئی کتب تحریر فرمائیں، آپ کی تصانیف میں سب سے بڑی اور مشہور تصانیف جو ردِ وھابیہ میں لکھی گئی وہ عربی زبان میں تھی اور اُس کی ضخامت دس جلدوں پر مشتمل تھی۔ ردِ وھابیہ کی ان تصانیف کی وجہ سے آپ کو "مہلک الوھابیین" کہا جاتا ہے۔ شعر کہنے میں بھی آپ کو قدرت کاملہ حاصل تھی اور "خیوری" تخلص فرماتے تھے۔

حضرت مولانا خیرالدین قادری دہلوی ﷫ نے بروز ہفتہ 15 اگست 1908ء میں اس دارِ فانی کو الوداع کہا اور اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے لیکن آج بھی آپ اپنی عظیم تصانیف کی وجہ سے زندہ و جاوید ہیں۔

ایمان سیدنا ابوطالب ؓ

حضرت مولانا خیرالدین قادری دہلوی ﷫ اپنی مذکورہ بالا کتاب کے بصیرہ سادسہ میں ایمانِ سیدنا ابوطالب ؓ کے بارے میں جو ارشاد فرماتے ہیں اُس میں سے چند منتخب اقتباسات انہیں کی زبانی پڑھیں۔

اے محبّ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شرح اللہ صدرک بوفور انوارہ۔ وطہر فکرک بظہور اسرارہ۔ تصدیق جنان حضرت ابوطالب عم شفیع الانام۔ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اطیب الصلوٰۃ

والسلام۔ ثابت بلاانکار ہے۔

اور یہی تصدیق رکن ایمان عند اولی الابصار ہے۔

اور اونکے قرار لسان مین اختلاف علمائے کبار ہے۔ اور اجرائے احکام شریعت کا اقرار پر مدار ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

یہ امر اظہر من الشمس علے نصف النہار ہے کہ جو کچھ اول دل میں تصدیق رسول و پروردگار ہے۔ لاہذا اوسکا ترجمان لسان و اقرار ہے۔ تو شرعاً وہ مومن عنداللہ کافر پر خسران ہے۔ اور اگر تصدیق بلا اقرار لسان ہے۔ تو شرعاً وہ کافر عنداللہ باایمان ہے۔ اور اگر اقرار مع تصدیق وایقان ہے تو وہ عنداللہ عندالناس مومن بالاتقان ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

پس ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عم سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین کو حق مین شرعاً جائے سکوت اور محل آداب ہو اور عنداللہ اونکا ایمان پر ایقان باصد عرفان ثابت بلاارتیاب ہے۔

یہی اعتقاد پرسدادِ بندہ مسکین محمد خیرالدین مؤلف ہذا الکتاب ہے۔ اور یہی اعتقاد خوش بنیاد ائمہ اہل سنہ محققان اولی الالباب ہے۔

قارئین کرام! کتاب مذکورہ بالا کا بیشتر حصہ منظوم تحریر کیا گیا ہے اب ہم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُن کے چند منظوم اشعار بطور سند درج کرتے ہیں۔

ابو طالب عم خیر العباد ۔۔۔ یہی اونکا لاریب ہے اعتقاد
جو ہر در قصیدہ تعوذ عیان ۔۔۔ معوذ ہوئے جسمین وہ جان جان
وہ تعویذ ہے بہر خیرالورا ۔۔۔ زخلاق ارضین و رب السما
کہ یہ چشم اعد سے محفوظ ہون ۔۔۔ یہ عین عنایت ہے ملحوظ ہون
نگہبان انکا خدائے قدیم ۔۔۔ وہ حامد یہ محمود خلق عظیم

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

سنو اے محبوب حب حبیب ۔۔۔ کہ ہو اسے ایمان کو اوفر نصیب
کہ تصدیق عم نبی لاکلام ۔۔۔ بلا ریب ثابت وہ نزد عظام

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ہوئے متفق اس پہ جملہ عظام ۔۔۔ یہ مذکور بالاز کتب فخام
تو وہ عم خیر الورا نیک نام ۔۔۔ ابوطالب ذی محبت مدام
جنان سے مصدق بلا امرا ۔۔۔ بلاریب مومن وہ نزد خدا
اُنو کی حمایت مین لیل و نہار ۔۔۔ جوارِ نبی پہ وہ تھے جان نثار
خیوریؔ کا واللہ یہی بس جواب ۔۔۔ محبّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نھووے عذاب

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

کہ یا ائیٔ اولاد عبدمناف ۔۔۔ اطیعوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلا اختلاف
بجا لاؤ تصدیق اُس کی بجان ۔۔۔ وہ صادق وہ مصدوق ہے بے گمان
یہی نزد مرگ چشی تہا بیان ۔۔۔ اسی پہ وہ دنیا سے لابدروان
خیوریؔ مسلماں وہ ہیں بالقیں ۔۔۔ بہ پیش خدائے جہاں آفریں

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

جو محبوب محبوب ہے ۔۔۔ ’’خیوریؔ‘‘ کا بے شک وہ مطلوب ہے

عارفین باللہ تعالیٰ، صاحبان کشف ومشاہدہ اور مشہور محدثین ومحققین نے بیان کیا ہے کہ اہل کشف کے نزدیک حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ایمان ثابت ہے اور اس میں کسی قسم کا شک واشتباہ نہیں ہوسکتا، ان مقتدر شخصیات نے تفصیل سے اپنی کتب میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر فرمایا ہے اور بعض نے تو اُن کے احوال پر مستقلاً کتب تحریر فرمائیں چند شخصیات کے اسمائے مبارکہ مع تواریخ وصال ذکر کرتے ہیں۔

نمبر شمار	اسم مبارک	تاریخ وصال
1-	امام ابو محمد عبدالملک بن هشام الحميری	213ھ
2-	ابونعيم أحمد بن عبدالله الأصبهانی	430ھ
3-	ابو القاسم عبدالرحمن أحمد السهيلی	581ھ
4-	ابو عبدالله محمد الحسينی الرازی	606ھ
5-	ابو عبدالله محمد شمس الدين القرطبی	671ھ
6-	ابو زكريا محی الدين شرف النووی	676ھ
7-	حضرت نظام الدين دهلوی	725ھ
8-	ابو الفضل أحمد بن علی حجر العسقلانی	852ھ
9-	ابو محمد محمود بدر الدين العينی	855ھ
10-	ملامعين الدين الهروی	907ھ
11-	الامام الحافظ جلال الدين السيوطی	911ھ

-12	أحمد بن محمد شهاب الدين القسطلانی	923ھ
-13	قطب ربانی سیدنا عبدالوهاب الشعرانی الشاذلی	973ھ
-14	ابو العباس أحمد ابن حجر هیتیمی	973ھ
-15	شاه عبدالحق سیف الدین الخیفی الدهلوی	1052ھ
-16	شاه نور الحق محدث دهلوی	1073ھ
-17	ابوعبدالله محمد شهاب الدین الرزقانی	1122ھ
-18	اسماعیل الاستانبوی الحنفی الخلوتی	1127ھ
-19	علامه محمد بن عبدالعزیز الفرهاروی الحنفی	1239ھ
-20	ابوالعباس احمد محمد الخلوتی الصاوی	1241ھ
-21	سلیمان بن خواجه ابراهیم الحسینی الحنفی القندوزی حنیفی ،مفتی اعظم قسطنطنیه	1294ھ
-22	سید أحمد بن زینی دحلان الحسنی الهاشمی المکی، امام الحرمین الشریفین ، مفتی و فقیه علماء الحجازفی عصره	1304ھ
-23	الشیخ مؤمن بن حسن الشبلنجی الشافعی	1308ھ
-24	مولانا شبلی نعمانی حبیب الله بن سراج الدوله	1332ھ
-25	القاضی یوسف بن اسماعیل النهانی	1350ھ
-26	حکیم الامت مفتی أحمد یار خان النعیمی	1391ھ

ایمان چھپانا!!

ایمان چھپانے کا قرآنی حکم

اظہار اسلام وایمان پر اگر جان کا خطرہ اور نقصان پہنچنے کا ڈر ہو یا اس بات کا خطرہ ہو کہ کوئی اُس کی اولاد یا عزیز و اقارب کو تکلیف پہنچائے گا تو ایسی صورت حال میں اسلام وایمان کو چھپانا جائز ہوگا۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ (سورہ النحل آیت نمبر 106) موجود ہے۔

ترجمہ یعنی وہ شخص جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان لاکر بعد میں انکار کرے مگر وہ جسے انکار پر مجبور کیا گیا اُس کا ایسا کرنا حالت مجبوری میں ہوگا مگر اُس کا دل اطمینان سے مطمئن ہوگا۔

سیدنا ابوطالب ؓ کے اخفاء ایمان کی وجہ

جیسا کہ ہم سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ خواجہ بطحاء سید ابوطالب ؓ نہ صرف حامی وناصر ومددگار رسول اللہ ﷺ تھے بلکہ آپ ﷺ پر آنے والی مصیبتوں کے ڈھال بنے ہوئے تھے اور انہی مصلحتوں کی بناء پر آپ ؓ نے اپنے ایمان کا اظہار نہ کیا تھا اور ان مجبوریوں کے باعث اُن کے ایمان میں کوئی نقص نہیں پڑتا۔ حضرت عبدالمطلب ؓ کے وصال کے بعد مکہ مکرمہ کی سرداری سیدنا ابوطالب ؓ کے پاس تھی جس کی وجہ سے قریش آپ ؓ کا انتہائی احترام کرتے تھے اور اُن کے بیٹے سیدنا ابوطالب ؓ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا تھا اور لوگ سیدنا ابوطالب ؓ کو اپنے دین وملت پر تصور کرتے تھے۔

ان مشکل حالات میں بھی حضرت ابوطالب ؓ اپنے رویے، برتاؤ اور اپنے اشعار مبارکہ میں یہ منادی کرتے رہتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آقا ﷺ

کی رسالت کی تصدیق کی گواہی دل کی گہرائیوں سے دے رہے تھے۔

قارئین کرام! حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اگر اپنے اسلام وایمان کو ظاہر فرما دیتے تو کفار مکہ نہ صرف آپ سے لڑتے بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کو وہ بہت زیادہ تکالیف پہنچاتے **اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بالکل ایسا ہی ہوا۔** سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان اپنی ذات کے لئے نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف سرکار دو عالم ﷺ کو محفوظ پناہ گاہ میسر کرنا تھا۔

کفار قریش جانتے تھے کہ سردار مکہ اور متولی کعبہ نہ صرف اُن کے ساتھ ہیں بلکہ اُنہی کے دین پر ہیں۔ اس لئے وہ اس حمایت ونصرت کو قبول کر لیتے تھے اس کے برعکس اگر کفار قریش پر یہ ظاہر ہو جاتا کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آئے ہیں اور اُن کی اتباع اور فرمانبرداری کرتے ہیں تو وہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے بھی مخالف ہو جاتے اور اس طرح سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی مدد وحمایت نہ کر سکتے تھے اور صرف یہ اُن کے اخفاء ایمان کی حقیقی وجہ تھی۔

تاریخ میں کئی ایسی شخصیات گزری ہیں کہ جنہوں نے خوف اور ڈر کی خاطر اپنے اسلام وایمان کو چھپائے رکھا لیکن وہ صرف اور صرف اُن کی اپنی ذات تک محدود تھا لیکن اسلامی تاریخ میں دو ایسی عظیم شخصیات گزری ہیں جنہوں نے اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ سید کائنات ﷺ اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا، پہلی شخصیت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جن کا ذکر مبارک مذکورہ بالا سطور میں کر آئے ہیں اور دوسری عظیم شخصیت سرکار دو عالم ﷺ کے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جنہوں نے صرف اور صرف حضور پُرنور ﷺ اور دین اسلام کی کامیابی کے لئے ایک طویل عرصہ تک اپنے ایمان کو چھپائے رکھا۔ حصول برکت کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کا بھی مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان

حضرت عباس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سے پہلے اسلام لائے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کو اخفاء میں رکھا ہوا تھا، اسی بناء پر یوم بدر سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا تھا کہ اگر میدان جنگ میں حضرت عباس سے آمنا سامنا ہو جائے تو اُن سے تعرض کرنا کیونکہ کفار مکہ اُنہیں جبراً اپنے ساتھ لائے ہیں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چچا جان! آپ ابھی مکہ مکرمہ میں قیام کریں اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ہی پر ہجرت کو ختم فرمائے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کر دیا ہے۔

أنت آخر المهاجرين كما أنني آخرُ الانبياء

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ایمان کو چھپانے کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کی خبریں بذریعہ خطوط سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔ کفار مکہ کو جب غزوہ بدر میں انتہاء کی ناکامی اور شکست کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے دوبارہ جنگ کے لئے تیاریاں شروع کر دیں اور کفار کا لشکر جب جنگ اُحد کے لئے تیار ہو چکا تو رسول اللہ ﷺ کو ان سارے حالات سے مطلع کرنے کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فوراً ایک تفصیلی خط ارسال کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب سے آخر فتح مکہ سے کچھ وقت پہلے ہجرت فرمائی اور فتح مکہ کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ، حضور پُرنور ﷺ کے ہمراہ اسلامی جیش میں شامل تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک اپنے اسلام کو چھپائے رکھا جب تک اسلام غالب نہ آ گیا تھا۔ **یہ ساری حکمتیں ہوتی ہیں اور کسی کو سمجھ آجائیں تو ٹھیک ہے وگرنہ انکار نہیں کرنا چاہیے۔**

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ
صاحبِ ایمان، راوی حدیث

جانشین سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ احادیث مبارکہ بھی روایت کی ہیں جن کے کلمات اس بات پر واضح دلیل اور ثبوت مسلم ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ صاحب ایمان تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا قلب مبارک توحید باری تعالیٰ کے ساتھ نبوت و رسالت کے جلووں سے جگمگا رہا تھا۔ عظیم فقیہ حضرت علامہ احمد بن زینی دحلان المکی (وصال 1304ھ) نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف لطیف "أسنى المطالب في نجاة ابي طالب رضی اللہ عنہ" میں ان احادیث مبارکہ کا تذکرہ فرمایا ہے، حصول برکت کے لئے وہ احادیث پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر1

حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی روایت جس کو خطیب بغدادی نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے والد محترم حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ سے میرے بھائی کے بیٹے حضرت محمد ﷺ نے حدیث بیان فرمائی۔"

وکان واللہ صدوقاً (خدا کی قسم! وہ یقیناً سچے ہیں)

جب میں نے آپ ﷺ سے پوچھا یا محمد ﷺ! آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بصلة الارحام، واقامة الصلاة وايتاء الزكاة

صلہ رحمی اور نماز و زکوۃ کے ساتھ

{نماز سے مراد اس وقت فجر اور عصر کی دو دو رکعتیں تھیں یا پھر نماز تہجد تھی

جس پر رسول اللہ ﷺ کا بعثت مبارکہ سے پہلے عمل تھا۔ ان کو نماز پنجگانہ پر محمول کرنا درست نہیں کیونکہ نماز پنجگانہ حضرت ابوطالب ؓ کی وفات کے بعد معراج کی رات فرض ہوئی اور زکوۃ سے مراد مسلمان کا اکرام اور ہر قسم کے دوسرے صدقات۔ معروف زکوۃ شرعیہ اور فطرانہ وغیرہ سب ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں شروع ہوئے۔}

حدیث نمبر2

خطیب بغدادی، حضرت ابو رافع سے جو کہ حضرت ام ھانی ؓ بنت حضرت سیدنا ابو طالب ؓ کے غلام تھے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطالب ؓ سے یہ حدیث سنی کہ محمد ﷺ نے فرمایا!

ان اللہ أمره بصلة الارحام وأن يعبدالله لا يعبد معه أحداً

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں تک اُس کا حکم پہنچاؤں کہ صلہ رحمی کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی دوسرے کو عبادت میں شریک نہ کرو''

ومحمد ﷺ عندی الصدوق الامین

اور محمد ﷺ میرے نزدیک سچے اور امین ہیں۔

حدیث نمبر3

حضرت ابو طالب ؓ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے محبوب بھتیجے کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اشکر ترزق والا تکفر تعذب

شکر کرو کیونکہ اس سے رزق میں فراوانی ہوگی

اور کفر نہ کرو اس سے مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

حدیث نمبر4

ابن سعد، خطیب بغدادی اور ابن عساکر حضرت عمرو بن سعید سے اور وہ حضرت ابوطالب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ وادی ذی المجاز میں تھا، مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی، میں نے اپنی پیاس کی شکایت حضور پُرنور ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے زمین میں اپنی ایڑی مبارک دبائی تو وہاں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور آپ ﷺ نے فرمایا ''**اشرب یا عم**'' اے میرے چچا جان! پانی پی لیں، پس میں نے وہ پانی پیا۔

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد قاضی دحلان مکی فرماتے ہیں کہ جناب محمد بن رسول البرزنجی اس مقام پر فرماتے ہیں۔

فلولم يكن موحداً لمارزقة الله الماء الذى نبع النبى ﷺ الذى هو افضل من ماء الكوثر ومن ماء زمزم.

سیدنا ابوطالب ؓ اگر موحد نہ ہوتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس قسم کا مقدس پانی نصیب نہ کرتا کیونکہ زمین سے برآمد ہونے والا یہ پانی آب کوثر اور آب زمزم سے بہر صورت افضل واعلیٰ ہے۔

حضرت علامہ برزنجی اس پر مزید فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اس قسم کے معجزات ظاہر ہوتے ہوں اس کے دل میں اُن کی تصدیق کیسے وقوع پذیر نہیں ہوگی اور بے شک قرائن اُن کی تصدیق توحید ورسالت پر دلالت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر5

ابن عدی حضرت انس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابوطالب ؓ بیمار ہوگئے تو سرکار ﷺ آپ ؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے

گئے تو جناب ابوطالب ؓ نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کی۔

یا ابن أخی ، ادع الله ان یعافینی

اے میرے بھتیجے! اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور پُرنور ﷺ نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی اور فرمایا۔

"اللھم اشف عمی"

اے اللہ! میرے چچا جان کو صحت وعافیت عطا فرما

اس دُعا کے بعد آپ ؓ صحت یاب ہوکر اُٹھ کھڑے ہوئے جیسے بیماری کا شکنجہ ٹوٹ گیا ہو۔

مرویات سیدنا ابوطالب ؓ پر علمی کام

مرویات سیدنا ابوطالب ؓ پر حضرت ابو الفضل شمس الدین محمد علی احمد خمارویہ الدمشقی الحنفی (وصال 953ھ) نے ایک علمی کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔

"الروض النزیہ فی الاحادیث التی رواھا ابو طالب عم النبی ﷺ"

مصنف کے دست مبارک کے تحریر شدہ نسخے کا عکس مکتبہ تیموریہ میں موجود ہے اور اُس کی میکرو فلم دار الکتب المصریہ میں حوالہ نمبر 2509 کے تحت موجود ہے۔

سیدنا ابوطالب ؓ
شاعر رسالت مآب ﷺ وشاعر اسلام

حضرت سیدنا ابوطالب ؓ اپنے والد گرامی، برادران اور ہمشیرگان کی طرح شعر کہنے پر نہ صرف قدرت وقوت رکھتے تھے بلکہ فی البدیہہ اشعار کہنے میں آپ ؓ کو وہ ید طولیٰ حاصل تھا کہ عام گفتگو کے دوران بھی پوری پوری بات اشعار

میں بیان فرما دیتے تھے۔ آپ ؓ کے منظوم کلام کی فصاحت وبلاغت، افادیت اور عظمت کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولائے کائنات شہنشائے ولایت تاجدارِ نجف اشرف سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اگر اخلاق و ادب کے ساتھ اگر ذوق شعر کی تسکین حاصل کرنا ہو تو میرے والد گرامی سیدنا ابوطالب ؓ کے اشعار مبارکہ کا مطالعہ کریں۔

سیدنا ابوطالب ؓ کے ہر شعر میں پختگی اور سادگی پائی جاتی ہے، قدیم شعرائے کرام نے آپ کو داد تحسین سے نوازا۔ حضرت ابن سلام ؒ کا قول مبارک ہے۔

و کان ابو طالب شاعراً جید الکلام
سیدنا ابوطالب ؓ کی شاعری اعلیٰ کلام پر مشتمل تھی

کفار قریش کے مقابلہ میں ڈٹ جانے والے سیدنا ابوطالب ؓ نے وقتاً فوقتاً اپنے جذبات واحساسات کو انتہائی اعلیٰ خوبصورت الفاظ عطا فرما کر نہ صرف اسلام کی ابتدائی معتبر تاریخ مرتب کی بلکہ عربی زبان وادب پر بھی احسان عظیم فرمایا۔ جہاد بالسیف کے ساتھ ساتھ آپ ؓ نے جہاد بالقلم اور جہاد باللسان بھی فرمایا جس کی بنیاد دیوان ابوطالب ؓ ہے۔

دیوان ابوطالب ؓ

سیدنا ابوطالب ؓ کا معرکۃ الاراء، ایمان پرور اور منظوم کلامِ مقدس سردار عرب کی طرح تمام شعرائے عرب کے کلام کا سردار ہے جو اب "دیوان ابوطالب ؓ" کے مشہور ومعروف نام سے محفوظ ہے جو شعروادب کا عظیم ترین شاہکار اور معرفت دین اسلام کا اولین شہ پارہ ہے۔

دیوان سیدنا ابوطالب کی تحقیق پر ملک شام کے ایک ڈاکٹر یونس بن احمد حسن

رمضان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہوئی۔

استاد نبیل احمد عبدالعزیز کو سیدنا ابوطالب ؓ کی شاعری پر مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری ایوارڈ ہوئی جس کا نسخہ ازھر یونیورسٹی میں موجود ہے۔

دیوان ابوطالب ؓ کی تحقیق اور شروحات پر پندرہ سے زاہد کتب کے اسماء ہماری نظر سے گزرے، تین کتب کے اسماء کا ذکر درج ذیل ہے۔

1۔ دیوان شیخ البطحاء ابی طالب

(اس میں 500 سے زیادہ اشعار موجود ہیں)

(ابو هفان عبدالله أحمد البصری ، وصال 257 ھ)

2۔ دیوان ابوطالب

ابو نعیم علی بن حمزه البصری الکوفی الحسینی (وصال 375 ھ)

3۔ دیوان ابی طالب

(اس میں 1000 سے زائد اشعار ہیں)

جمع و شرح : الشیخ الاکتور محمد هادی بن عبدالحسین

دوران تحقیق درج ذیل 2 عدد "دیوان ابو طالب ؓ" بندہ کے زیر نظر رہے۔

1- دیوان ابی طالب ؓ عم النبی ﷺ

جس کو جمع تحقیق اور شرح کرنے کی سعادت ڈاکٹر محمد التونجی کو حاصل ہوئی اور "دار الکتاب العربی" بیروت، لبنان سے سال 1994ء میں شائع ہوا۔

2- دیوان ابی طالب بن عبدالمطلب ؓ

جو شیخ محمد حسن آل یاسین کی تحقیق سے دار و مکتبہ الہلال سے 2003ء میں بیروت، لبنان سے شائع ہوا۔

حصول برکت کے لئے دیوان ابی طالب سے چند منتخب اشعار

مدارج النبوت میں یہ عبادت موجود ہے۔

" ابوطالب درمدح آن حضرت اشعار بسیار دارد از آن جمله یکے این است وحسان بن ثابت این بیت تضمین کرده است"

حضرت سیدنا ابوطالب ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح وستائش میں بے بہا اشعار لکھے ہیں ان میں سے ایک درج ذیل شعر ہے اور اُس پر حضرت حسان بن ثابت ؓ نے تضمین لکھی۔

شعر ابوطالب ؓ

وشق له من اسمه لیجله
فذو العرش محمود وهذا محمد ﷺ

آپ ﷺ کا اسم گرامی اللہ تبارک وتعالی کے اسم گرامی سے مشتق ہے وہ عرش پر محمود ہے اور یہ محمد ﷺ ہیں

عربی کے نامور شعراء وناقدین برملا معترف تھے کہ ہم نے زندگی میں اس جیسا خوبصورت شعر نہ پڑھا نہ سنا۔

شعر مذکورہ بالا پر سیدنا حسان بن ثابت کی تضمین

الم تر أن الله أرسل عبده
بآیاته والله اعلیٰ وامجد
وشق له من اسمه لیجله
فذو العرش محمود وهذا محمد

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالی نے اُنہیں نشانیوں کے ساتھ بنا کر بھیجا

ہے خدا کی قسم یہ اعلیٰ وامجد ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے نام سے مشتق ہے وہ عرش پر محمود ہے اور یہ محمد ﷺ ہیں۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے شعر کے فیوضات

شاعر دربار نبوی ﷺ، حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بابرکت شعر (وشق له من اسمه ليجله...) کے دائمی فیوضات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس شعر مبارکہ کے نقش (ذیل میں موجود ہے) کو اگر بوقت وضع حمل لکھا جائے یا بصورت تعویذ گلے میں لٹکایا جائے تو ان شاء اللہ العزیز بچے کی ولادت میں آسانی کے ساتھ عورت شدید تکلیف سے بھی محفوظ رہے گی۔

حضرت عارف باللہ شمس تتائی، علامہ أحمد بن علی البونی (وصال 622ھ) اور شیخ أحمد الدیبری الشافعی سے یہ امر مجرب اور معلوم ہے۔ {کتاب عقائد خیوریہ}
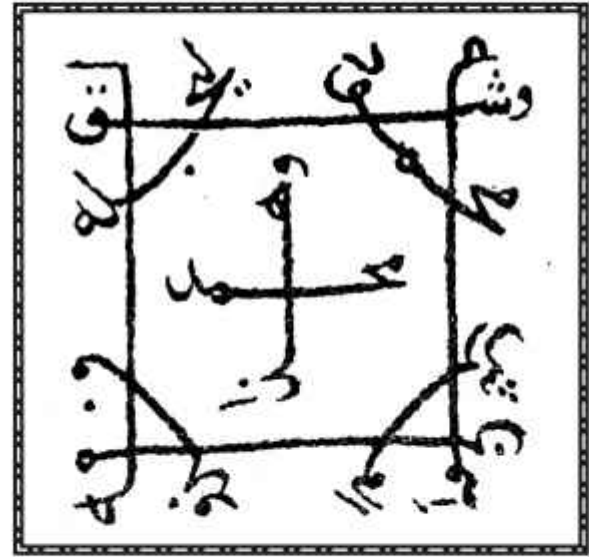
سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی تصدیق قلبی

یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ، حضور پرنور ﷺ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور آپ ﷺ کی اعانت اور نصرت کیا کرتے تھے اور جو کچھ سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے اُس کی تصدیق کرتے اور اپنے اشعار میں سید کائنات ﷺ کی اس طرح مدح وستائش فرمایا کرتے جو اُن کی تصدیق قلبی پر دلالت کرتی ہے اور اقرار فرماتے کہ آپ ﷺ کا لایا ہوا دین حق ہے۔

ولقد علمت بأن دين محمد
من خير اديان البرية ديناً

میں نے یہ اچھی طرح جان لیا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین تمام مخلوقات کے ادیان میں سے اچھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی

أنت الرسول، رسول الله نعلمه
عليك نزل من ذى العزة الكتب

ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث بہ رسالت فرمایا اور اس صاحب عزت وجلال کی طرف سے آپ ﷺ پر کتاب نازل ہوئی ہے۔

أنت النبي محمد ﷺ — قرم اغر مسود
لمسودين اكارم — طابوا او طاب المولد

محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں سب سے زیادہ عزت دار سردار

ہیں آپ کریم الاصل، پاک دامن سرداروں کے فرزند ہیں
اور آپ ﷺ کی جائے ولادت بھی بہت اچھی ہے۔

کفارِ قریش نے جب شاہِ حبشہ کے پاس اپنی سفارت بھیجی تا کہ وہ مسلمانوں کو قریشی سفارت کے حوالے کر دیں تو اس موقع پر سیدنا ابوطالب ؓ نے بھی ایک قصیدہ رقم کر کے شاہ نجاشی کو ارسال کیا۔

قصیدہ لامیہ

قصیدہ لامیہ سیدنا ابوطالب ؓ کا طویل ترین اور مشہورِ زمانہ قصیدہ ہے جو ایک سو سے زائد اشعار مبارکہ پر مشتمل ہے۔ اس قصیدہ مبارک کی اب تک کئی شروحات لکھی جا چکی ہیں، تین شروحات کے اسماء کا ذکر ذیل میں ہے۔

1- زهرة الادباء فی شرح لامیه شیخ البطحاء ؓ

مصنف: القاضی الشیخ جعفر محمد النزاری العماری

2- شرح قصیده ابی طالب ؓ

مصنف: السید المفتی میر عباس ابن علی اکبر التستری

3- طلبة الطالب فی شرح لامیه ابی طالب ؓ

مصنف: السید علی فهمی باشا

حضرت حافظ ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوطالب ؓ کا یہ قصیدہ مبارکہ فصاحت و بلاغت کا عظیم شاہکار ہے کیونکہ ایسا قصیدہ آپ ؓ کے سوا کوئی کہہ بھی نہ سکتا تھا۔ سیدنا ابوطالب ؓ نے یہ قصیدہ مبارکہ اُس زمانے میں کہا جب کفار قریش نے رسول اللہ ﷺ کی حمایت کے سلسلہ میں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تھا۔

قصیدہ لامیہ کے اشعار مبارکہ میں جا بجا سرکار دو عالم ﷺ کی مدح سرائی کے علاوہ آپ کے صاحبِ ایمان ہونے کی بھی واضح جھلک نظر آنے کے ساتھ قریش پر واضح کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضور پُر نور ﷺ کو تمہارے حوالے کرنے کا مطالبہ کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔

خیر و برکت کے حصول کے لئے اس قصیدہ مبارکہ سے چند منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

أ لا أ بلغا عینی علی ذاتِ بیننا
لویاً وَخُصّاً من لویّ بنی کعب

اے میرے ساتھیو! اگر چہ اُن کے اور ہمارے درمیان اس وقت سخت رنجشیں موجود ہیں تاہم ان حالات میں بھی تم حضرت لوی کے خاندان اور کعب کی اولاد کو بالخصوص میرا یہ پیغام پہنچا دو۔

اَلَمْ تَعْلَمُوا أَنا وَجَدْنَا محمداً
نبیاً کمُوسی خُطَّ فِی أول الکتبِ

کیا تم لوگ ابھی تک یہ بھی نہ جان سکے کہ ہم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ویسے ہی نبی پایا ہے جیسے حضرت موسیٰ ؑ اللہ تعالیٰ کے نبی ؑ تھے اور اُن کا ذکر پہلی کتابوں میں کیا گیا ہے۔

وانَّ عَلَیْهِ فِی الْعِبَادِ مَحَبَّةً
وَلَا خَیْرَ مِمَّنْ خَصَّهُ اللّٰه بالحُبِ

اُنہیں یہ بھی بتا دو کہ محمد ﷺ ہی وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی خاص محبت نازل فرمائی ہے تو بتاؤ

اُس ذات سے برتر کون ہوسکتا ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے
اپنی محبت کے لئے خود مخصوص ومختص فرمایا ہو۔

> وأنّ الذي الصقتموا مِنْ کتابکم
> لَکُمْ کائِنٌ بَحْساً کَرَاغِیَۃِ السُّقْبِ

یہ بھی یاد رکھو کہ تم نے ہمارے ساتھ قطع تعلق کا جو معاہدہ لکھ کر لٹکا رکھا ہے وہ تمہارے لئے اُسی طرح ہلاکت اور بربادی کا باعث ثابت ہوگا جس طرح اونٹنی کا بچہ قوم ثمود کی ہلاکت کا سبب بنا تھا۔

> أفِیقوا أفیقوا قبل أنْ یَحْفِر الزُّبی
> ویصبح من لم یجن ذنبا لذی الذنب

اے جناب لوئی اور کعب کے خاندان والو! ہوش کرو اور اس وقت سے پہلے ہوش میں آجاؤ جب زمین میں تمہاری قبریں تیار ہو چکی ہوں اور بے گناہ بھی گناہ گاروں پر آنے والے عذاب کی لپیٹ میں آجائیں۔

> وتستجلبوا حربا عوانا و ربما
> أمرا علی من ذاقہ جلب الحرب

خبردار! ایسی جنگ کو آواز نہ دو جو دیر تک جاری رہنے والی ہے کیونکہ ان لوگوں کے لئے جنگ کا ذائقہ اکثر طور پر کڑوا ہوتا ہے، جو جنگ کی آواز دیتے ہیں یا جو اس کی ابتداء کرتے ہیں۔

> فلسنا ورب البیت نسلم أحمداً
> لعزا من عض الزمان ولالرب

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہ تو زمانہ

کی سختیوں کی وجہ سے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی بڑی مصیبت کی سختی سے ڈر کر انہیں علیحدہ کر سکتے ہیں۔

> ولما تبن منا ومنکم سوالف
> وأید أترّث بالقساسیہ الشھب

جان لو! ہم آپ ﷺ کو اس وقت تک کبھی الگ نہیں ہونے دیں گے جب تک قاسی کی چمکتی ہوئی تلواروں سے ہماری گردنیں نہ کاٹ دی جائیں اور ہمارے ہاتھ نہ قلم کر دیئے جائیں۔

> بمعترک ضنک تری کسر القنا
> بہ والسور الطخم یعکفن کا لشرب

یاد رکھو! ہماری گردنیں یوں ہی نہیں کٹ جائیں گی بلکہ یہ معاملہ تو زبردست قسم کے میدان میں ہوگا جس میں سیاہ گردنوں والے گدھ شرابیوں کی طرح حلقہ بنا کے بیٹھے بیٹھے جھوم رہے ہوں۔

> کان صھال الخیل فی حجرانہ
> ومعمصۃ الابطال معرکہ الحرب

جب یہ میدان کارزار بپا ہوگا تو اُس دن گھوڑوں کی بھاگ دوڑ اور جنگ بازوں کی آوازوں سے قیامت خیز منظر ہوگا۔

> ألیس ابونا ھاشم شدأ زرہ
> واوصی بنیہ بالطعان وبالضرب

اچھا! ہمیں یہ تو بتاؤ کہ کیا ہمارے جدامجد جناب ہاشم نے جنگ کے لئے مضبوطی سے کمر نہیں باندھی تھی؟ اور کیا انہوں نے اپنی اولاد کو

نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی وصیت نہیں فرمائی تھی۔

ولسنا نمل الحرب حتى تملنا
ولا نشتكي ماقد ينوب من النكب

تم جانتے ہو! کہ ہم لوگ اس وقت تک جنگ سے تنگ نہیں آتے جب تک جنگ خود ہم سے تنگ نہ آجائے اور نہ ہی کبھی ہم خود پر گرنے والے مصائب کا شکوہ کیا کرتے ہیں، ہم غیرت اور عقل دونوں چیزوں کے مالک ہیں۔

ولكننا أهل الحفائظ والنهىٰ
اذا طار ارواح الكماة من الرعب

اُن مشکل ترین اوقات میں بھی ہمارے ہوش وحواس قائم رہتے ہیں جب جنگ کے مناظر سے مرعوب ہوکر زرہ پوش بہادروں کی روحیں پرواز کرنے لگتی ہیں۔

حضور ﷺ کا سیدنا ابوطالب ؓ کے اشعار کو یاد فرمانا

حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قحط سالی کی شکایت کی جس پر سرکار دوعالم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی، ابھی دست مبارک اُٹھے ہی تھے کہ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے ساتھ بارش بھی شروع ہوگئی اور پھر اس قدر بارش برسی کہ غرق ہونے کا اندیشہ پیدا ہوگا۔

معاملہ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا جس پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اب بارش ہمارے اطراف میں ہو اور ہم پر نہ ہو اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش تھم گئی جس پر سرکار دوعالم ﷺ نے اس قدر تبسم فرمایا کہ آپ ﷺ کے دُرِ دندان مبارک موتیوں کی لڑی کی طرح چمکتے ہوئے نظر آنے لگے۔ سرکار

مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "للّٰہِ دَرُ ابی طالب لو کان حیاً لقرت عیناہ" "اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! آج اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو اس منظر کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں" اس ارشاد مبارک کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے؟ جو ہمیں سیدنا ابوطالب ؓ کے وہ اشعار سنائے جس پر مولائے کائنات شیر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ میرے والد گرامی کے یہ اشعار سننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وابيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للارامل

وہ روشن چہرے والے کہ جن کے وسیلے سے بارش کی جاتی ہے
جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا آسرا ہیں۔

يلوذ به الهلاك من آل هاشم
فهم عنده في نعمة فواضل

خاندان بنوہاشم کے مساکین ہلاک ہونے سے اُن کے دامن کرم میں پناہ لیتے ہیں پس وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس ہر قسم کے انعامات اور احسانات سے مالا مال کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ سننے کے بعد سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!
ہاں ہم یہی شعر سننا چاہتے تھے۔

حضرات گرامی! یہ مقام انتہائی قابل غور وفکر ہے اور ہمیں ادب کے دائرے کے اندر رہ کر سرکار دوعالم ﷺ کی اہل بیت، آباؤ اجداد، عزیز واقارب اور جملہ صحابہ کرام کے بارے میں بات کرنی چاہیے۔

بابِ ششم

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ایمان پر حسن ختام

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ :

خدا کی قسم!
"میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے جس کا آپ نے انہیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔"

اس روایت کو قطب ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی نے (کشف الغمة) اس طرح نقل کیا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبوت کے 10 ویں سال انتقال فرمایا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے مرض الموت میں اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا چچا جان! کلمہ شہادت پڑھیے تاکہ آپ کی شفاعت کرنا ہمارے لئے جائز ہو جائے پس جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے ہونٹ ہل رہے تھے تو حضرت عباس نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہونٹوں پر کان لگا دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

> **والله يا ابن اخي! لقد قال الكلمة أمرته بها**
> خدا کی قسم ابوطالب نے وہ کلمہ کہہ دیا ہے جس کا آپ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔

{اس روایت کی موجودگی میں وہ روایتیں کیونکر دلیل بنائی جاتی ہیں جن کے روایان نہ تو اس مجلس میں موجود تھے اور نہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ ثقہ وقوی تھے۔}

وصال سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے محبت وشفقت ، جانثاری ، گہرا اور مضبوط سایہ کرنے والا درخت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نبوت کے دسویں سال مائل بہ خزاں ہوا اور

نگاہوں میں صرف اور صرف ایک حسرت باقی ہے جس کا زندگی کے آخری لمحات میں کچھ اس طرح سے اظہار فرمایا۔

"کاش میری زندگی کچھ اور طویل ہو جاتی تو میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول کریم ﷺ کے کچھ اور کام آ سکتا"

اس موقع پر آپ ؓ نے بنی عبدالمطلب کو بلا کر ایک تاریخی وصیت فرمائی جس کے الفاظ کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ یہ تاریخی وصیت فرما کر سید البطحاء، متولی کعبہ اور سردار قریش نے ابدی استراحت کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اسلام کا وہ حصار جس کی مضبوط دیواروں کو پورا عرب بھی جنبش نہ دے سکا تھا موت کی تیز آندھیوں کی تاب نہ لا کر داعی اجل کی آواز پر لبیک کہہ گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا ابوطالب ؓ نے 80 سال سے زائد عمر میں نبوت کے دسویں سال وصال فرمایا۔

"اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے درجات بلند سے بلند فرمائے آمین بجا سید المرسلین ﷺ"

کفن و دفن

اسی حیرت وغم کے عالم میں جبکہ آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسو رواں تھے تو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا اے ابن عم! اپنے والد کے غسل وکفن کا انتظام کرو اور غسل کے بعد خود بھی غسل کر لینا اور جب آپ ؓ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے سیدنا علی کو بے شمار دعاؤں سے نوازا۔

جنازہ مبارکہ

خواجہ بطحاء اور سردار مکہ کا جب جنازہ اُٹھایا گیا تو بنو ھاشم کے گھروں میں

کہرام مچ گیا سرکار دو عالم ﷺ جنازہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں اور اپنے عظیم چچا کو مخاطب کر کے فرماتے جا رہے ہیں۔

اے عم محترم! آپ کتنے عظیم ہیں، آپ نے میرے حق میں کبھی کوتاہی نہیں کی ، آپ نے حق صلہ رحمی کو پورے طور پر ادا کر دیا ہے ، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور جزائے خیر دے۔

تاریخ الخمیس (جلد اول) مطبوعہ مصر میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جناب ابوطالب ؓ کے جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے چچا جان! آپ نے حق صلہ رحمی ادا کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

مقام دفن (جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ)

سیدنا ابوطالب ؓ کا جنازہ (نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ شروع نہ تھی) **مقام حجون المعروف جنت المعلیٰ** میں پہنچ گیا اور غمناک فضاؤں میں رسول اللہ ﷺ کے بہترین و عظیم چچا کو اپنے والد گرامی سیدنا عبدالمطلب کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ماضی قریب تک سیدنا عبدالمطلب ؓ اور سیدنا ابوطالب ؓ کے مزارات مبارکہ اور گنبد ھا موجود تھے اور لوگ جوق در جوق اُن کی زیارت کا شرف حاصل کرتے تھے۔

بیالیس برس جس کی ہر آن تلاوت کی
چہرہ محمد ﷺ ہے قرآنِ ابوطالب ؓ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے وصال پر رونا اور یاد فرمانا

سرکار دو عالم ﷺ کے ارشادات مبارکہ موجود ہیں کہ کافر کے اقرباء اور اعزہ کا اُس کی موت پر رونا اُس کے لئے باعث زیادتی عذاب ہے لیکن مسلمانوں کے مرنے پر اُن کے لواحقین کا آنسو بہانہ جذبہ رحم کا اظہار ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے پر نزع کا عالم طاری ہے آپ ﷺ نے اُس بچے پر سکراتِ موت طاری دیکھی تو آپ ﷺ کی چشمانِ مبارکہ سے آنسو رواں ہو گئے۔ حضرت سعد نے آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے اُنہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو رحم دل ہوں۔

سید کائنات ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدۃ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو آپ ﷺ اُن کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے تھے جو جذبہ رحم کا اظہار تھا۔

غیب دان نبی اکرم ﷺ جن کے سامنے ہر چیز واضح اور عیاں ہوتی تھی وہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے وصال پر اُن کو کیا سمجھ کر رو رہے تھے نعوذ باللہ کیا آپ ﷺ اُن رضی اللہ عنہ کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اُن کا عذاب بڑھانے کے لئے رو رہے تھے یا پھر اُن کو مسلمان مومن سمجھ کر اپنے جذبہ رحمت کا اظہار فرما رہے تھے؟ اور ساتھ ساتھ یہ الفاظ ارشاد فرما رہے کہ:

غفرالله له ورحمه

اے اللہ! ان پر اپنی رحمت نازل فرما اور ان کو بخش دے۔

چچا جان! آپ نے میرا بہت خیال رکھا جبکہ میں یتیم تھا اور ہر ممکن تحفظ دیا، اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ، حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ سیدۃ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا جیسی مقدس ہستیوں کو یاد کر کے اکثر آبدیدہ ہو جاتے اور اُن کے لئے دُعا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ کیا آپ حضرت ابوطالب کے لئے پُر امید ہیں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کلُّ الخیر ارجو من ربی

''میں اپنے رب سے اُن کے لئے ہر خیر اور بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں''

یہ ارشاد مبارکہ اس امر کی دلیل ہے کہ جناب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ مومن مسلم ہیں اور آپ ﷺ کا اُن پر پُر امید ہونا محقق ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمات

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے عمر بھر جس انداز سے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت، محبت و الفت اور حفاظت و نصرت کا شاندار فریضہ سرانجام دیا وہ آج تک کسی بڑے سے بڑے مردِ مومن کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان میں ذرا بھر بھی شک و شبہ نہیں کرنا چاہیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

کیا نیکی یا احسان کا بدلہ سوائے احسان کے کیا ہو سکتا ہے؟

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی آخر الزمان ﷺ کی مدد و نصرت فرمائی اور باری تعالیٰ کے دین اسلام کا دفاع کیا تو کیا اللہ تبارک و تعالیٰ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احسان کا بدلہ احسان کی صورت میں نہ دے گا؟

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فوائد'' کے باب المناقب میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا کان یوم القیامۃ شفعت لا بی و أمی و عمی ابی طالب و أخ لی کان فی الجاھلیۃ

ہم قیامت کے دن اپنے والدین کریمین اور عم مکرم جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دورِ جاہلیت کے ایک بھائی کی بھی شفاعت کریں گے۔

(جاہلیت کے ایک بھائی سے مراد رسول اللہ ﷺ کے ایک رضاعی بھائی ہیں)

مذکورہ بالا حدیث نبوی ﷺ اس بات کی روشن دلیل ھے کہ سیدنا ابوطالب مومن مسلم تھے۔

آگ حرام ہے!

عاشقِ رسول ﷺ، امام اہلِ سنت حضرت جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ اپنے مشہور رسالہ ''التعظیم والمنۃ فی أن أبوی رسول اللہ ﷺ فی الجنۃ'' میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

ھبط علی جبرئیل فقال ''ان اللہ یقرئک اسلام ویقول حرمت النار علی صلب أنزلک، وبطن حملک وحجر کفلک''

جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ ''اُس پشت میں جس میں آپ تشریف لائے، وہ رحم مبارک جس نے آپ کو اٹھانے کی سعادت حاصل کی اور وہ گود جس میں آپ نے پرورش پائی، اُن سب پر آگ حرام کر دی گئی ہے''۔

أما الصلب فعبدالله ، وأما البطن فآمنة وأما الحجر فعمه يعنى
ابو طالب وفاطمة بنت أسد

اور پشت مبارک سیدنا عبداللہ ؓ رحم مبارک سیدۃ آمنہ ؓ اور گود مبارک آپ ﷺ کے چچا سیدنا ابوطالب ؓ اور سیدۃ فاطمہ بنت اُسد۔

سیدنا علی ؓ کا غم

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے والد گرامی کے وصال پر بڑے درد ناک مرثیے کہے اور آپ ؓ اس صدمۂ عظیم کی وجہ سے پوری پوری رات گریہ کناں رہا کرتے۔ ایک مرثیہ سے تین منتخب اشعار پیش ہیں۔

أَبَا طَالِبٍ عِصْمَةَ الْمُسْتَجِيرِ
وَغَيْثَ الْمَحُوْلِ وَنُوْرَ الظُّلَمِ

میرے والد محترم سیدنا ابوطالب ؓ پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ اور خشک سالی کے پانی اور تاریکی کے نور ہیں۔

لَقَدْ هَدَّ فَقْدُكَ اَهْلَ الْحِفَاظِ
فَصَلّٰى عَلَيْكَ وَلِيُّ النِّعَمِ

یاابوطالب ؓ! آپ ؓ کے وصال مبارک سے بڑے بڑوں کے دل شکستہ ہوگئے تمام نعمتوں کے مالک کی طرف سے آپ ؓ پر رحمت وسلامتی ہو۔

وَلَقَّاكَ رَبُّكَ رِضْوَانَهُ
فَقَدْ كُنْتَ لِلْمُصْطَفٰى خَيْرَ عَمّ

آپ ؓ کے رب کی رضا نے آپ سے ملاقات کی
کیونکہ آپ مصطفیٰ ﷺ کے بہترین چچا تھے۔

وصالِ سیدۃ خدیجہ الکبریٰ ؓ ، ملکہ فردوس بریں

سرکار دو عالم ﷺ نے سیدنا ابوطالب ؓ کی جدائی کو شدت سے محسوس کیا، کئی روز تک آپ ﷺ اپنے عظیم چچا کے غم میں گھر میں ہی سوگوار رہے، ابھی یہ زخم تازہ ہی تھا کہ کچھ ہی عرصہ بعد سکونِ قلب وجاں، ملکہ فردوس بریں اُم المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ ؓ کا بھی انتقال ہوگیا اس دوہرے غم نے آپ ﷺ کو اور بھی نڈھال کردیا۔

عامُ الحزن (غم کا سال)

سرکار دو عالم ﷺ کے عظیم و بہترین چچا محافظ و ناصر سیدنا ابوطالب ؓ جب بارگاہ ایزدی میں حاضری کے لئے پیش ہوگئے تو آپ کے دنیا سے تشریف لے جاتے ہی کفار ومشرکین اور منافقین کی طرف سے نہ رُکنے والا ظلم وزیادتی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ بعد ازاں سیدۃ خدیجہ الکبریٰ ؓ کے وصال پُرملال سے حضور پُرنور ﷺ نے ان عظیم صدموں کے باعث اس سال کو غم کا سال قرار دیتے ہوئے عام الحزن کا نام فرمادیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے فرمادیا کہ اب یہاں سے تشریف لے چلیں کیونکہ یہاں اب آپ ﷺ کا کوئی مددگار نہیں اور یوں کچھ عرصہ کے بعد ہجرت مبارکہ کے حکم پر آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ کے امتیو خبردار!!

ایذاء رسول سے بچنا وگرنہ انجام؟؟

قرآن پاک کی سورۃ احزاب کی آیت نمبر 57 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اُن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

عاشق رسول ﷺ و حضوری بزرگ و صاحب تصانیف کثیرہ حضرت امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ اپنے ایک رسالہ مبارکہ "السبل الجلیه" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ کے لئے اس سے زیادہ ایذاء دینے والی کوئی اور چیز نہیں ہوسکتی کہ اُن اجداد اطہار کے متعلق سُوظن رکھا جائے۔"

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاک اصلاب سے ارحام
مطہرہ میں منتقل فرمایا ہے"

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نازیبا الفاظ استعمال کرنا اذیت مصطفی ﷺ کا سبب ہے۔ سید کائنات ﷺ نے ہمیشہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت کی اور اس واسطے کہ آپ ﷺ کو اُن کے دل کے ایمان کی حالت معلوم تھی محبت ہمیشہ اُسی سے کی جاتی ہے جو پسندیدہ ہو اور اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ سرکار دوعالم ﷺ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد اُن سے اپنی محبت اور خدمات کا جب تذکرہ فرماتے تو آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسوؤں کی جھڑیاں رواں ہوجاتی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اُمتیو ں! آپ بھی رسول اللہ ﷺ کی پسند کو پسند کریں اُن کی اہل بیت سے دل و جان سے محبت کی کوشش کریں جس طرح آپ ﷺ اپنی اہل بیت، قرابت دار اور مقتدر شخصیات سے درجہ بدرجہ محبت فرمایا کرتے تھے۔

اُمت رسول ﷺ! آپ کو اپنے فخر و اعزاز کا نہ ہی تو اندازہ ہے اور نہ ہی

اس کی قدر منزلت ہے۔ اور نہ ہی کبھی آپ نے اس اعزاز کا شکر ادا کیا ہے۔ جناب! ہم اُس نبی مکرم شفیع معظم، حبیب رب العالمین کی اُمت میں شامل ہیں جن کو اپنی ساری حیات مبارکہ اپنی اس اُمت کی ہی فکر رہی۔

رسول اللہ ﷺ نے فتح مصر کے متعلق پیشن گوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تم مصر فتح کروگے تو اُس کے رہنے والوں سے نیکی کا برتاؤ کرنا کیونکہ اُن سے ہماری قرابت داری ہے جب دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ قرابت کیا ہے؟ جس پر سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدۃ ھاجرہ علیہا السلام ہمارے خاندان سے تھیں اُن کے اباؤ اجداد کو بُرا مت کہنا!

مقام غور وفکر ہے!

حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام تک کتنی نسلیں گزر چکی ہوں گی اور ایک ہم کہ جن کے نبی ﷺ رورو کر اپنی راتیں گزارتے تھے ہمیں ذرا بھی اُن کے ادب واحترام کا لحاظ نہیں کہ آج ہم اُن کے اجداد بالخصوص والدین کریمین اور آپ ﷺ کے رحیم و شفیق معزز و بہترین، حامی و غم خوار عظیم چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیسے کیسے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ یارو! کسی بات کا سمجھ نہ آنا اور بات ہے اور کسی بات کا انکار کرنا اور بات ہے۔ خدارا! میرے ان کلمات پر غور وفکر ضرور کرنا؟؟

ابولہب کی بیٹی

"بلخی" نے "ینابیع المودۃ" میں حضرت عمار بن یاسر کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جب ابولہب کی بیٹی حضرت دُرّہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو قبیلہ بنی زریق کی کچھ خواتین نے حضرت دُرّہ سے کہنا شروع کردیا کہ تُو تو ابولہب کی بیٹی ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ٹوٹے ہاتھ

ابی لہب کے'' اس لئے تجھے تیری ہجرت کوئی فائدہ نہ دے گی یہ باتیں سن کر حضرت دُرّہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور سارا معاملہ بیان کیا، سرکار مدینہ ﷺ نے حضرت دُرّہ سے فرمایا کہ تم بیٹھو اور خود منبر پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! میری اہل بیت کے بارے میں مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو؟ خدا کی قسم! روز قیامت میری شفاعت میرے قرابتداروں کو فائدہ پہنچائے گی۔

"فیروز آبادی" نے "فضائل الخمسة" میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت نقل کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی دُرّہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ! لوگ اونچی آوازوں سے پکارتے ہیں کہ میں آگ کے ایندھن والے کی بیٹی ہوں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے شدید ناراضگی اور غصے کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

''اُس قوم کا کیا حال ہے کہ جو میرے نسب اور میرے قرابتداروں کے بارے میں مجھے ایذا پہنچاتے ہیں، خبردار! آگاہ رہو، کہ جس نے میرے نسب اور میرے قرابتداروں کو تکلیف پہنچائی تو گویا اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کر دیا''۔

بغض سیدنا ابوطالب ؓ کا انجام؟؟

حضرت علامہ قاضی اُحمد بن زینی دحلان مکی ؒ، سیدنا ابوطالب ؓ پر اپنی مشہور زمانہ کتاب "أسنی المطالب فی نجاہ ابی طالب ؓ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

فبغض ابی طالب والتکلم فیه یؤذی رسول الله ﷺ
ویؤذی أولاده الموجودین فی کل عصر

پس جو شخص سیدنا ابوطالب ؓ سے بغض رکھتا ہے اور اُن کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دیتا ہے اور جناب ابوطالب کی اولاد کو بھی ایذاء دیتا ہے جو ہر زمانہ میں موجود ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات

فوت شدگان کو برائی سے یاد کر کے زندوں کو اذیت مت دو۔

حضرت امام ابن عساکر ؒ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من آذى شعرة مني فقد آذاني ، ومن آذاني فقد آذى الله تعالىٰ

جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت دی تو بے شک اُس نے ہمیں اذیت دی اور جس نے ہمیں اذیت دی تحقیق اُس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایذا پہنچائی۔

بغض ابی طالب کفر ہے؟؟

حضرت علامہ قاضی اُحمد بن زینی دحلان مکی اپنی کتاب "اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب" میں نقل فرماتے ہیں۔ کہ "امام أحمد بن الحسین الموصلی الحنفی المشهور ابن وحشی ؒ" علامہ محمد بن سلامہ القضاعی (وصال 454ھ) کی کتاب "شهاب الأخبار" کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

أن بغض أبي طالب كفر
''بے شک سیدنا ابوطالب سے بغض رکھنا کفر ہے''

بغض ابی طالب صرف کفر ہے یا؟؟

حضرت علامہ علی الاجھوری المالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں اور امام تلمسانی ،شفاء شریف کے حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

جب تم حضرت ابوطالب ؓ کا تذکرہ کرنا چاہو تو اس طرح کرو کہ وہ اپنے قول وفعل سے سرکار دوعالم ﷺ کے حامی وناصر تھے اور اُن کا ذکر ہرگز ایسے انداز میں نہ کرو جو باعث کراہت ہو۔

وذکرہ بمکروہ أذیۃ للنبی ﷺ ومؤذی النبی کا فر والکافریقتل

اُن (سیدنا ابوطالب ؓ) کا ذکر نازیبا کلمات سے کرنا رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچانے کا باعث ہے اور رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے والا یقیناً کافر ہے اور کافر بھی ایسا جو واجب القتل ہے۔

حضرت ابوطاہر ؓ فرماتے ہیں۔

من أبغض أباطالب فھو کافر
جو شخص حضرت ابوطالب ؓ سے بغض رکھتا ہے وہ کافر ہے۔

بغض ابی طالب ایذاء رسول ﷺ کا باعث بنتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا کفر ہے اور اس فعل کا مرتکب اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے۔

مشورہ ونصیحت

حضرات گرامی! حضرت سیدنا ابوطالب ؓ کی تنقیص یا اُن کے ساتھ بغض رکھنے سے بچنا چاہیے کیونکہ اُن سے بغض رکھنا رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینے کے مترادف ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو ایذا

دیتے ہیں اُن پر دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اُن کے لئے سخت ترین عذاب کی وعید ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا کلمات اور اُن کے نتائج کی روشنی میں یہ بندہ ناچیز آپ سے درخواست گزار ہے کہ حضرت سیدنا ابوطالب ؓ کے بارے میں بے ضرورت گفتگو، بحث اور اُن کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی ایذاء کا باعث بن جاتی ہے۔

لہٰذا

سیدنا ابوطالب ؓ کا ذکر اچھے الفاظ سے کیا کرو جو رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کا باعث بنے گا اور اگر نہیں تو خدارا خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ روز محشر کسی بھی اُمتی سے سیدنا ابوطالب ؓ کے بارے میں سوال نہ ہوگا اس لئے بے ادبی سے بچنا چاہیے۔

جب اُمتیوں کے اعمال سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوتے ہیں اور اگر کسی اُمتی کا یہ قول آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوتا ہوگا کہ اُس نے آپ ﷺ کے والدین، جدامجد اور عظیم چچا کے بارے میں ایسے نازیبا کلمات تحریر کیے یا زبانی کہے ہوں گے تو ہمارے آقا ﷺ کو اس سے کتنی ایذا پہنچتی ہوگی۔

لہٰذا ادب کا دامن نہ چھوڑیں اور اگر آپ رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عشق کا دم بھرتے ہیں تو پھر ان باتوں سے پرہیز کرنا ہوگا کیونکہ بقول حضرت اقبال قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو، تو مرد مسلمان بھی کافر وزندیق

سرکارِ مدینہ ﷺ کے اس ظاہری وفانی دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت آخری کلمات مبارکہ؟؟

حضرات گرامی! سرکارِ مدینہ ﷺ جب اس ظاہری وفانی دنیا سے پردہ فرمارہے تھے تو آپ ﷺ کی قبرانور سے سب سے آخر میں نکلنے والی عظیم وخوش نصیب شخصیت آپ ﷺ کے چچازاد بھائی سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما (مزار پرانوار در شہر سمرقند، ازبکستان، الحمدللہ! اس مقام پر حاضری کا شرف حاصل ہے) تھے جنہوں نے اس دنیا میں سب سے آخر سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا قثم فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے لب ہائے مبارکہ کو جنبش دے رہے ہیں، میں نے اپنے کان آپ ﷺ کے دہن مبارک کے قریب کیا تو میں نے سنا آپ ﷺ فرمارہے ہیں۔

رب اُمتی اُمتی

''اے رب! میری اُمت میری اُمت''

ایک ہم کہ جنہیں اپنے اتنے عظیم رؤف رحیم نبی ﷺ کی فکر ہی نہیں بلکہ بڑے طمطراق سے ان کی اہل بیت خصوصاً آپ کے عظیم چچا کے بارے میں زبان درازی کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔

کتب احادیث

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی، اس لئے جب تمہارے روبرو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو اور جو

کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو قبول کرلو اور جو مخالف ہو اُس کو رد کردو۔

فرمان نبوی ﷺ سے بڑی کوئی کسوٹی نہیں جس سے روایت کو پرکھا جاسکے کیونکہ ایسی روایات بھی وضع کی گئیں اور اکابرین کے نام سے منسوب کر کے ان کو کتب احادیث میں شامل کردیا گیا۔

صرف اور صرف بخاری شریف یا مسلم شریف میں آنے والی احادیث کو جزو ایمان ہی نہ بنالیا جائے اور دوسری بے شمار کتب احادیث جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، ان میں آنے والی اس کے برعکس احادیث کو اس لئے ضعیف اور کمزور نہ قرار دے دیں کہ وہ بخاری اور مسلم میں کیوں موجود نہیں؟

مثال کے طور پر بخاری شریف میں ایک روایت بھی ایسی نہیں جس میں نماز میں رفع یدین کرنے کی نفی کی گئی ہو جبکہ دوسرے کثیر محدثین کی کتب میں ان احادیث کا ناسخ موجود ہے کہ ترک رفع یدین ضروری ہے۔

حضرت امام بخاری کو 6 لاکھ احادیث حفظ تھیں امام مسلم کو 3 لاکھ پھر ان کتب میں سات ہزار کے قریب حدیثیں کیوں آئیں؟؟

ہمیشہ یاد رکھا کریں کہ قرآن مجید سے متعارض وہ تمام روایات جن میں سید الانبیاء ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات ومعجزات اور آپ ﷺ کے جد امجد، والدین کریمین اور عظیم و بہترین حامی و مددگار چچا حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی نازیبا کلمات خواہ کسی بڑی سے بڑی کتب حدیث میں ہوں ناقابل قبول ہوں گے۔

مسئلہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اختلافی کیوں؟؟

قرائن سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے کچھ معاملات کو قصداً اختلافی بنایا گیا۔ چنانچہ اس اُمت میں خیر القرون سے لے کر آج

تک اہل بیت کے بغض رکھنے والے موجود پائے گئے ہیں۔ خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے لے کر واقعہ کربلاء کے جملہ واقعات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ سب کچھ کر سکتے تھے۔

سیدنا علی کرم اللہ کے بارے میں جب کوفہ کی مساجد میں شدید نازیبا کلمات استعمال کئے جاتے تھے تو اس وقت بھی کسی مخالف کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے والد گرامی، شیخ البطحاء، سیدنا ابوطالب ؓ کے ایمان سے متعلق کوئی بات کرتے کیونکہ یہ طے تھا کہ سیدنا ابوطالب مومن، مسلم اور حامی مددگار و ناصر رسول کریم ﷺ تھے۔

معلوم ہوتا تھا کہ اس کے بعد ہی مخالفین میں سے کسی نے یہ مسئلہ کھڑا کیا اور ایک ایسی روایت گھڑی گئی اور پھر اُس روایت کو اکابرین میں سے کسی کے نام سے منسوب کر کے حدیث کی کتاب میں شامل کروا دیا تا کہ ان کے ایمان و اسلام کا انکار ممکن ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ جس روایت میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے نام ہوتا وہ آپ ؓ کے نام سے روایت بھی نہ کی جاتی!!!

سیدنا ابوطالب ؓ جن کا گھر دارارقم سے بھی پہلے دین اسلام کی دعوت کا پہلا مرکز بنا جو رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا حامی و مددگار اور وفادار رہا جس کی وفات کے سال کو غم کا سال قرار دیا اُس کی روشن و تابندہ تاریخ کو مسخ کرنے کے لئے چند بزرگ اصحاب کے ناموں کا استعمال کیا گیا تا کہ بعد میں آنے والے لوگوں کا اعتبار حاصل کیا جا سکے۔

یہ سیاہ کام کچھ اس انداز کے ساتھ ہوا کہ ہمارے بہت سارے بزرگ بھی اس جھانسے میں آ گئے۔

مدارِ ہدایت و نجات

سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

انی تارک فیکم ما ان تمسکتم لن تضلوا

”میں تم میں ایسی (دو) چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے“

ایک کتاب اللہ اور دوسری اھل بیت

اس حدیث پاک کی روشنی میں ہمارے لئے اس قدر سمجھ لینا ہی کافی ہے کہ مدار ہدایت و نجات کلام اللہ اور محبت اہل بیت نبوی میں ہے اور انہی کے ساتھ روح دین و ایمان بھی ہے۔ لہٰذا ہمیں ان دو اہم چیزوں سے اپنا مضبوط رابطہ قائم رکھنا چاہیے تا کہ ہمارا خاتمہ ایمان اور اہل بیت کی محبت میں ہو کیونکہ اسی میں ہماری نجات پوشیدہ ہے۔

لمحہ فکریہ

یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں اس کا از سر نو جائزہ لینا ہو گا آپ ﷺ کی محبت اور یاد کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنا ہو گا بلکہ آپ ﷺ کے والدین کریمین آپ کی جملہ اجداد مبارکہ اہل بیت کرام، جملہ صحابہ کرام اور خصوصاً آپ ﷺ کے عظیم چچا سیدنا ابوطالب ؓ کی یادوں اور خدمات سے اپنے سینوں کو منور کرنا ہو گا ان کے بارے میں کسی بھی بے ادبی سے بچنا ہو گا۔ جہاں اپنے والدین اور عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی وہاں سرکار دو عالم ﷺ کی ساری اُمت کی بخشش و مغفرت کی دعائیں کرنی ہوں گی۔ **شکریہ**

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان پر لکھی جانے والی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
1-	ابو طالب أول المومنين	الاستاذ سعيد بن رشيد الشمري
2-	ابو طالب تجلی ایمان	السيد مجيد محمود الطبا طبائی
3-	ابو طالب الصحابي	الشهيد ابويا سين عبدالزهراء
4-	ابو طالب سيد المومنين	الاستاذ عبدالحليم النجفي
5-	ابو طالب مسلم	الاستاذ أحمد بن محمود العاملي
6-	أبو طالب مؤمن قريش	الشيخ عبدالله الخنيزي القطيفي
7-	ابو طالب و فرزندش	الشيخ محمد تقی باقر صدرا
8-	اتحاف الطالب بنجاه ابی طالب	محمد فتحا بن محمدضما
9-	اثبات اسلام ابی طالب	مولانا محمد معين الدين الحفي
10-	ارشاد الهارب من صحة ايمان الاقارب	السيد هاشم بن يحيىٰ الشامي (وصال1158 ھ)
11-	اسلام ابی طالب	الشيخ عبدالحسين العاملي
12-	اسلام ابی طالب	الشيخ عباس الحائري الطهراني
13-	اسلام ابی طالب من خلال الآيات..	الاكتور لبيب بن وجيه بيضون
14-	اسمیٰ المطالب فی ایمان ابی طالب	الشيخ كاظم المخزومي
15-	أسنى المطالب في ايان ابي طالب	السيد محمدعبدالرسول البرزنجي
16-	أسنى المطالب في نجاه ابي طالب	العلامه أحمد زيني دحلان المكي
17-	ايمان ابی طالب	أحمد بن داود علي القمي
18-	ايمان ابی طالب	السيد جمال الدين الفاطمي الحسني (وصال673 ھ)

-19	ایمان ابی طالب	أحمد بن القاسم الكوفي (وصال 411 ھ)
-20	ایمان ابی طالب	أحمد الحسین الجرجانی (وصال450ھ)
-21	ایمان ابی طالب	ابو علی أحمد عمار الكوفي (وصال346 ھ)
-22	ایمان ابی طالب	الشیخ تاج الدین الحیدری
-23	ایمان ابی طالب	الشیخ ابو الحسن الدونجي (وصال1121 ھ)
-24	ایمان ابی طالب	ابو محمد سهل البغدادی (وصال380 ھ)
-25	ایمان ابی طالب	سهل عبدالله القمی
-26	ایمان ابی طالب	السید ظفر حسن الهندی (وصال 1889ء)
-27	ایمان ابی طالب	محمد حسن القندهاری (وصال1901 ء)
-28	ایمان ابی طالب	الشیخ المفید الحارثی البغدادی (وصال412ھ)
-29	ایمان ابی طالب	القاضی ابو حنیفه المغربی (وصال363 ھ)
-30	ایمان ابی طالب	ابو الحسن علی هلال البصری
-31	حجة الذاهب ابی ایمان ابی طالب	السید شمس الدین الموسوی (وصال630 ھ)
-32	ایمان ابی طالب واحواله	الشیخ المیرزا محسن آغا التبریزي
-33	بغية الطالب فی اسلام ابی طالب	المفتی الشریف المیر عباس الموسوی
-34	بغية الطالب فی اسلام ابی طالب	السید محمد حیدر العاملی (وصال1139 ھ)
-35	بغية الطالب لایمان ابی طالب	امام جلال الدین السیوطی (وصال911 ھ)
-36	بلوغ المآرب فی نجاة آبائه وعمه	سلیمانی الازهری اللاذقی
-37	حیاة ابی طالب	الشیخ خالد ابوانصاری
-38	رساله فی اسلام ابی طالب	السید المیرزا ابی القاسم الزنجانی
-39	رساله فی ایمان ابی طالب	الشیخ محمد حسین سیف المالکی

-40	الرغائب فی ایمان ابی طالب	السید محمد مهدی البحرانی
-41	السهم الصائب للكبد من آذی آبا طالب	ابو الهدی محمد آفندی (وصال1327ھ)
-42	الشهاب الثاقب لرجم مكفر ابی طالب	المیرزا نجم الدین العسكری (وصال1395 ھ)
-43	العرفان فی دلائل ایمان حضرة عمران	السید خورشید حسین شاه
-44	عصمة النبی و نجاة ابویه وعمه	السید البركات زكی الدین الشاذلی
-45	عقیده ابی طالب	الدكتور طالب داود الحسینی
-46	فتح المغالب فی شرح المطالب	ذاكر حسین حكیم
-47	فیض الواهب فی نجاة ابی طالب	أحمد فیضی الحنفی
-48	القول الواجب فی ایمان ابی طالب	الشیخ محمد علی المیرزا
-49	مطلوب الطالب فی ایمان ابی طالب	كاظم حسین النجفی
-50	منی الطالب فی ایمان ابی طالب	الشیخ ابو الفتوح النیسا بوری
-51	منية الراغب فی ایمان ابی طالب	الشیخ محمدرضا الخراسانی
-52	منية الطالب فی ایمان ابی طالب	السید الحسین الیزدی الحائری
-53	نجاة ابی طالب	الشیخ كاظم سلمان الكاظمی
-54	نیل المطالب فی مظلومیه ابی طالب	الشیخ علی لمفراوی
-55	واقع ابی طالب المومن	السید عبدالكریم علی خان
-56	الیاقوتة الحمراء فی ایمان شیخ البطحار	السید طالب علی البغدادی
-57	ابوطالب عم الرسول ﷺ	محمد كامل حسجن المحامی

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
-58	ابوطالب عم النبی ﷺ	عبدالعزیز سید الاهل (وصال1980ھ)
-59	ابوطالب کافل النبی و ناصره	السید أحمد حنبری باشا الحنفی
-60	اخبار ابی طالب وولده وبنیه	ابو الحسن علی محمد المدائینی
-61	نمایة المطالب فی ایمان ابی طالب	السید علی کبیر الحسینی
-62	القول الصائب فی اسلام ابی طالب	السید عبدالحلیم ابراهیم
-63	بحارُ الانوار	علامه محمد باقر مجلسی
-64	نکاح خوان رحمة للعالمین ﷺ حضرت ابو طالب ؓ	کرنل (ر) محمد انور مدنی
-65	بغیة الطالب فی ایمان ابی طالب	مفتی شریف سید محمد عباس تستری
-66	مقصد الطالب فی ایمان أباء النبي و عمه	سمش العلماء محمد حسین گرگانی
-67	ایمان أبی طالب ؓ	علامه صائم چشتی فیصل آبادی
-68	ناصر رسول ﷺ	سید یعقوب حیدری کاظمی
-69	عقیده ابی طالب	السید طالب الرفاعی
-70	محمد فی بیت عمه ابی طالب	محمدعطیه الابراشی
-71	محمد فی کفالة ابی طالب	ابراهیم یونس
-72	سیدنا ابو طالب ؓ	علامه منشا تابش قصوری
-73	ابوطالب ، حامي الرسول ﷺ	نجم الدین العسکری
-74	شیخ بنی هاشم	عبدالعزیز التمیمی المصری
-75	فضل ابی طالب و عبدالمطلب	ابو القاسم سعد عبدالله الاشعری
-76	فیض الواهب فی نجاة ابی طالب	الشیخ أحمد فیضی الحنفی
-77	عقائد خیوریه	حضرت مولانا خیر الدین دهلوی
-78	ایمان ابی طالب	القاضی ابو حنیفه النعمان المغربی (وصال363ھ)

حضرت سیدنا ابو طالب ؓ کی حیات مبارکہ اور اُن کے دفاعِ اسلام پر لکھی جانے والی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
-79	ابو طالب	أحمد بن محمد آل مسروح المظفر
-80	ابو طالب	الاستاذ باقر زرین
-81	ابوطالب	السید مرتضیٰ حسین النقوی
-82	ابوطالب ایمان و مواقف	السید أحمد هادی بن علی
-83	أبو طالب بطل الاسلام	المتشار السید ابو حسن حیدر
-84	أبو طالب بن عبدالمطلب	حسین جواد الکریمی
-85	أبو طالب حامي الرسول ﷺ و عظیم الاسلام	الاستاذ محمد جواد خلیل
-86	أبو طالب حامي الرسول و ناصره	المیرزا أبو القاسم نجم الدین
-87	أبو طالب داعیه الاسلام الاول	السید أبو صفا محمد الموسوی
-88	أبو طالب شیخ البطحاء	الاستاذ الحاج حسین الشاکری
-89	أبو طالب عملاق الاسلام خالد	محمد بن علی أبو شلحا
-90	أبو طالب کفیل الرسول ﷺ	الدار الاسلامیه ، بیروت ، لبنان
-91	أبو طالب المحامي الاول	ابراهیم بن محمود الجنیدی
-92	أبو طالب مع الرسول ﷺ	أحمد محمود مغنیه
-93	أبو طالب ناصرالرسول ﷺ	السید عباس حسن الموسوی
-94	أبو طالب و بنوه	السید محمد علی المدنی النجفی
-95	أخبار أبو طالب	الحافظ القاضی ابوبکر البغدادی (وصال 355ھ)

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
96-	ترجمه حياه ابى طالب عم النبى ﷺ	السيد عبدالحسين الكليدار
97-	حياة أبي طالب	الشيخ محمد على عبدالله الطيبسى
98-	حياة ابى طالب	الدكتور السيد أسد على
99-	دراسة عن أبى طالب	الشيخ عبدالواحد المظفر
100-	رتبة أبى طالب فى قريش	محمد بن القاسم السعدى البصرى
101-	سيد البطحاء	الشيخ محمود البغدادى
102-	سيد البطحاء أبو طالب	السيد محمد على مرتضىٰ الا صفهانى
103-	سيد البطحاء ابو طالب كافل الرسول ﷺ	السيد عبدالرحيم الموسوى
104-	شيخ الابطح أبو طالب	السيد محمد على الموسوى العاملى
105-	مظلوميه ابى طالب	الشيخ علاء المالكى
106-	منية الطالب فى حياة ابى طالب	السيد حسن بن على النجفى
107-	الموسوعة الاسلاميه فى ابى طالب	السيد أبو أحمد عبدالله صالح
108-	نصرة ابى طالب للاسلام	الشيخ يخاح بن محمد حسن الخزرجى

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پرلکھی گئی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
109-	خورشيد حجاز	محمد حسن سجاد
110-	صفات ابى طالب عبدمناف	الشيخ مزمل حسين الغديرى
111-	عمدة الطالب فى مناقب ابى طالب	السيد ابو الفتاح جلال الدين الموسوى الحسنى
112-	فضائل ابى طالب و عبدالمطلب و عبدالله	ابو القاسم سعد بن عبدالله النميرى (وصال 299 ھ)
113-	معارج الفرقان فى عصمة ابى طالب	الشيخ محمد لطيف عقيل الانصارى

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے دیوان کی تحقیق اور شروحات پر لکھی گئی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
114-	الدرة الغراء فى شعر شيخ البطحاء	باقر قربانى زرين
115-	ديوان ابى طالب	الدكتور عبدالحق العانى
116-	ديوان ابى طالب (Phd کا مقاله)	الدكتور يونس أحمد حسن رمضان
117-	ديوان ابى طالب	تحقيق ابراهيم مصطفى البعليكى
118-	ديوان ابى طالب	الشيخ حيدر قلى خان
119-	ديوان ابى طالب	الشيخ الدكتور محمد هادى الامينى (اکیس ایک ہزار سے زائد اشعار موجود ہیں)
120-	ديوان ابى طالب	الدكتور محمد بن عمر بن ناجى
121-	ديوان ابى طالب	الشيخ على عيسىٰ أحمد الزواد
122-	ديوان ابى طالب بن عبدالمطلب	ابو نعيم حمزه الحلبي (وصال375ھ)
123-	ديوان حضرت أميروحضرت ابى طالب	الميرزا محمد رجب على الشريف
124-	ديوان شيخ البطحاء ابى طالب	ابو هفان عبدالله البصرى (وصال257 ھ)
125-	شهاب ثاقب فى شرح ديوان ابى طالب	السيد سبط الحسن الهنسوى
126-	غاية المطالب فى شرح ديوان ابى طالب	السيد محمدخليل المصرى

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مشہور زمانہ قصیدہ "لامیہ" کی شروحات اور دوسرے شہ پاروں پر لکھی گئی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
127-	زهرة الادباء فى شرح اللاميه	القاضى الشيخ جعفر عبدالله النزارى
128-	شرح قصيده ابى طالب	السيد المفتى مير عباس محمد

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
-129	شرح قصیده ابی طالب	السید علی الحسین الهاشمی
-130	شرح اللامیه لابی طالب	الشیخ حیدر قلی خان
-131	طلبة الطالب فی شرح لامیه ابی طالب	السید علی فهیمی باشا
-132	ابو طالب کے اشعار	قصی عبدالرؤف الاسدی
-133	ابو طالب بن عبدالمطلب شاعراً	(مقالہ ایم فل) الاستاذ نبیل أحمد عبدالعزیز
-134	أسنی المطالب فی شرح خطبة ابی طالب	عبدالکریم حبیب
-135	اولین مداح رسول ﷺ ابوطالب	علی حسنین تاج الافاضل
-136	الرسول والرساله فی شعر ابی طالب	الشیخ معوض ابراهیم تومه (مدینہ منورہ میں لکھی گئی)
-137	فصاحته ابو طالب رضی اللہ عنہ	السید أبو محمد الحسن الاطروش (وصال 304 ھ)
-138	کلام أبی طالب	علی حسنین قیوم الهندی
-139	ابو طالب کفیل الرسول ﷺ	سعید عبدالحسن الرشافی العاملی
-140	بیست و ششم رجب	الشیخ محمد حسن القندهاری (فارسی قصیدہ 212 اشعار شان ابوطالب)
-141	القصیده الغراء فی ایمان ابی طالب	السید أحمد خیری باشا الحنفی الخلوتی (قصیدہ لامیہ کی طرز پر قصیدہ 74 اشعار)
-142	کتاب ماقیل من الشعر فی ابی طالب	السید علی الحسین النجفی

شیخ البطحاء سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں علمی کام جو دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر شائع ہوا

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
-143	ابو طالب هرة درخشان قریش	فارسی ترجمہ/کتاب اسنی المطالب مصنف علامه زینی دحلان مکی مترجم محمد مقیمی ، منشورات سعدی
-144	ابو طالب مظلوم تاریخ	فارسی ترجمہ (کتاب حیاة ابی طالب کی بعض فصلوں کا ترجمہ مترجم انتشارات بدر ، منشورات نشر کوکب
-145	أبو طالب یگانه مدافع اسلام	محمد رضا الطبسی کی کتاب "منیة الراغب" کا فارسی ترجمہ/مترجم الشیخ محمد محمدی
-146	أبو طالب مومن قریش	الشیخ عبدالله الخنیزی کی کتاب کا اُردو ترجمہ 436 صفحات پر مشتمل لاہور سے شائع ہوئی
-147	أسنی المطالب فی نجاة ابی طالب	علامہ احمد زینی دحلان کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم حکیم سید مقبول مراد علی دہلوی (وصال 1921ء)
-148	أسنی المطالب فی نجات ابی طالب	علامہ احمد زینی دحلان کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم حضرت علامہ صائم چشتی، چشتی کتب خانہ فیصل آباد
-149	شیخ الابطح أبو طالب	السید محمد علی عبدالحسین العاملی (وصال 1372ھ) کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم السید ظفر مہدی گہر الہندی
-150	محبوب الرغائب	علامہ احمد زینی دحلان کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم محمد نجم الدین المدارسی

سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے احوال مبارکہ پر مستند عربی کتاب "أسنى المطالب فی نجاة ابی طالب رضی اللہ عنہ" کے مصنف حضرت العلامه و الحبر الفهامة شيخ العلماء الاعلام ببلدالله الحرام السيد القاضی أحمد بن زينی دحلان مكی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مذکورہ کے آخر میں ایک طویل قصیدہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ مقدسہ میں پیش کیا ہے اس قصیدہ میں سے چند منتخب اشعار اور اُن کا قریب ترین اُردو ترجمہ

حامی الذمار مجير الجار من كرم ۔۔۔ منه السجايا فلم يفخر مباريه

وہ عظیم شخص قابل حفاظت اشیاء کا محافظ اور پناہ مانگنے والے کو پناہ دینے والا ہے مگر اس کے باوجود اُس نے کبھی اپنے مقابل پر فخر نہیں کیا۔

عم النبی ﷺ الذی لم يثنه حسد ۔۔۔ عن نصره فتعالى فی مراضيه

وہ نبی اکرم ﷺ کے صد احترام چچا (حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ) جنہیں قریش مکہ کے بغض و حسد کی آگ کے شعلے بھی آپ ﷺ کی مدد سے نہ روک سکے۔

هو الذی لم يزل حصناً لحضرته ۔۔۔ موقفاً لرسول الله يحميه

وہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور پُرنور ﷺ کی حفاظت کے لئے قلعہ بنے رہے اور آپ ﷺ کی نصرت وحمایت کرتے رہے۔

وكل خير ترجاه النبی له ۔۔۔ هو الذی قط ما خابت أمانيه

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ وہ جانثار مصطفیٰ ﷺ ہیں کہ آپ ﷺ نے اُن کے سامنے جس خواہش کا بھی اظہار کیا تو انہوں نے اُسے ہمیشہ پورا کیا۔

وتستعز بہ فخراً وتطربہ	قد خصک اللہ بالمختار تکلوہ

اے ابوطالب ؓ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے اپنے پسندیدہ اور چنے ہوئے رسول ﷺ کی حفاظت کے لیے مخصوص فرمالیا ہے اور یہ امر تیرے لئے حصول فخر کا باعث ہے۔

وتملأ القلب ایمانا وترویہ	کم شمت آیات صدق یستضاء بہا

اے ابوطالب ؓ! تو نے صدق وصفا کی کتنی ہی نشانیوں کا مشاہدہ کیا، جن سے نور حاصل کیا جاتا ہے اور تو اپنے دل کو اُس نور سے بھرتا اور سیراب کرتا رہا ہے۔

وبت للروح والابناء تفدیہ	کفلت خیر الوری فی یتمۃ شغفا

اے ابوطالب ؓ! تو نے آمنہ ؓ کے دُرِ یتیم خیر الوری ﷺ کے یتیمی کے دنوں میں شفقت ومحبت کے ساتھ کفالت وپرورش کی ہے اور تیرے بیٹے حضور پُرنور ﷺ پر قربان تھے

وجود لولم یقدر کونہ فیہ	نصرت من لم یشم الکون رائحۃ ال

اے ابوطالب ؓ! آپ نے جن کی حمایت میں کھڑا ہونے کی سعادت حاصل کی اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا اپنے وجود کی خوشبو نہ سونگھتی اور اُن کی برابری کا دعویٰ کون کرسکتا ہے۔

ہو الذی لم یکن شي یساویہ	ان الذی قمت فی تائید شوکتہ

اے ابوطالب ؓ! رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام تر احسانات سے اعلیٰ اور پیاری چیز ہے اور جو مقام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے اُس کی خوبی اور محبوبی کا کیا ہی کہنا ہے!

تکن وسیلتہ فالفوز یاتیہ	ومنک مستعطفاً خیر الانام ومن

اے تمام انسانوں سے بہتر رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے لطف وکرم کا طالب ہوں کیونکہ جن کا وسیلہ آپ ﷺ ہیں اُن کی کامیابی یقینی ہے۔

بل للذي لیس لي من مفزع فیہ	لم ادخرک لدینا لاثبات لہا

اے میرے محبوب ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو اس بے ثبات دنیا کیلئے نہیں بلکہ اُس دن کے لئے چاہا ہے جس روز سوائے آپ ﷺ کے میرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔

منقبت

عم النبی ﷺ ابی طالب ؓ لک منا
دوام الحب فأنت الحب والکرم

أنت الذی واسیت الحبیب طالما
وکنت لہ نعم الظہیر وکنت أنت الاحلم

ویوم أن انتقلت الی جوار ربک
کان الحزن علیک من الحبیب مخیم

فکان جاوب ذا معجزۃ الاسراء
وکان المعراج بعد ذاک معلم

یازین الرجال لک فی اللہ الرضا
ومن الحبیب لک الحب منعم

ڈاکٹر نبیل شندر الحسینی الحسنی
باحث و کاتب فی الفکر الاسلامی
مستشار تطویر برامج ومہارات
طرابلس . لبنان

نذرِ محبوب خدا ، جانِ ابوطالب ؓ ہے
ساری دنیا پہ یہ احسانِ ابوطالب ؓ ہے

اللہ اللہ ، عجب شانِ ابوطالب ؓ ہے
حرم کعبہ ، ادب دانِ ابوطالب ؓ ہے

مصحف روئے محمد ﷺ ہے نظر میں ہر دم
مرحبا خوب یہ قرآن ابوطالب ؓ ہے

اُن کی آغوش کی زینت ہیں علی شیر خدا
نورِ احمد ﷺ ، تہ دامان ابوطالب ؓ ہے

احترام ان کا فرشتوں کی صفوں میں بھی ہوا
جس کو دیکھو، وہ ثنا خوانِ ابوطالب ؓ ہے

مرتضیٰ ہوں، کہ ہوں سبطین، سبھی ہیں پیارے
ہر کرن ، شمع شبستان ابوطالب ؓ ہے

اُلفت پنج تن پاک نے بخشا ہے شرف
آج کل دل مرا، مہمان ابوطالب ؓ ہے

چشم بیدار ملی ، معرفتِ آگاہ نظر
درس حق ، خطبہ عرفان ابوطالب ؓ ہے

میں دل و جان سے ہوں مداح ابوطالب کا
جو نفس ہے وہی قربان ابوطالب ؓ ہے

ہر گل تر پہ نچھاور ہیں فلک کے تارے
پر بہار ایسا گلستان ابوطالب ؓ ہے

قابل رشک ہیں انداز ابوطالب ؓ کے
حق کا عرفان ہی وجدان ابوطالب ؓ ہے

میں کہوں گا کہ ہے محروم بڑی نعمت سے
جو کوئی دست کش خوان ابوطالب ؓ ہے

بعد تحقیق احادیث و روایت نصیرؔ
میرا دل قائل ایمان ابوطالب ؓ ہے

پیر سید نصیر الدین نصیر چشتی گولڑوی ؒ، گولڑہ شریف

ابوطالب ؓ کی شان و سیرتِ ضو بار کیا کہنا
وہ ہیں آلِ نبی ﷺ کے قافلہ سالار کیا کہنا

رچی ہے آپ کی نس نس میں خوشبوئے نبی ﷺ ایسی
مہک اُٹھا ہو جیسے حسن کا گلزار کیا کہنا

تیری آغوش میں پلتی رہی رحمت دو عالم ﷺ کی
تیرے گھر سے ملے اسلام کے سردار کیا کہنا

شہادت دے رہا ہے خود خدا ، قرآن شاہد ہے
پتہ تیری پناہِ خالق و جبار کیا کہنا

رہا تو عمر کے چالیس اور دو سال تک ہر دم
دل و جان سے فدائے احمد مختار ﷺ کیا کہنا

ہوا جب عقد سرکار جہاں ﷺ ، بی بی خدیجہ ؓ سے
پڑھا ہے آپ ؓ نے خطبہ سرور بار کیا کہنا

پڑھا ہے آپ نے کلمہ بوقت مرگ پھر اس پر
ہوئے ہیں خوش رسولِ خالق و غفار کیا کہنا

زباں کے کلمہ پڑھنے سے تو کچھ حاصل نہیں لیکن

رہے دل میں اگر حُبِ شہِ ابرار ﷺ کیا کہنا

عقیدہ ہے یہی میرا ، تیرے سرکارِ آدم تک

سبھی اجداد ہیں ایمان کے مینار کیا کہنا

فدا ہوں سو دل و جاں سے میں تیرے نجم قسمت پر

ہوا تو سب سے پہلا شاعر دربار کیا کہنا

تری ایمان داری ، پاسداری ، جانثاری کو

سلام شوق ہو اے طالب دیدار کیا کہنا

مری جانب سے اے نقوی مبارک ہو ، مبارک ہو

محبت سے بھرے ہیں تیرے سب اشعار کیا کہنا

صاحبزادہ سید محمد امین علی شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ

رسول پاک ﷺ کے غمخوار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

قرارِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

وہ پہلے نعت خواں اصحاب میں ہیں کملی والے کے

سراپا جذبۂ ایثار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

امیں بن کر امانت آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں لے لی

خدا کے فضل کے حقدار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

سدا اُن کو میسر تھا جمالِ سرور عالم ﷺ

نبی ﷺ کی دید سے سرشار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

گل باغ بنی ہاشم حصارِ رحمت عالم ﷺ

وفادارِ شہ ابرار ﷺ ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

وفا دیکھو یہ صائم کر دیا ایمان بھی قرباں

وفا کے نور کا مینار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

سراپا دین ، سراپا وفا ، ابوطالب ؓ — رسول پاک کا مدحت سرا ابوطالب ؓ

خدا کی پاک امانت سنبھالنے والا — حصارِ شاہ رسالت ﷺ بنا ابوطالب ؓ

خدا کے نور کے جلووں کو لے کے دامن میں — خدا کا دین بچاتا رہا ابوطالب ؓ

رسول پاک ﷺ کی رحمت نوازنے آئی — زبانِ عشق سے جب بھی کہا ابوطالب ؓ

خدا نے اُس کو فراست بھی دی بصیرت بھی — عدل کی شان بڑھاتا رہا ابوطالب ؓ

وہ شیخ وادیٔ بطحاء ، عرب کا مرد غیور — رئیس مکہ بڑوں سے بڑا ابوطالب ؓ

ازل سے شان رسالت ﷺ کا وہ مصدق تھا — دلیل بلکہ رسالت کی تھا ابوطالب ؓ

غلامی شاہِ دو عالم ﷺ کی روز و شب ایسی — ملی کسی کو نہ تیرے سوا ابوطالب ؓ

تمہاری صلب میں نورِ علی ؓ فروزاں تھا — تمہیں تھے مہبطِ نورِ خدا ابوطالب ؓ

طواف خانہ محبوب ﷺ ، رات بھر کرنا — عظیم تر ہے یہ پہرہ ترا ابوطالب ؓ

تمہیں شجر ہو ثمردار باغ ہاشم کے — تمہیں سے شجرہ عترت چلا ابوطالب ؓ

تمہاری شان کو عظمت کو ہو سلام مرا — قبول کرنا یہ ہدیہ مرا ابوطالب ؓ

تمہارے عزم نے ظلمت کو سرنگوں رکھا — تمہارے زور سے باطل مٹا ابوطالب ؓ

تمہاری گود میں ایماں کی جان پلتی رہی — تمہارے گھر سے ہی ایماں ملا ابوطالب ؓ

مثال اس کی یقیناً محال ہے صائمؔ — ہوئے حضور ﷺ پہ جیسے فدا ابوطالب ؓ

حضرت علامہ صائم چشتی ؒ

منقبت

حق نگر حق کے پرستار ، ابوطالب ؓ ہیں
عاشقِ سید ابرار ﷺ ، ابوطالب ؓ ہیں

واقعہ یاد کرو شعب ابی طالب ؓ کے
پھر کہو کس کے طرفدار ، ابوطالب ؓ ہیں

طعنہ کفر کے دیتے ہو لوگو سوچو
والد حیدر کرار ؓ ، ابوطالب ؓ ہیں

اُن کی آغوش کی زینت ہیں علی ؓ شیرِ خدا
یعنی اک مرکز انوار ، ابوطالب ؓ ہیں

ناصر دین نبی ﷺ محسن محبوب خدا
ہاشمی قافلہ سالار ابوطالب ؓ ہیں

بات ایماں کی اگر ہے تو یہ فاضلؔ سن کو
میرے ایماں کا معیار ابوطالب ؓ ہیں

سید فاضل اشرفی میسوری
سلطان ٹیپو شہید کے شہر مبارک سے
میسور، کرناٹک، ھندوستان

پاسدارِ وفا ابوطالب ؓ — ناصر مصطفیٰ ﷺ ابوطالب ؓ

اُن کی عظمت کا پوچھتے کیا ہو — عم شاہ ھدی ﷺ ابوطالب ؓ

اپنا ایمان چھپائے رکھتے تھے — گھر تھے ایمان کا ابوطالب ؓ

نعت گو ہیں حضور ﷺ کے پہلے — رہبر و رہنما ابوطالب ؓ

جان لیتے تھے نور عرفاں سے — مصطفیٰ ﷺ کی رضا ابوطالب ؓ

آیا کس کے وہ قرب حصہ میں — جو ہے تم کو ملا ابوطالب ؓ

اہل دل کو دکھا دیا تو نے — عشق کا راستہ ابوطالب ؓ

مصطفیٰ ﷺ نے ہے تجھ سے پیار کیا — واہ ترا مرتبہ ابوطالب ؓ

خاص تسکین روح نے پائی — جب بھی دل نے کہا ابوطالب ؓ

گم تھے ساجد نبی ﷺ کے جلووں میں
عشق میں تھے فنا ابوطالب ؓ

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

منقبت

ثناء خوانِ حبیب احمد مختار ﷺ تھے ابوطالب ؓ
نکاح خواں حبیب احمد مختار ﷺ تھے ابوطالب ؓ

سراسر اہل مکہ دشمن سرکار ﷺ تھے سبھی یارو
صرف اس وقت اُن کے ناصر و غم خوار تھے ابوطالب ؓ

دل و جاں سے وہ توحید و رسالت کے رہے قائل
خداوند دو عالم کے بڑے پرستار تھے ابوطالب ؓ

تھے اُن کی ذاتِ اقدس سے سراسیمہ سبھی کافر
وہ گویا شیر حق کی اک للکار تھے ابوطالب ؓ

جدائی تو گوارا ہی نہیں تھی لمحہ بھر ان کے
محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق سے سرشار تھے ابوطالب ؓ

سایہ کی طرح سفر و حضر میں آپ کو رکھا
معاون اور ناصر ، خدمت گار تھے ابوطالب ؓ

قصائد آپ کے اسلام پر ہیں شاہد و ناطق
صحابہ کے یقیناً قافلہ سالار تھے ابوطالب ؓ

وہ تابش! تیری بخشش کا وسیلہ بن ہی جائیں گے
سدا پڑھتے رہو جو نعتیہ اشعار تھے ابوطالب ؓ

محمد منشا تابش قصوری

منقبت

عرب کے سید و ماوی ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ
ہیں اہلِ درد کے مولا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

پسر ہیں جس قلندر کے عقیل و جعفر و حیدر
وہ ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

ہمیشہ باپ بن کے جس نے پالا شاہ بطحاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وہ ہیں رحمت کا اک دریا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

خدا کی رحمت و بخشش اُسے پھر گھیر لیتی ہے
پکارے دل سے جو بندہ ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

خدا نے خلد میں بخشی سیادت جن کے پوتوں کو
وہ ہیں میرے سخی آقا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

بہو جن کی بتول رضی اللہ عنہا و مرضیہ خاتون جنت ہیں
وہ ہیں حسنین رضی اللہ عنہما کے دادا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

بلاؔل حق نوا روز قیامت بھی پکارے گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی مولا رضی اللہ عنہ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں ابوطالب کی سیرت لکھ کے لایا ہوں شہا

ہے بجا وہ ساری اُمت کو نہایت محترم
ہے نہاں بچپن میں جن کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لطف و کرم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب رکھتے تھے پسر سے بڑھ کے جو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا کرتے تھے اکثر آپ وہ

اُن کی سیرت اس لئے لکھی ہے میں نے یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس کے صدقے حشر میں حاصل ہو رحمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بس یہی اک آرزو ہے بس یہی ارمان ہے
اس کی اُجرت میں ملے مجھ کو شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نامۂ اعمال جب خالی ہو میرا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ کتاب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھاؤں میں خدا کو اُس گھڑی

اس سے راضی ہو خدا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسرور ہوں
سب مرے رنج و مصائب اُس گھڑی پھر دُور ہوں

دیکھ کر یہ حیدر رضی اللہ عنہ و حسنین رضی اللہ عنہما و زہراء رضی اللہ عنہا شاد ہوں
خلد میں اس پر بلاؔل اور افتخاؔر آباد ہوں

یہ دلائل کے حوالے سے ہے مثل ذوالفقار
اے بلاؔل آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی داد پائیں افتخاؔر

بلال رشید اسلام آباد

منقبت

کوئی سمجھے گا کیا ابوطالب ؓ
آپ کا مرتبہ ابوطالب ؓ

آپ ؓ تھے شاہِ دو سرا کے لئے
رحمت کبریاء ابوطالب ؓ

تھے محافظ شہِ مدینہ ﷺ کے
مومن باصفا ابوطالب ؓ

تو ؓ ہے محبوب شاہِ بطحاء ﷺ کا
اے خدا کے ولی ، ابوطالب ؓ

آپ ؓ ہیں جد سبھی اماموں کے
مرحبا ، مرحبا ، ابوطالب ؓ

تیری اولاد کی ثناء گوئی
ہے مری زندگی ، ابوطالب ؓ

انتہائے وفا ہیں شاہِ نجف
ابتدائے وفا ، ابوطالب ؓ

قُرب سرکار ﷺ کا وسیلہ ہے
آپ ؓ کا تذکرہ ابوطالب ؓ

چین پاتا ہے دل بلاؔل مرا
جب بھی کہتا ہوں یا ابوطالب ؓ

کعبہ رہا ہے بلاؔل دل میرا
اب تو بس ہر گھڑی ابوطالب ؓ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

فدائے سید ہر دو سرا ، ابوطالب ؓ
نثارِ خواجۂ گلگوں قبا ، ابوطالب ؓ

نگارِ روئے نسیم ثناء ، ابوطالب ؓ
بہارِ گلشنِ مہر و وفاء ، ابوطالب ؓ

ہوئے ولائے نبی ﷺ میں فنا ابوطالب ؓ
فنا میں پا گئے واللہ بقاء ، ابوطالب ؓ

سخن ورانِ زمانہ میں سب سے پہلے ہیں
شہِ مدینہ ﷺ کے مدحت سرا، ابوطالب ؓ

ہوئے ہیں کوکب تابندہ چراغ الفت کے
وہ پاسبانِ حرم ماہِ لقاء ، ابوطالب ؓ

رہے گا حشر تک ضوفشاں میرے دل میں
تمہاری یاد کا روشن دیا ، ابوطالب ؓ

فقط عوام ہی کیا کتنے اہل علم رہے
تمہاری شان سے ناآشنا ابوطالب ؓ

حسنؔ تھے پیکر اخلاص اہل ایماں میں
پدرِ علی ؓ کے نبی ﷺ کے چچا، ابوطالب ؓ

مولانا حسن دین ھاشمی

منقبت

والد مرتضیٰ ؓ ، ابوطالب ؓ
عم خیر الوریٰ ، ابوطالب ؓ

رشکِ عزم وفاء ابوطالب ؓ
مرحبا ، مرحبا ، ابوطالب ؓ

اخ مرحوم ؓ کے پسر ﷺ کے لئے
ٹھہرے والد نما ، ابوطالب ؓ

مقصد و مدعائے احمد ﷺ سے
واقف و آشنا ، ابوطالب ؓ

تھا شہ دین ﷺ کو آسرا کس کا؟
آپ ؓ کا آپ ؓ کا ابوطالب ؓ

اے خوشا آج ہیں مرے موصوف
واصف مصطفیٰ ﷺ ، ابوطالب ؓ

صاحبان رسول ﷺ حق سے عروسؔ
نہیں ہر گز جدا ، ابوطالب ؓ

عروس فاروقی، گجرات

منقبت

لے کر آغوش میں قرآن ابوطالب ؓ نے
نعت کے دے دیئے عنوان ابوطالب ؓ نے

میں نہ کہہ پاتا کبھی نعت رسول ﷺ عربی
دل میں پیدا کیے ارمان ابوطالب ؓ نے

جانے کب سے یہ تمنا تھی میں اک نعت لکھوں
مرحلے کر دیئے آسان ابوطالب ؓ نے

رب اکبر کی قسم نعت نبی ﷺ کی خاطر
مجھ کو بھیجا ہے قلمدان ابوطالب ؓ نے

حکم خالق سے پئے حفظ رسول اکرم ﷺ
سر کئے سینکڑوں طوفان ابوطالب ؓ نے

اپنے بچوں سے سدا بڑھ کے نبی ﷺ کو چاہا
رب پہ یہ کر دیا احسان ابوطالب ؓ نے

قلب احمد ﷺ پہ اترتے ہیں کلام یزداں
بے خطر یہ کیا اعلان ابوطالب ؓ نے

مال و اسباب ہی کیا دین خدا کی خاطر
سارا کنبہ کیا قربان ابوطالب ؓ نے

آپ بخشندۂ رحمت ہیں شہنشاہِ امم ﷺ
ہم کو بتلائی ہے یہ شان ابوطالب ؓ نے

ارتضیٰؔ سن کے یہ اشعار کہا ہے تجھ کو
اپنے بچوں کا ثناء خوان ابوطالب ؓ نے

باشکریہ

ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا

منقبت

وہ حقیقی مردِ مومن ، پیکرِ عزم و ثبات
جس نے ٹھوکر سے الٹ دی بولہب کی کائنات
ضامنِ عزمِ پیمبر ﷺ بن گئی جس کی حیات
جس کے بچوں کی وراثت تھے جہاں کے معجزات
جس نے رکھ لی آبرو انسانیت کے نام کی
جس نے لُٹ کر پرورش کی ناتواں اسلام کی

جس کی آغوشِ محبت میں پلی پیغمبری ﷺ
جس نے بخشی آدمیت کو فلک تک برتری
دفن کر دی جس نے استبداد کی غارت گری
بت تراشی ، بت پرستی ، بت نوازی ، بت گری
جس نے بخشی تھی تجھے توقیرِ عرفاں یاد کر
اے بنی آدم ! ابوطالب ؑ کے احساں یاد کر

شیخِ بطحا ، ناصرِ دیں ، سیدِ عالی نسب
بحرِ علم و فضل و شہرِ جود و معیارِ ادب
پا لیے جس نے رموزِ آدمیت بے طلب
جس کی ہیبت سے لرزتے تھے خد و خالِ عرب
وہ سخی جو اسخیا میں مثل اپنی آپ تھا
وہ بہادر جو شجاعت میں علی ؑ کا باپ تھا

جس کے چہرے پر فروزاں تھی شجاعت کی شفق
جس کی آنکھوں میں رواں تھی آدمیت کی رمق
جس کی پیشانی تھی تاریخِ صداقت کا ورق
وہ ابوطالب ؑ جسے مطلوب تھا عرفانِ حق
جس نے سینے سے لگایا حادثوں کو جھوم کر
چھا گیا جو زندگی پر موت کا منہ چوم کر

وہ نگہدارِ محمد ﷺ ، وہ نگہبانِ حرم
وہ جھلتے ریگزاروں کے لیے ابرِ کرم
وہ عرب زادوں کے لہجے میں انیسِ محترم
وہ شبستانِ رسالت ﷺ میں چراغاں کا بھرم
آیۂ تطہیر ہے جس کے گھرانے کے لیے
جس کی نسلیں کٹ گئیں حق کو بچانے کے لیے

جس کے سنگِ در پہ جھکتی ہو زمانے کی جبیں
جس کا پیکر ہو پیمبر ﷺ کی صداقت کا امیں
جس کی قربت میں سکوں پائے امام المرسلیں ﷺ
وہ بھٹک جائے رہِ حق سے؟ نہیں ، ممکن نہیں
اُس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے
اُس کی جاں کو محورِ ایمان کہنا چاہیے

جس نے ہر مشکل میں کی ہو وارثِ دیں کی مدد
جس کی گردِ پا کو چومے فاطمہ بنتِ اسد
جو علی سے مہدیِ دیں تک امامت کی ہو حد
جس کے بیٹے کو ملی ہو کلِ ایماں کی سند
کون کہتا ہے کہ اُس کے دل میں جذبِ دل نہ تھا
کون کہتا ہے کہ وہ خود مومنِ کامل نہ تھا

جس کی پیشانی کا بل ، موجِ غرورِ کردگار
جس کے ابرو کی کماں ہو گردشِ لیل و نہار
وہ ید اللہ کا پدر ، وہ مصطفیٰ ﷺ کا افتخار
جس کو دھرتی پر ملا ہو مفلسی میں اقتدار
جس کے پوتے کا زمیں پر مقتدی عیسیٰ بنے
کیا کہوں محشر میں اُس کا مرتبہ کیا کیا بنے

غلام عباس محسن نقوی

کتابیات

مجلّات وجرائد، سوشل میڈیا کی بے شمار ویب سائیٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا جس کے لئے بندہ ان کتب کے مصنفین کے لئے دُعا گو ہے۔

	نام کتاب	نام مصنف
1-	سبل السلام فی حکم آباء سید الانام ﷺ	الشیخ محمد امین الحنفی
2-	أسنی المطالب فی نجاه ابی طالب ؓ	احمد زینی دحلان المکی
3-	وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ	علامہ نور الدین السمہودی
4-	النبی محمد ﷺ بحیرا الراهب وورقة بن نوفل	باحث مغربی حفیظ سلیمانی
5-	أسنی المطالب فی نجات ابی طالب ؓ	اُردو ترجمہ حضرت علامہ صائم چشتی
6-	خزینہ درود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری
7-	دیارِ حبیب ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
8-	فضیلت اہل بیت نبوی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
9-	قول الجلی فی نجات عم النبی ﷺ ابی العلی ؓ	قاضی محمد برخوردار ملتانی
10-	بارہ امام	اُحمد حسن قادری
11-	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری
12-	شاہ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ	افتخار احمد حافظ قادری
13-	ایمان ابوطالب ؓ (جلد اول، جلد دوم)	حضرت علامہ صائم چشتی
14-	شرح خصائص علی ؓ	علامہ قاری ظہور احمد فیضی
15-	حضرت ابوطالب ؓ	کرنل (ر) محمد انور مدنی
16-	سیدنا ابوطالب ؓ	محمد منشا تابش قصوری
17-	تحقیق ایمان ابوطالب (رسالہ)	حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی

اختتامِ کتاب

سیدنا ابوطالب ؓ کے احوال مبارکہ پر کتاب ہذا کا اختتام اپنے اس ازلی و پختہ عقیدے پر کر رہا ہوں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے عزیز و عظیم چچا محترم سیدنا ابوطالب ؓ نہ صرف مومن مسلم ہیں بلکہ **سیدُالمؤمنین و سیدُ المسلمین** ہیں اور آپ ؓ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے اولین صحابی ہیں بلکہ آپ ؓ تو جماعتِ صحابہ کرام کے قافلے کے سالارِ اعظم ہیں یعنی **قافلہ سالار اعظم صحابہ کرام** ؓ

دُعا ھے

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سیدنا ابوطالب ؓ کے بارے میں اس عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، زندگی کا اختتام بھی اسی عقیدہ پر ہو اور پھر روزِ محشر بھی اسی عقیدہ کے ساتھ اٹھایا جاؤں

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

اے ابوطالب علی کے بابا جان
چاہتے تیری ؓ رضا ہیں افتخار

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

الحمد لله رب العالمين القائل في محكم التنزيل مادحاً لقدر رسوله الكريم ﷺ وما ارسلناک الارحمة للعالمين والصلاة والسلام على سيدنا و مولانا محمد خاتم النبيين وامام الدعاة والهداة والمصلحين والمبعوث رحمة للعالمين القائل انما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق ، صلوات الله وسلامه وبركاته عليه وعلى اله واصحابه الهادين المهتدين وعلى عمه سيدنا ابوطالب عليه السلام والرضا التام من الله .

وبعد فان كتاب مناقب سيدنا ابوطالب رضى الله عنه من اجل المفاخرواشرفها فسيدنا ابوطالب هو من كفل الحبيب المصطفى ﷺ بعد وفاة جده عبدالمطلب فقام بكفالته بعزم قوي وهمة وحمية وقدمه على النفس والبنين

وربـاه وسـافـر مـعـه الـى الـشـام فـهـنـيـاء لـسـيـدنـا ابـوطـالـب بـهـذا الشـرف الـعـظـيـم ﷺ احـسـن الـرضـا وجـزاه عـنـا وعـن امـة الحبيب ﷺ خير الجزاء .

ثـم الـشـكـر والـثـنـاء عـلـى من قام بجمع هذا الكتاب وطـبـاعـتـه ونـشـره فـجـزاهـم الله الخير الجزيل ورزقهم رضاه ورضا الحبيب ﷺ وشفاعته ومحبته في الدارين .

امين والحمد لله رب العالمين.

وصـلـى الـلّٰـه وسلم و بارک علی سیدنا محمد النبي الامي وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا.

اخوكم السيد تيسير الحسني
المدينة المنوره

5 جمادی الاول1439 ھ

23 جنوری 2018ء

الی: السید افتخار احمد حافظ القادری

اسلام آباد ، الباکستان

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
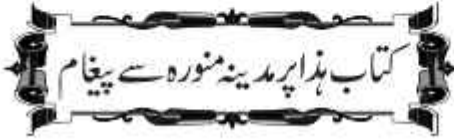
(اُردو ترجمہ)

ابتداء رحمٰن ورحیم کے نام سے اور حمد وثناء بھی اُس رب العالمین کیلئے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیب کریم ﷺ کی قدر ومنزلت اور مدح سرائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب ﷺ! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، پھر ہدیہ درود وسلام اپنے آقا ومولی خاتم النبیین حضور پُر نور ﷺ پر جن کو دعوت ہدایت اور اصلاح کا امام بنا کر مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر جو راہ ہدایت کے روشن ستارے تھے، اسی طرح آپ ﷺ کے چچا مبارک سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پر درود وسلام اور برکات کے نذرانے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مکمل رضا کا حصول۔

مناقب سیدنا ابوطالب پر مشتمل کتاب کا منظر عام پر آنا عزت وشرف ہے کیونکہ ہمارے سردار سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے سیدنا عبدالمطلب کی وفات کے بعد حبیب کریم ﷺ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی اور پھر خود اور اپنے اہل واعیال کے ہمراہ اس ذمہ داری کو نہایت قوت وعزم اور ہمت سے پایہ تکمیل تک

پہنچایا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ شام مبارک کا سفر اختیار کیا اور اس سفر عظیم پر سیدنا ابوطالب کو مبارک ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن سے راضی ہو اور بہتر رضا۔ اُن کو ہماری اور حبیب کریم ﷺ کی امت کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو۔

شکر و ستائش اُن کے لئے جو کتاب ہذا کو شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور حبیب کریم ﷺ کی رضا اور اُن کی شفاعت دونوں جہانوں میں نصیب فرمائے تا کہ وہ ایسی مبارک خدمات ہمیشہ سرانجام دیتے رہے۔ آمین۔

اختتام بھی رب کریم کی حمد وثناء اور درود وسلام اور برکت ہماری نبی کریم ﷺ پر آپ کی آل پر اور اصحاب پر۔

آپ کا بھائی

السید تیسیر الحسنی (المدینہ المنورہ)

5 جمادی الاول 1439 ھ

23 جنوری 2018ء

جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب

اسلام آباد، پاکستان

مركز الجيلانی للبحوث والدراسات . اسطنبول . تركيا

Algeyanai Center Of Scientific Research

00902125117340-00905334866610

Ref_____ Date 23-01-2018

رساله من ارض الصحابى الجليل سيدنا ايوب انصارى رضی اللہ عنہ

اسطنبول، تركيا.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بنعمته تتم الصالحات

وافضل الصلاة واتم التسليم على الكامل المكمل اكمل الانبياء والرسل سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين وبعد. بعد اطلاعي على ملخص كتاب الشيخ افتخار احمد حافظ قادری حفظه الله تحت عنوان سيدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ وهو كتاب يتحدث عن احوال وآثار و مناقب سيدنا ابو طالب فانه لا يسعنى الا ان اباركـ هذا العمل الجليل وارجو الله لكاتبه التوفيق والثبات على الحق.

والله هدى من يشاء الى صراط مستقيم

أ.د. محمد فاضل جيلانى

مركز الجيلانی للبحوث والدراسات . اسطنبول . تركيا

٢٠١٨/١/٢٣م

مرکز الجیلانی للبحوث والدراسات . اسطنبول . ترکیا

Algeyanai Center Of Scientific Research

00902125117340-00905334866610

Ref ______ Date 23-01-2018

کتاب ہذا پر میزبان رسول ﷺ
سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے شہر مبارک
استنبول، ترکی سے پیغام

(اُردو ترجمہ)

ابتداء رحمٰن ورحیم کے نام سے

حمد وثناء اس ذات باری کی جس کی نعمتوں سے نیکیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

اُس کے بعد اس ذات کامل ومکمل جو خاتم الانبیاء والمرسلین آقا دو عالم ﷺ ہیں، اُن کی جمیع آل اور اصحاب پر بہترین درود اور کامل سلام ہو۔

میں نے شیخ افتخار احمد حافظ قادری حفظہ اللہ کی کتاب جس کا نام سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے، کی تلخیص کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال، آثار اور مناقب پر مشتمل مواد سے تیار کی گئی ہے میں انہیں اس عظیم کام کو سرانجام دینے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

کتاب کے منصف کے لئے بارگاہ رب العزت میں مزید توفیق اور حق پر ثابت قدمی کے لئے دُعا گو ہوں۔

وہی اللہ ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرمادے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد فاضل الجیلانی

23 جنوری 2018ء

رسالة من ارض
حضرة العلامة القاضی یوسف اسماعیل النهانی رضی الله عنه
مدینه طرابلس ، لبنان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا و حبيبنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين .... اما بعد

فقد اسعدنى الاخ الحبيب الفاضل الدكتور افتخار احمد القادرى عندما اخطرنى انه قد انجز عملا فيه من آثار محبته للحبيب محمد ﷺ القدر الكبير.... اذ انبرى يجمع ويدون مافيه اثبات ايمان عم النبى ﷺ سيدى ابو طالب بن عبدالمطلب ... مفرغا لذلك كتابا من ثمانية ابواب كلها فيه الانوار مافيه ... وقد شرفنى بطلب ترصيع تقريظ لكتابه المعنون... سيدناابوطالب رضی الله عنه... احوال . آثار و مناقب...

اما سيدى ابوطالب رضی الله عنه فقد ورد فى الروايات ان اسمه عبدالمناف بن عبدالمطلب بن عبدالمناف بن حكيم بن مرة بن كعب بن لؤى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.... رضى الله عنهم اجمعين اذ أن كل آباء الحبيب ﷺ كانوا على الحنيفية السمحاء.... شريعة ابيهم اسماعيل بن ابراهيم عليهم الصلاة والسلام .. وهو ﷺ القائل ... لم ازل اتقلب فى اصلاب الطاهرين... ومولاه تعالى قال له... وتقلبك فى الصالحين...

وان كثر الكلام فى سيدى ابى طالب رضی الله عنه... الا ان ماجاء فى الكثير من الروايات يثبت معرفته بحقيقة نبوة الحبيب ﷺ حتى قبل البعثة ... منها

وصية ابيه له رضى الله عنهما بالحفيد ﷺ ... وقصة سيدى عبدالمطلب مشهورة مع سيف بن ذى يزن رضى الله عنهما واخباره عن النبى ﷺ لذا كانت له رعاية خاصة ... تم ايضا ما شهده من اخبار الراهب بحيرة له عن نبوة محمد ﷺ خلال الرحلة التجارية المعروفة التى اصطحب فيها سيدى ابوطالب ؓ الحبيب ﷺ أما ما يستدل به البعض ان الحبيب ﷺ لم يصل عليه صلاة الجنازة حين انتقاله فيكفى الاشارة ان صلاة الجنازة فرضت بعد الهجرة ووفاته ؓ كانت قبلها...

طبعا لست بصدر الاستفاضة فى الكلام ... فقد ورد الكثير من تلك الادلة والا خبار فى الكتاب الذى تفرغ لجمع ابوابه وتنسيقها المحب الحبيب د.افتخار .... له فى ذلك عظيم الاجر وواسع التقدير ... سائلين المولى عزوجل ان يجعل ذلك فى ميزان حسناته وان يفيض عليه من اسرار وانوار هذا الحب والا خلاص فيرى اثره فى قلبه وروحه وجوارحه... انه تعالى سميع قريب مجيب الدعاء...

ولست اخفى ماحركه فى من لواعج الحب للمصطفى ﷺ ولآل بيته.. متمنيا عليه ان يتم الجهد فيترجم هذا العمل المبارك الى اللغة الاردوية ليعم النفع به ....

والسلام عليكم ورحمة الله و بركاته

دكتور نبيل شندر الحسينى الحسنى

باحث و كاتب فى الفكر الاسلامى

مستشار تطوير برامج و مهارات

طرابلس . الجمهوريه اللبنانية

٢٠١٨/١/٢٤

عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ قاضی یوسف اسماعیل النبہانی ؓ کے وطن (لبنان) سے کتاب ہذا پر ستائشی کلمات

ابتداء رحمان ورحیم کے نام سے

حمد وثناء اُس ذات باری تعالیٰ کی اور حد یہ درود وسلام ہمارے آقا ومولا حبیب کبریا د محمد ﷺ اور اُن کی جملہ آل واصحاب پر

میری خوشی اور سعادت مندی کی انتہا نہ رہی جب مجھے میرے حبیب محترم عزت مآب جناب ڈاکٹر افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے مطلع فرمایا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب کریم محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کی آل مبارکہ پر ایک عظیم کام سرانجام دے رہے ہیں جس میں خصوصیت کے ساتھ سردار قریش سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب ؓ کے اسلام وایمان بارے معلومات جمع کردی ہیں۔ یہ منور وروشن کتاب 8 ابواب پر مشتمل ہے اور مجھے جناب نے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اس کتاب پر کچھ تحریر کروں۔ کتاب مبارکہ کا نام "سیدنا ابو طالب ؓ" ہے جو اُن کے احوال آثار اور مناقب پر مشتمل ہے۔

سیدنا حضرت ابوطالب ؓ کا شجرہ نسب آپ کے والد گرامی حضرت عبدالمناف سے سیدنا حضرت عدنان تک پہنچا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کے سارے آباد واجداد دین حنیفیہ اور شریعت ابراہیمی پر عمل پیرا تھے۔ حضور پُرنور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میں پاک اصلاب میں منتقل ہوتا رہا۔

کتب تاریخ میں سیدنا ابوطالب ؓ کے بارے میں بے شمار کلام موجود ہے کثرت سے جو روایات ملتی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سیدنا ابوطالب ؓ کو سرکار دو عالم ﷺ کی بعثت مبارکہ سے بھی طویل عرصہ قبل حضور

پُر نور ﷺ کی نبوت کی حقیقی معرفت حاصل تھی۔ آپ ؓ کے والد گرامی کی اپنے پوتے بارے سیدنا ابوطالب ؓ کو وصیت اور سیدنا عبدالمطلب ؓ کا سیف بن ذی یزن کا مشہور واقعہ جس میں اُس نے سیدنا عبدالمطلب ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے متعلق بشارت دی تھی۔ شام کے تجارتی قافلہ اور بحیرا راہب کی ملاقات جس میں اُس نے بھی سیدنا ابوطالب ؓ کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی بشارت دی تھی۔

بعض حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ حضور پُر نور ﷺ نے سرکار سیدنا ابوطالب ؓ کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی تو اُن کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع ہی نہ تھی۔

میرے محبّ وحبیب جناب ڈاکٹر افتخار احمد حافظ قادری نے کتاب میں بے شمار دلائل اور مستند روایات اکٹھی کر کے اُن کو ابواب کے تحت تقسیم کر دیا ہے جس کا انہیں وسیع اجر اور اعزاز عظیم حاصل ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ ان کی اس کوشش کو وہ اُن کے نیکیوں کے میزان میں شمار کر دے اور اس کے فیوض و برکات کے انوار اُن کے دل و دماغ کو مزید روشن اور مستنیر فرمائیں۔ بے شک وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

آپ کو ایسا کرنے کی شدید خواہش تھی کہ مصطفیٰ کریم اور اُن کی اہل بیت سے محبت کے مستند دلائل کو اُردو زبان میں منتقل کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان معلومات سے استفادہ حاصل کریں۔ اس مناسبت سے چند اشعار پیش ہیں (یہ اشعار باب ہشتم مناقب میں موجود ہیں)

ڈاکٹر نبیل شندا الحسینی الحسنی

ادیب محقق، شاعر (شہر طرابلس، لبنان) — 24 جنوری 2018ء

广州市伊斯兰教协会
GUANG ZHOU ISLAMIC ASSOCIATION
先贤清真寺
S'habi Mosque
روضۃ ابی وقاص
ADD: BESIDE LANPU PARK/BESIDE THE DOOR
NO.6 OF CHINE SE FAIR, TEL: 020-86692743

عظیم صحابی رسول ﷺ سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ کے شہر مبارک گوانجو، چائنا سے کتاب ہذا پر تاثرات

خاندان رسول ﷺ سے وفا نبھانا

مجھے بہت دکھ ہوتا ہے جب کسی تحریر و تقریر میں پڑھنے سننے کو یہ ملتا ہے حضرت ابوطالب ؓ مسلمان نہ تھے ایسا کہنے اور لکھنے والے بدعقیدہ و اہل فساد سے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات عطا فرمائے، اکابرین اہل السنۃ والجماعۃ، اہل ولایت، جماعت صوفیا صاحبان فضل و کمال سیدنا ابوطالب کے ایمان پر کامل یقین رکھتے تھے جس کا ثبوت ان قدسی صفات کی بیشمار گراں قدر تصانیف ہیں۔ ماضی قریب میں اس کی مثال علامہ امام زینی دحلان مکی ؒ ہیں، ان شاء اللہ آنے والی صدیاں حضرت ابوطالب کی ہیں کتاب ہذا مختلف مضامین و مناقب اور فضائل سیدنا ابوطالب ؓ پر لکھی گئی ہے جس کے مصنف علامہ افتخار احمد حافظ قادری صاحب زید مجدہ ہیں آپ کا شمار نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے مختلف موضوعات پر پچاس سے زائد کتب آپ کے تبحر علمی اور ذوق شوق کا نمونہ ہیں، دربار عالیہ گیلانیہ سدرہ شریف کے سجادہ نشین پیر سید محمد انور گیلانی القادری حفظہ اللہ کے وسیلہ و ذریعہ سے میرا تعارف و ملاقات کا سلسلہ مصنف کتاب سے شروع ہوا۔

ایمان ابوطالب ؓ پر یہ کتاب ایک معرکہ ہے جس پر میں قبلہ کوخراج تحسین وصد ہامبارکباد وتہنیت پیش کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ وسیدہ بتول ؓ اور مولا علی المرتضی ؓ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہوسکتا اور مجھے یقین کامل ہے کہ مصنف کتاب سے سرکار ﷺ اور اہل بیت راضی ہیں اور جن پر یہ حضرات راضی ہیں ان پر اللہ کے انوار وتجلیات کا نزول رہتا ہے یہی اس دور میں وفا ہے جو خاندان رسول ﷺ سے نبھانا ہم پر فرض ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ امت مسلمہ کو اسی راہ ہدایت پر گامزن رکھے جو ایمان ابوطالب ؓ کی قائل ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دارین میں سرکار ﷺ کی قربت خاص میں رکھے۔ آمین۔

افتخار احمد نے علمی کام جو اب تک کیا
خوبصورت، کیف آور، ذوق افزاء ہے بڑا

علامہ قاری محمد شاہد رشید قادری چشتی نقشبندی
خادم ومنتظم اعلیٰ دربار عالیہ صحابی رسول ﷺ
حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ۔ گوانجو، چائنا

24 جنوری 2018ء

کتاب ہذا پر کچھوچھہ شریف، ہند سے تاثرات

عم رسول ﷺ، حضرت ابوطالب ؓ کے مومن نہ ہونے پر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ کچھ نہیں آیا ہے، احادیث اس بارے میں مختلف ہیں، بخاری ومسلم کی بعض حدیثوں کی دلالت ان کے عدم ایمان پر ہے جب کہ ابن اسحاق اور دلائل النبوہ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی روایات سے ایمان ثابت ہوتا ہے۔ احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے اہل علم حضرات نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے، جمہور علماء نے احادیث بخاری ومسلم کی وجہ سے عدم ایمان کا قول کیا ہے جب کہ بعض علماء خاص طور پر صوفیائے کرام بخاری ومسلم کی روایات کے بالمقابل دوسری احادیث کی وجہ سے انہیں مومن ونجات یافتہ مانتے ہیں۔

جن علماء نے ایمان ابی طالب ؓ کو ثابت کیا ہے، انہوں نے احادیث و روایات سے قطع نظر اس بات کو بھی بنیاد بنایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوطالب ؓ کی بے لوث عقیدت ومحبت، آپ سے والہانہ عشق ووارفتگی کا انداز، حضور ﷺ کی نصرت واعانت اور حفاظت ومدافعت میں ان کی خدمات وقربانیاں اور مدح مصطفیٰ ﷺ میں ان کے ادب احترام اور محبت بھرے اشعار، اس قسم کے تمام آثار واحوال اور شواہد وقرائن بلا کسی تردد اور شک وشبہ کے حضرت سیدنا ابی طالب ؓ کے ایمان پر دلالت کرتے ہیں۔

اس مقام پر مشہور محدث وناقد ابن صلاح کی وہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ اگر محدثین کسی حدیث کو صحیح قرار دیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ فی الواقع سو فیصد درست ہو، اور اگر کسی حدیث کے بارے میں یہ فیصلہ کردیں کہ صحیح نہیں ہے تو اس

کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ وہ سو فیصد بالکل غلط ہو۔ ابن صلاح کی یہ رائے ہر صاحب فکر ونظر کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح حدیث موجود ہو اور قرآن وآثار اس کے خلاف جارہے ہوں تو ایسی صورت میں ان سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی اور ان آثار وقرآن کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور پھر چلیے مان لیا جائے کہ ایمان سیدنا ابوطالب پر ساری روایتیں ضعیف اور نا قابل حجت ہیں لیکن فقہا کے بقول جس طرح کمزور روایت کے ذریعہ ایک مومن کا ایمان بچایا جاسکتا ہے، اسی طرح اس مقام کا تقاضا یہ ہے کہ ایمان ابی طالب پر گو ساری روایتیں کمزور وضعیف ہیں مگر ان کی بنا پر ایمان ابی طالب ثابت کیا جاسکتا ہے!!

ایمان ابی طالب ؓ پر زیر نظر کتاب پاکستان کے ایک معروف قلم کار سفیر محبت وروحانیت، سیاح عصر افتخار احمد حافظ قادری کی جانب سے ایک عمدہ اضافہ اور محققانہ وعاشقانہ کاوش ہے، موصوف گرامی پچاس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، درود وسلام پر انسائیکلوپیڈیا ان کا زبردست کارنامہ ہے، اُن کے سفرنامے آج کے عہد میں بڑی معنویت اور اہمیت کے حامل ہیں، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ موصوف کی جملہ مساعی جمیلہ کو مقبول ومشکور فرمائے اور ان کی کتاب ہذا کو دائمی قبولیت کا شرف بخشے اور خدمت دین کی مزید سعادتوں سے ہمکنار کرے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ، ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی

ابوالحسن سید محمد اشرف اشرفی جیلانی غفرلہ

25 جنوری 2018ء

متحدہ ہندوستان کے آخری مرد مجاہد، شیر میسور سلطان فتح علی خان شہاب یعنی ٹیپو سلطان شہید ؒ کے شہر سے کتاب ہذا پر تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے بیشمار خلاق کائنات کی اور درود ہے لامحدود سرکار ابد قرار علیہ السلام پر

عم رسول اللہ والد مولائے کائنات حضرت سیدنا ابوطالب ؓ کی بارگاہ میں اپنی ازلی عقیدت کا اظہار راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے عاشق اہل بیت حضرت مولانا افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے اپنی 51 ویں کتابی کاوش بنام ''سیدنا ابوطالب'' میں نہایت سنجیدگی اور شائستگی کے ساتھ کیا ہے اور سیدنا ابوطالب ؓ کی سیرت کے روشن ابواب پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ کی جو خدمت ونصرت سیدنا ابوطالب نے کی اس کی مثل ونظیر نہیں ملتی۔ آپ کے فضائل وشمائل وخصائل کو جمع کر کے صاحب کتاب نے اپنی پختگی ایمان کا خوب مظاہرہ فرمایا ہے۔ محترم مصنف نے ایمان ابوطالب کے حوالے سے اپنا نظریہ اور اس کی بابت کچھ وضاحتیں بھی پیش کر کے حسن کتاب میں اضافہ کیا ہے۔ ایسے دور جہاں ہر دوسرے تیسرے شخص کو دھڑلے سے کافر کہہ دیا جاتا ہے وہاں اس طرح کی محبت بھری کاوش پیش کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ایک خوش آئند پہلو ہے جس سے تعمیر معاشرہ اور فروغ محبت کا کام بحسن وخوبی کیا جاسکتا ہے۔ مجملہ کتاب کا ہر ہر ورق ان کی محبت اہل بیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آسان لہجے اور عقیدت کی آمیزش نے کتاب کے لفظ ومعنی کو آفاقی کردیا ہے۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ کریم جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آپ کے علم وعمل وعمر میں برکت فرمائے۔ حیدر کرار کے بابا کے صدقے انشراح صدر نصیب فرمائے اور آپ کی خامہ فرسائیوں کو راہ عروج پر گامزن رکھے۔ آمین۔

فقیر در زھراء سلام اللہ علیھا

سید فاضل اشرفی میسوری (کرناٹک الہند)

25 جنوری 2018ء

Khawaja Muhammad Shareef

Khawaja and Khawaja Law Associates

1-Turner Road Opp High Court Lahore, Pakistan.

Dear brother

Iftakhar Ahmad Qadri Sahib

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

I felt a lot of pleasure to learn that you are writing a book on Hazrat Abu Talib ؓ who was real uncle of Nabi Pak ﷺ , as far as I am concerned I only know this that Hazrat Abu Talib ؓ was uncle of Nabi Pak ﷺ after the death of Hazrat Abdul Mutlib ؓ, Hazrat Abu Talib ؓ brought up Nabi Pak ﷺ. Then the history tells us that Hazoor Pak ﷺ remained in protection of Hazrat Abu Talib ؓ against Qureesh E Makkah.

In my opinion that it will be a great service to Muslim Nation as you are writing on Hazrat Abu Talib ؓ, because the Muslim would come to know about his life and his love and affection for Nabi Pak ﷺ.

It will be a great service not only to Hazrat Abu Talib ؓ but to the Muslims of the world.

Khawaja Muhammad Shareef

25-1-2018

KPK

مبارکباد

برادرم عزیز القدر افتخار احمد حافظ قادری خود اپنی ذات میں انجمن ہیں برادرم سے ہمارا تعلق دہائیوں پر محیط ہے، موصوف درگاہ عالیہ غوثیہ گیلانیہ کے نمائندہ افراد میں یگانہ وممتاز مقام کے حامل ہیں، خانقاہ شریف کے کتابخانہ وتبرکات محل کی تزئین و آرائش آپ کی مشاورت سے تکمیل کو پہنچی، جناب کا اہل بیت و اولیاء امت کے مزارات پر حاضری کا ذوق وشوق قابل دید وستائش ہے آپ نے بیشمار بیرون و اندرون ملک روحانی اسفار کیے، جس کے نتیجے میں متعدد سفرنامے اور بیسیوں کتب زیارت مقدسہ آپ کے قلم سے وجود میں آئیں جنہیں ارباب علم کے ہاں خوب پذیرائی ملی۔

میرے جد امجد سیدنا غوث الثقلین ؓ کے مزار پر بارہا مرتبہ حاضری کا شرف جناب کو حاصل ہے، کئی اسفار میں ہم ایک دوسرے کی معیت میں ساتھ رہے ہیں آپ کو خصوصیت سے شیخ اکبر محی الدین ابن العربی، مولانا جلال الدین رومی اور سیدنا ابوالحسن الخرقانی ؒ سے خاص قلبی وروحی نسبت سے تعلق حاصل ہے علاوہ ازیں درود شریف کی خدمت آپ کے کارہائے نمایاں میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی سعادتوں خوبیوں اور کمالات ظاہری و باطنی سے نوازا ہے۔ جس میں نمایاں ترین سعادت یہ ہے کہ آپ کے قلب وروح میں عشق

رسول ﷺ، محبت ابوین کریمین مصطفیٰ ﷺ ومودت اہل بیت اطہار بالخصوص محبت سیدنا ابوطالب ؓ ازل سے سمائی ہے، جس کا منہ بولتا ثبوت یہ کتاب ہے۔ یہ مبارک کتاب اس دور فتن میں کار خیر و برکت اور سعادت عظمیٰ ہے جو موصوف کے حق میں آئی یقیناً یہ سیدنا ابوطالب ؓ کا تصرف ہے۔

سادات کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے والد کافل و ناصر رسول اللہ ﷺ، سید بطحا، رئیس مکہ سیدنا ابوطالب ؓ کی خدماتِ اسلام کا زمانہ معترف ہے۔ حال ہی میں دربار سدرہ شریف سے شائع ہونے والی کتاب سیدنا ابوطالب ؓ میرے اذن وایماء پر علامہ محمد منشا تابش قصوری نے تحریر فرمائی اور آج میں آپ کو اس کتاب کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدنا ابوطالب ؓ کی زیارت نصیب فرمائے مزید یہ کہ اہل علم و دانش سے گزارش ہے کہ اس روش کو اپنائیں یہ طرز عمل لائق تقلید ہے جو میرے بھائی نے اپنایا ہے اللہ تعالیٰ برادر عزیز کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے آمین۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حلاوت ایمان سے محروم ہے وہ شخص جو اپنی زبان کو سرکار ﷺ کے عظیم و کریم، شفیق و مہربان چچا پر دراز کرتا ہے، میں اہل ایمان و ایقان کو گزارش کرتا ہوں کہ سیدنا ابوطالب ؓ کی بے ادبی اور آپ کے متعلق نازیبا کلمات سے اجتناب کریں اور رسول کریم ﷺ کو ایذا رسانی جیسے گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہوں۔

28 جنوری 2018ء

نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی قادری رزاقی حموی

سجادہ نشین دربار عالیہ سدرہ شریف، پشاور، لاہور، بھکر، ٹھٹھیاگلی (پاکستان)

صحیفۂ عشق

سیرت سیدنا ابوطالب ؓ کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کیا جائے تو ہم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح و نمایاں ہوگی کہ سیدنا ابوطالب ؓ حقیقی معنی میں طالب رسول ﷺ تھے، مدد و نصرت، حمایت و کفالت، محافظت و مدافعت رسول کریم ﷺ کا فریضہ آخری دم تک پورے وجود مسعود سے سرانجام دیا یہ کمال عشق ہی تھا کہ تمام عمر دشمنان اسلام و بدخواہان رسالت مآب ﷺ سے برسرپیکار رہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جرات و بہادری کے ساتھ ساتھ ''نگاہ بلند سخن دل نواز جاں پر سوز'' سے نوازا تھا۔ آپ قلب سلیم و نفس کاملہ کے حامل تھے علاوہ ازیں بیشمار شمائل و خصائل و فضائل سے آراستہ شخصیت کی مقدس و مطہر آغوش میں محبوب خدا ﷺ کی پرورش کا انتظام و انتخاب اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا، آپ ایمان کے اس ارفع و اعلیٰ درجے پر فائز تھے جس کا ادراک ہر ایک کے لئے ممکن نہیں، عشق مصطفیٰ ﷺ میں آپ زندہ رہے اور اس دولت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔

حضرت ابوطالب ؓ کو یہ لازوال دولت عشق ازل سے حاصل تھی کتاب ہذا میں آپ اسی اجمال کی تفصیلی ملاحظہ فرمائیں گے کتاب کے مصنف عاشق سیدنا ابوطالب، افتخار عالم حضرت قبلہ افتخار احمد حافظ القادری حفظہ اللہ محتاج تعارف نہیں، اس سے قبل آپ کی پچاس کتب مختلف موضوعات پر شائع ہوئیں جنہیں اہل علم کے ہاں حد درجہ پذیرائی ملی۔

یقیناً یہ ایک بڑا اعزاز ہے انہیں کتب میں سے ایک بابرکت و مقبول کتاب

”فضیلت اہل بیت نبوی“ بھی ہے جو عظیم محدث و مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ نور الدین السمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب بزبان عربی **”جواھر العقدین“** سے منتخب احادیث نبویہ کا اُردو ترجمہ ہے اس محبوب عمل پر بھی سرکار مدینہ ﷺ کی نوازشات دم بدم قبلہ کے شامل حال رہیں اور اسی محبوب عمل کی وجہ سے مدینہ منورہ میں خصوصی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی جو مخدومہ کونین سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی شفقت و محبت اور فیضان خاص تھا۔ حضرت افتخار عالم قادری کی 51 ویں کتاب **”صحیفہ عشق“** ہے۔ جس پر انہیں اہل بیت کی طرف سے خاص توجہات سے نوازا گیا ہم نے درج بالا چند باتیں بطور تحدیث نعمت بیان کی ہیں جو ذوق وشوق میں اضافہ اور ایمان کی تقویت کا باعث ہوں گے ان شاء اللہ۔

اس نے ذوق شوق سے طارق کیا آراستہ
وہ گلستان جو قیامت تک رہے گا پُر بہار

یہ کتاب مبارک مختصر مگر جامع مدلل و آسان فہم عبارت سے مزین ہے تاکہ عوام وخواص یکساں مستفید ہو سکیں، حضرت افتخار عالم مبارک باد کے مستحق ہیں کہ سیدی وحبیبی رسول اللہ ﷺ کے محبوب و عظیم چچا جان کے ایمان و ایقان و ادب کے فروغ میں آپ کے قلم حقیقت رقم سے یہ کتاب ظہور میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی یہ کوشش قبول فرما کر کتاب کو مقبولیت عامہ اور دوام بخشے۔

اجر اِس خدمت کا وہ پائے رسول پاک ﷺ سے
دائمی اُس کے لیے میری زباں پر ہے دُعا
این دعا از من و جملہ جہان آمین باد

محب سیدی ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سلطان عثمان ہارونی القادری السدروی، سیالکوٹ

ڈاکٹر سید علی عباس شاہ

مؤسس دارُالتَّحقِیق وَالاِرْشاد کندھانوالہ شریف ضلع منڈی بہاءالدین

پیروان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ...... بے کسوں کے فریادرس ...... اندھیروں کی روشنی ...... رحمت کی زوردار بارش.... آپ رضی اللہ عنہ کے جانے سے ہمت والوں کی کمر شکستہ ہوگئی۔ نعمتوں کے پروردگار نے آپ پر صلوٰۃ وسلام کی بارش کی۔ [خلیفۂ رسول علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ]

دسمبر ۲۰۱۶ء جَنَّۃُ الْمَعْلاۃ مکہ مکرمہ میں اجدادِ نبی اللہ وام المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضری کے بعد واپس آرہا تھا کہ تین احباب نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کی قبر اطہر کے بارے میں پوچھا۔ انہیں زیارت کی غرض سے لے کر گیا تو ساتھ ہی سیدنا زید الْقُصَیّ، سیدنا عبدالمطلب اور سیدنا ابوطالب کی آرام گاہ سے بھی متوجہ کیا۔ حیرت ہوئی کہ تعظیم کے آثار نہ دیکھے۔ سلام کو ہاتھ اٹھے نہ دعا کی۔ کچھ دیر بعد ان کی آپس کی گفتگو سے منکشف ہوا کہ وہ ایمان ابوطالب کے قائل نہ تھے۔ ان کے افکار اور ان کا ایمان یقیناً ان کی ذات تک ہے لیکن بارگاہ نقیب مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو کر بے سروپا عقائد اور بے بنیاد نظریات کی تردید میں فکرِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے انہیں آگاہ کیا: اَبَا طَالِبٍ عِصْمَۃَ الْمُسْتَجِیْرِ، وَغَیْثَ الْمَحُوْلِ وَ نُوْرَ الظُّلَمْ، لَقَدْھَدَّ فَقْدُکَ اَھْلَ الْحِفَاظْ، فَصَلّٰی عَلَیْکَ وَلِیُّ النِّعَمْ.

قریباً ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے باوجود چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولَہَبی کی ستیزہ کاری آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی۔ کرۂ ارضی پہ ایسا ہو رہا ہے۔ امریکہ سے لے کر آسٹریلیا تک ابوطالب اور ابولہب کے نظریات کا ٹکراؤ، فہم وخرد، قلم و قرطاس اور نطق وسخن میں نمایاں ہے۔ کون ابوطالب رضی اللہ عنہ!

وہ حقیقی مردِ مومن پیکرِ عزم و ثبات جس نے ٹھوکر سے الٹ دی بولہب کی کائنات

ضامن عزمِ پیمبر بن گئی جس کی حیات   جس کے بچوں کی وراثت تھے جہاں کے معجزات
جس نے رکھ لی آبروانسانیت کے نام کی   جس نے لٹ کر پرورش کی ناتواں اسلام کی

علی الصبح مشفقی افتخار احمد قادری صاحب نے اپنی تازہ کاوش کے بارے میں آگاہ کیا تو میں ادارہ فروغ قومی زبان کا عزم کیے تھا۔ ۲۴ جنوری ۲۰۱۸ء صبح نو بجے اپنے احساسات کو الفاظ میں منتقل کرتے ذہن میں ناصر کاظمی کا شعر گونج رہا ہے:

دائم آباد رہے گی دنیا   ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا

ناصر کاظمی کے بھتیجے نذر حسین کاظمی افسر تحقیق و ترجمہ، مقتدرہ قومی زبان کے دفتر میں ایک طرف حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سے لے کر حافظ افتخار احمد قادری صاحب تک کے پیروان ابوطالب ذہن میں جھلملا رہے ہیں تو دوسری طرف شرارِ بولہبی کے گماشتے قرآن مجید فرقان حمید کو نیزوں پہ اٹھائے دکھلائی دیتے ہیں۔ ماضی قریب میں انڈیا کے مؤقر تحقیقی جریدے حکیم الامت نے جولائی ۲۰۱۳ء میں ابوطالب نمبر نکال کر چمنستان مودت کی عطر بیزی سے عالم کو نکھارا ہے۔ میرے عزیز پیر سعید الحسن گیلانی کا عالمی شہرت یافتہ مضمون آغوشِ باری تعالیٰ علمی حلقوں میں مقبول ہے جس میں انہوں نے اِحقاقُ الحقِّ وَ اِبطالُ الباطِلِ کی کامیاب سعی کی ہے۔

بدن کو غذا کی ضرورت روزانہ کی بنیاد پر ہے تو روح کی لطافت اور ایمان کی حرارت کے لیے بھی ہر دور کے تقاضوں کے مطابق دینی تفہیم کے لیے علمی مواد ناگزیر ہے۔ دعا گو ہوں کہ رب العزت حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور یہ کاوش نظریات کی تطہیر اور ایمان کی تقویت کا باعث ہو۔

منفرد ہے کار حافظ افتخار
داد اس کی دیں گے اربابِ عقول

28 جنوری 2018ء   احقر فقیر پیر سید علی عباس شاہ اسلام آباد

نامور قلمی شخصیت

دانائے سبل، مولائے کل، ختم الرسل، حضور پُر نور، شافع یوم النشور، نورٌ علی نور، حبیب رب غفور، مخزن اسرار، منبع انوار، اور اہل بیت اطہار سرور القلب و نور العین، جد الحسن والحسین، حامد و احمد، محمد و محمود، سیدہ آمنہ کے دلدار، سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کے لخت جگر، محبوب خدا، شفیع روز جزا، نبی الانبیاء، حبیب کبریا محبّ و محبوب ماہ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی جب اس عالم رنگ و بو میں جلوہ گری ہوئی تو ہر طرف شرک و کفر کے اندھیرے چھا چکے تھے، جاہلیت کا دور تھا، انسانیت نام کی کوئی چیز نہ تھی، خالق کی کسی کو خبر تک نہ تھی، اپنے ہاتھوں سے تراشی ہوئی مورتیوں یعنی بتوں کو خدا ٹھہرا چکے تھے۔

اس وقت صرف ایک عالی مرتبت گھرانہ تھا، جو فترت پر عمل پیرا تھا جن کے سردار حضرت سیدنا عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ تھے سردار مکہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان و عظمت اور عزت و وقار سے نوازا تھا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے جو طلب کیا، عطا ہوا، دس بیٹے مانگے تو عطا ہوئے ان صاحبزادوں میں حضرت ابوطالب جن کا نام نامی اسم گرامی عبد مناف اور لقب ماہ بطحا اور آپ حقیقی بھائی، حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ (جنہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد ہونے کا شرف نصیب ہوا) ہیں۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے تقریباً دو ماہ قبل آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما چکے تھے آپ نے یتیمی میں آنکھیں کھولیں۔ دادا جان حضرت عبدالمطلب نے اپنی کفالت میں لیا ابھی چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا مقام ابواء شریف میں خالق حقیقی سے جا ملیں آپ دریتیم ہونے کے لقب سے ممتاز ہوئے۔

آٹھ سال کے تھے کہ آپ کے نہایت شفیق و مہربان دادا جان بھی دارُالبقا کی طرف چل بسے، اب آپ کے کفیل و سرپرست حضرت سیدنا ابوطالب عبد مناف رضی اللہ عنہ تھے، جنہوں نے نہ صرف آپ کی پرورش و کفالت کی ذمہ داری نبھائی، بلکہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اپنے محبوب ﷺ کی محبت و مودّت کی بے پایاں دولت سے بہرہ مند فرمایا تھا تاکہ آپ کی لحہ بھر جدائی بھی گوارا نہیں تھی، اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے، کھانے پینے، سونے جاگنے، آنے جانے میں اپنے سے الگ نہ کرتے۔

عشق کی تمام منازل حضرت ابوطالب طے فرمارہے تھے آپ کے اعلان نبوت سے پہلے ہی جان اور پہچان چکے تھے کہ یہ فرزند دلبند سید الانبیاء والمرسلین ﷺ ہوگا، حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ایمان لانے میں قائد ہیں۔ ایمان و ایقان کی سب سے پہلے دولت آپ ہی نے اپنے دامن میں سمیٹی، تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں کیونکہ ملت اسلامیہ کی نامور قلمی شخصیت جنہیں شہزادہ غوث الوریٰ، نقیب الاشراف نازش سادات، منبع جود و خیرات، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت الحاج الحافظ پیر سید محمد انور شاہ صاحب قادری رزاقی گیلانی دامت برکاتہم تاجدار سدرہ شریف نے اپنی خصوصی روحانیت سے بہرہ مند فرمایا ہے جن کے آباؤ اجداد نے گولڑہ شریف کو اپنا مسکن و مدفن بنایا، محترم المقام سیاح بے مثال، زائر مزارات اولیائے جہاں، صاحب تصانیف کثیرہ الحاج جناب افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ اپنی نہایت عمدہ، تازہ اور تحقیق و تدقیق سے مرصع کتاب مستطاب حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مبارک احوال و آثار، مناقب و برکات پر، اہل عشق و محبت کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

اس تصنیف لطیف پر ناچیز آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تحسین پیش کرتا ہوا، دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بجاہ و سید الوریٰ جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ آپ کی جملہ علمی و روحانی خدمات کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے امین ثم امین

محتاجِ دُعا محمد منشا تابش قصوری

29 جنوری 2018ء

افتخارِ شانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

سراپا دین سراپا وفا ابوطالب
رسولِ پاک کا مدحت سرا ابوطالب
وہ شیخ وادیٔ بطحا عرب کا مردِ غیور
رئیس مکہ بڑوں سے بڑا ابوطالب

حضور اکرم ﷺ کے پیارے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شان رفیع اور آپ کی عظمت و رفعت کا کیا کہنا۔ جن قلوب و اذہان میں آپ کی محبت و عقیدت بسی ہے انھیں صدیاں سلام پیش کرتی رہیں ہیں۔ مگر تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے لے کر اب تک یہود و نصاریٰ اسلام دشمنی میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اُن میں تاریخ اسلام کی وہ برگزیدہ ہستیاں جن کے ذکر کے بغیر داستان اسلام مکمل نہیں ہوتی اور جن کی شان رفیع پر ایمان لائے بغیر اکملیت ایمان پر حرف آتا ہے۔

یہود و نصاریٰ نے اسلام دشمنی میں ایسی ہی عظیم ہستیوں کے بارے میں مختلف شکوک و شبہات کو نہ صرف جنم دیا بلکہ اقصائے عالم میں اسکی تشہیر کا ایسا اہتمام کیا کہ بڑے بڑے علماء و زعما بھی انھیں روایتوں کی نذر ہوئے۔ آج بھی ہم غیروں کی دی ہوئی تعلیم پر نازاں ہیں۔ کبھی ہم نے تحقیق کے دروا کر کے روایت کی جانچ پرکھ کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور اگر کسی نے اس ذمہ داری کو اپنے سر لیا تو اُسی کے سر ہوئے۔ اقبال نے اپنے کلام میں اسی طرف اشارہ کیا تھا۔

کس طرح ہوا کُند ترا نشتر تحقیق

میرے ممدوح جناب افتخار احمد حافظ قادری شاذلی مدظلہ العالی نے بھی ایک ایسے

ہی موضوع پر قلم اُٹھایا ہے۔ آپ نے محبت رسول ﷺ کے جس پہلو کا انتخاب کیا ہے۔ خاندان قریش کے سردار حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وہ چشم و چراغ جنھیں آگے چل کر دو جہاں کے سردار کی کفالت کی ذمہ داری سونپی جانی تھی۔ جو سفر و حضر میں اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔ جنھیں لمحہ بہ لمحہ حضور کے چہرہ انور کی ضیا پاشیوں سے فیض وافر ملا۔ یہ قول حضرتِ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تمہاری صلب میں نور عالی فروزاں تھا

تمہیں تھے مہبطِ نورِ خدا ابوطالب رضی اللہ عنہ

جنہیں حضور ﷺ کے نکاح خواں ہونے کا مقام رفیع عطا ہوا۔ جو شعب ابی طالب میں پیارے آقا کے مونس و غم خوار رہے۔ جن کے سال وصال کو ہمارے آقا و مولیٰ نے "عام الحزن" کا عنوان دیا۔ اُن کے شان ایمان کا کیا کہنا۔ جس ہستی کو حضور اکرم ﷺ کی معیت میں 42 سال گزارنے کا موقع عطا ہوا وہ کتنا کامل و اکمل ہوگا۔

جناب افتخار نے اس داستانِ محبت کو لکھ کر کیا افتخار پایا ہے۔ سبحان اللہ! اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم کے طفیل اُن کی اس محبت کو دوام عطا فرمائے اور خاندان نبی ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کو مزید جولانیاں عطا کرے۔ آمین

وہ قلم تحسین کا حق دار ہے جس نے لکھی

یہ کتاب آئینہ فوز و فلاح و منفعت

محمد ساجد نظامی

خاک پائے اولیاء

خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی

30 جنوری 2018ء

افتخار احمد حافظ قادری ایک فرد نہیں بلکہ مستقل چلتا پھرتا ہفت رنگ اور ہشت پہلو ادارہ ہے جس کی کارگزاریاں اور نتیجہ خیزیاں ہمہ جہت ہیں۔ کتاب، صاحب کتاب، اہل اللہ، درود پاک اور وہ ہستی جس کی خدمت بابرکت میں کائنات کی لاتعداد مخلوقات و جن و انس اور ملائکہ مقربین ہی درود و سلام عرض نہیں کرتے بلکہ خود خالق کائنات اپنے حبیب ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ یہ خوش نصیب انسان حضرت افتخار احمد قادری اپنے قلب اور روح کی گہرائیوں کے ساتھ اس شغف کے ساتھ منسلک و منہمک ہے۔ غالباً 2013ء کے اوائل یا 2012ء کے اواخر میں ہمارے بزرگ اور شفیق دوست علامہ محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسب روایت حسن ابدال سے لاہور قیام فرما ہوئے تو درود و سلام کے تذکار کی نشستوں میں انہوں نے حضرت افتخار احمد حافظ قادری حفظ اللہ تعالیٰ کے ان کاموں کا کھل کر بار بار ذکر کیا جو درود پاک کے تعلق سے حافظ صاحب کر رہے تھے۔ کئی جلدوں پر محیط روح پرور اور ایمان افروز کام جس کی صدائے بازگشت میں نے راولپنڈی سے خضدار (بلوچستان) تک جاگتے کانوں خود سماعت کی ہے۔

طارق سلطانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی اس گفتگو نے ہمارے دل میں حضرت حافظ صاحب سے محبت اور پھر عقیدت کا رُوپ دھار لیا اور وہی ان سے تعلق داری کا مضبوط سبب بنتا چلا گیا۔

محبت ایسا وصف ہے جو محبوب کی تمام جہتوں، اس کے تمام متعلقین

وابستگان، اس کے عادات وخصائل، اس کے مشاغل ومعمولات، اس کے محبین و متعلقین اوراس کے اقرباورشتہ داریوں کی قربت ومحبت عطا کرتا ہے۔

اہل دل کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے اجداد وآل پاک کے وسیلہ سے کی گئی دعائیں حریم رب العالمین میں خلعت اجابت سے سرفراز ہوتی ہیں۔ مفہوماً ارشاد مبارک ہے کہ اللہ رب العالمین نے مجھے آدم علیہ السلام سے پاک سلسلہ نسل میں رکھا۔ مولائے مرتضےٰ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق نورِ واحد اور شجرہ واحد کی روایات تو اپنی جگہ مواخات کے موقع پر دنیا وآخرت میں بھائی قرار دیا جانا تفکر وتدبر کرنے کو بہت کچھ سمجھا سلجھا دیتا ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی چالیس بیالیس سالہ خدمت رسالت، حضور ﷺ کی خاطر ہجرت، خاندان قبیلے کی باتیں وتنقید، سوشل بائیکاٹ، ہمہ وقت ایذارسانیاں اور مزید تکالیف کا خطرہ، مشرکین کے ساتھ جھگڑے اپنے فرزند ''علی'' کو حضور ﷺ کا مستقل رفیق بنا دینا کوئی چھوٹی بات ہے۔ علاوہ ازیں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل مدت تک طرح طرح کی قربانیوں کا اجر بھی تو آخر نصیب ہوگا۔ نیز جناب سیدنا ابوطالب کا یہ مشہور شعر بار بار کامل توجہ سے سمجھ کر پڑھنا چاہیے کہ

واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم

حتٰی اوسدَّ فی التراب دفیناً

اللہ کی قسم! یہ سارے مل کر بھی آپ تک ہرگز نہیں پہنچ پائیں گے جب تک میں مٹی میں دفن نہ کر دیا جاؤں۔ حافظ افتخار احمد قادری صاحب، جیسا صاحب فکر وشعور اور رقیق القلب انسان جب شوق کے ساتھ اپنا مطالعہ یکجا کرتا ہے اور پھر خوش بختی سے اسے شیخ سدرہ حضرت پیر سید محمد انور شاہ قادری گیلانی جیسے بزرگ کی سنگت ورفاقت بھی

حاصل ہو تو پھر پیش نظر کتاب ''سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ، احوال وآثار ومناقب'' معرض وجود میں آتی ہے۔

حافظ نے بہت اچھا کیا۔ کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کر کے اس کی تفہیم کو عام فہم، سلیس اور آسان بنا دیا۔ ان میں سے ہر ایک باب اہمیت کے اعتبار سے مستقل اہمیت کا حامل ہے۔ ان کی اس کتاب کا مطالعہ فکر وروح کے دریچے کھولتا ہے کیونکہ یہ مناظرانہ تحریر نہیں بلکہ ارمغان محبت ہے۔

مناظرین اور انتہاء پسند علماء سے میری مودبانہ گزارش ہے کہ اس موضوع کو مناظرہ، مجادلہ کی ''نظر'' سے نہ دیکھیں بلکہ اس بارگاہ عالی پناہ میں ایک عاجزانہ نذرانہ عقیدت سمجھیں۔

مجھے آخر میں اپنے محب ومحبوب قلم کار اور قلم قبیلہ کی آبرو فاضل کرم فرما دوست افتخار احمد حافظ قادری کو ھدیہ تبریک تحسین پیش کرتے ہوئے عرض کرنا ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ کی اس توفیق کو اعزاز واکرام سمجھ کر سجدہ شکر ادا کریں کہ اس نے اتنی بڑی سعادت سے بہرہ مند فرمایا ورنہ اس کی مخلوق میں بہت بڑے بڑے علم، تقویٰ اور وسائل رکھنے والے لوگ موجود ہیں مگر اس نے یہ افتخار ہمارے افتخار احمد حافظ قادری کے نصیبے میں رکھ چھوڑا۔ **وللہ الحمد**

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر سوئے حجاز وانوار رضا۔ جوہرآباد

30 جنوری 2018ء

برادر محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ العالی علمی ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اس سے قبل 50 کتابیں تالیف کر چکے ہیں جنہیں اہل علم نے بہت سراہا ہے یہ کتاب ''سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ'' جو عم رسول ﷺ کے احوال وآثار ومناقب پر مشتمل ہے حضرت قادری صاحب کی 51 ویں تالیف ہے۔ کتب احادیث وسیرت میں حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ مستند حوالوں کے ساتھ بہ کثرت ملتا ہے جس میں ان کی نسبت سے دونوں طرح کے حالات بتلائے گئے ہیں ایک یہ کہ وہ سید المرسلین خاتم النبین حضرت سیدنا محمد رسول ﷺ کے ساتھ کس قدر محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ اپنی اور اپنی اولاد کی جان بھی آپ ﷺ پر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے انہوں نے جب اپنے لخت جگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا تو انکار نہیں کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تاکیداً فرمایا کہ تم حضرت محمد رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کروان سے ہر حال میں تمہیں بھلائی حاصل ہوگی۔ دوسرا یہ کہ خود حضور پُرنور ﷺ ان سے گہری محبت رکھتے تھے ان کا احترام روا رکھتے تھے۔

محترم حافظ قادری صاحب نے اپنی گرانمایہ کتاب میں ان کی زندگی کے تمام تر حالات کا احاطہ کیا ہے۔ ضروری ہے کہ صدق دل سے اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے۔ میرے والدگرامی مفتی بہاولپور شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحئی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''ایمان ابی طالب رضی اللہ عنہ'' کے عنوان سے ایک رسالہ تالیف فرمایا تھا جو طبع نہ ہوسکا۔ میرے لئے یہ کتاب اس لئے بھی اہم ہے کہ حضرت قادری صاحب کی یہ کتاب حضرت چشتی صاحب کے رسالہ کی کمی کو پوری کر دے گی جب چشتی وقادری اس پر جمع ہوگئے تو یہ معاملہ متفق علیہ کی حیثیت اختیار کر گیا۔

اللہ تعالیٰ محترم حافظ قادری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پوتا شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ

محمد جی اے حق چشتی، خادم قدیم درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

30 جنوری 2018ء

المرکز الاسلامی جامعہ سنان بن سلمہ

خضدار ، بلوچستان

کتاب ''سیدنا ابوطالب'' ایک عظیم تحفہ

معزز ومحتشم عزت مآب جناب افتخار احمد حافظ قادری زید مجدہ ایک عظیم سیاح الارض کے ساتھ ساتھ ایک عظیم محقق ومفکر بھی ہیں جنہوں نے دُنیا جہان کے اسلامی وتاریخی مقامات مقدسہ کی زیارت فرما کر اُن تمام کو کتابی وتصویری شکل دے کر سفرناموں کے انداز میں عوام وخواص کے لئے ایک گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور لاکھوں مسلمانوں کی دسترس سے باہر ان مقامات مقدسہ کو باآسانی عوام وخواص تک پہنچایا، ایک مفکر ومحقق کی حیثیت سے دُنیا جہاں کا مشاہدہ اور کئی روحانی وعلمی شخصیات سے استفادہ بھی فرمایا اور کئی اہم اور ضروری عناوین پر تحقیق فرما کر اہل ذوق کے لئے عظیم ذخیرے جمع فرما دیئے جن میں درود پاک کا نادر و اولین عظیم انسائیکلوپیڈیا ترتیب دے کر عاشقان درود وسلام کے دل ودماغ میں اپنا سکہ بٹھا دیا۔

ہمارے محترمی نے اب جس مبارک عنوان پر تحقیق فرمائی ہے وہ سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال، آثار اور مناقب پر مشتمل ہے اس سے قبل اُمت کے جلیل مجتہدین نے اس پر تفصیلی بحث اور قیل وقال کر کے ایمان حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مستند حوالہ جات سے ثابت فرمایا ہے اور یہی اصحاب علم وفضل کا متفق علیہ موقف ہے۔

ہم سب کے محسن محترم ومکرم جناب افتخار احمد قادری صاحب اس عظیم اور اہم عنوان پر بہت سارے حوالہ جات کو یکجا فرما کر آنے والی نسلوں کیلئے کتاب ہٰذا کو تحفہ پیش کر دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور دارین میں فلاح کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین۔

سید شجاع الحق ھاشمی نورانی

مہتمم المرکز الاسلامی جامعہ سنان بن سلمہ، خضدار، بلوچستان

5 فروری 2018ء

سرزمین خراسان سے نامور ادیب شاعر ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہاؔ کے منظوم تاثرات

ابوطالب نامہ ؓ

حامی دینِ مبین مردِ خردمند و بصیر

نام نیک او ابوطالب ؓ قریش راشد امیر

هر کجا یار محمد ﷺ بود و همراهش به دل

کافران همواره از این همدلی بودند نفیر

شعب ابوطالب به مکه مرکزِ عشقِ رسول ﷺ

جبرئیل ؑ از آسمان آمد برای او سفیر

جای او غار حرا راز و نیازش باخدا

یار او آمد ابوطالب ؓ امیر محمد نظیر

شد علی ؓ دور ابوطالب ؓ همه جا بارسول ﷺ

حیدر و صفدر شد و عشق محمد ﷺ را صریر

بولهب بودی مخالف با ابوطالب یقین

لیکن او همواره با او مهربان بود همچو پیر

در فراست ، در ذهانت ، هوشمندی پیشه کرد

چون محمد ﷺ را حمایت ، کافران راچون وزیر

قلب بو طالب همواره بر رسول ﷺ حق طپید

گوید از حق رسید سوی ابوطالب ؓ صفیر

بعثت پاک رسول ﷺ آمد فرود از آسمان

شد ابوطالب بسی شادان ازین مهرِ منیر

ازدواج با خدیجه مهبط اسلامیان

ثروت و مال خدیجه بر محمد ﷺ شد نصیر

بولهب باکافران گشتند مخالف سخت و تند

زان جهت از بعثتِ پاک رسول گشتند ضریر

انتقاد و نکته چینی بر ابوطالب رسید

تا نباشد حامی و یار محمد ﷺ در ضمیر

آخر الامر شد ابوطالب سوی جنت روان

عمر او هشتاد و چند سال و قریش را بود امیر

شد علی بن ابی طالب یکی از حامیان

این بود پیروزی اسلامیان چون سر زده شیر

هجرت پاک رسول ﷺ و فتح مکه شد قبول

غز وِ بدر ، غزوه احد شد از کبیر و از صغیر

افتخار احمد تو هستی قادری پاک و شریف

شد ز تصنیف تو بوطالب چو نور مسیر

در حروف ابجد آمد ماده تاریخ کتاب

"بخت و اقبال همرادباد" همه شمسی بود

"یا غفور یا سلام" هجری قمری بخوان

کوشش این کعبه العشاق بود لطف خبیر

"فال فرخ الحفیظ باب جود" شد عیسوی

این بود تاریخ میلادی بخوان ای مرد پیر

جان جانان افتخار احمد توی پیر طریقت

عشق نو دانه رسول آمد همه جا دیگر

بر زبان این "رهاؔ" باشد محمد ﷺ باعلی ؓ

هم صحابه اولیا و او صبا را دلپذیر

5-02-2018

مصف کتاب هذا "افتخار احمد قادری" کی
اب تک شائع ہونے والی کتب کی
فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت
1-	زیاراتِ مقدسہ (تحریر و تصاویر)	1999
2-	سفر نامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	2000
3-	زیارتِ حبیب ﷺ	2000
4-	ارشاداتِ مرشد	2001
5-	خزانۂ دُرُود و سلام	2001
6-	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	2001
7-	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	2001
8-	قصائدِ غوثیہ	2002
9-	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	2002
10-	زیاراتِ اولیائے پاکستان (تصویری البم)	2002
11-	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	2002
12-	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	2002
13-	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	2002
14-	زیاراتِ شام (تصویری البم)	2003
15-	زیاراتِ شہرِ رسول ﷺ (تصویری البم)	2003
16-	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	2003
17-	فضیلتِ اہلِ بیتِ نبوی ﷺ	2005
18-	زیاراتِ مصر (تحریر و تصاویر)	2006
19-	بارگاہِ پیر رومی میں (تحریر و تصاویر)	2006
20-	سفر نامہ زیاراتِ مراکش (تحریر و تصاویر)	2008
21-	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	2008
22-	زیاراتِ ترکی (تحریر و تصاویر)	2008
23-	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	2009
24-	گلدستہ دُرُود و سلام	2009
25-	تکمیل الحسنات	2010
26-	انوار الحق	2010
27-	خزینۂ دُرُود و سلام	2010
28-	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	2010
29-	التفکر والاعتبار	2010
30-	70 صیغہ ہائے دُرُود و سلام	2010
31-	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرُود و سلام)	2011
32-	زیاراتِ ایران (تحریر و تصاویر)	2012

-33	سفر نامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	2013
-34	کتابچہ حضرت داوا بر لاس رحمۃ اللہ علیہ	2013
-35	ہدیۂ درُود و سلام	2013
-36	سفر نامہ زیارات عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	2013
-37	درُود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا	2013
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	2014
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	2014
-40	الصلوات الالفية / صلوات النبوية	2015
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	2016
-42	عظائم الصلوات والتسليمات	2016
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	2016
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	2016
-45	الصلوات الالفية بأسماء خير البرية	2017
-46	سفر نامہ زیاراتِ ازبکستان	2017
-47	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	2017
-48	سفر نامہ زیارتِ ترکی	2017
-49	صلاۃ و سلام برائے زیارت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم	2017
-50	سفر نامہ زیارت شام	2017

☆☆☆☆☆

الحمد لله والشكر لله

سبحانه وتعالىٰ

على هذا

التوفيق

باسعادت ہے وہ بے شک خوش نصیب انسان ہے

جس نے لکھی جس نے چھاپی ہے یہ بابرکت کتاب

١- استغفر الله – ١٠٠مرة	٢ – لااله إلا الله – ١٠٠مرة
٣ – الله ١٠٠مرة	٤– يالطيف– ١٠٠مرة

٥. اللهم صل وسلم على سيدنا محمد النبي الأمي وآله – عدد ١٠٠مرة + ١٠٠٠مرة

٦. (لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز عليه ماعنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم ، فإن تولو فقل حسبي الله لا اله الا هو علية توكلت وهو رب العرش العظيم) .

آخر سورة التوبة عدد ٥٠مرة

٧. يقرأ كتاب دلائل الخيرات	٨. قراءة سورة يس ١ مرة
٩. قراءة سورة الواقعة ١ مرة	١٠.قراءة سورة الملك ١مرة

قرآءة سورة الفاتحة لسيدي عبدالقادر الجيلاني

التوجيهات :-

١. عمل مجلس للصلاة على النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم / ليلة الجمعة أو يوم الجمعة .
يقرأ فيه كتاب دلائل الخيرات /
يقرأ فيه صلوات النسب الشريف (أقل عدد ١٠٠ فأكثر) تقسم على الأشخاص الموجودين في المجلس
يقرأ فيه أيضاً بردة المديح للإمام البوصيري .
يقرأ فيه ختم القرآن الكريم مرة في الشهر .

٢. يُعلق في المجلس صور الآثار النبوية والمواجهة الشريفة والكعبة المزينة والآيات القرآنية .

٣. العمل على الدعوة لنشر الصلاة على النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم / لكل محب للحبيب / والترغيب في ذلك بالصيغة رقم (٥) .

٤. الأشتغال دائماً أبداً بكثرة الصلاة على النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم

٥. توجيه العائلة والأولاد والأقارب لكثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم .

مع تمنياتنا لكم بالتوفيق والقبول والفتح والرضا التام بجاه سيد الأنام ، آمين

مريد خادم السيد سيد محمد يوسف السهروردي الحسيني المدني السيد تفسير محمد رضا المحمدي الحسيني

افتخار أحمد حافظ قادري

راولبندي - الباكستان

شهر رجب ٢٧/٧/١٤٢١هـ

٢٠٠٠م

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ دُرود و سلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریر و تصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر و تصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیاراتِ ترکی (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود وسلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیاراتِ ایران (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارتِ ترکی (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیاراتِ عراق واُردن (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرود وسلام کا نادرونایاب انسائیکلوپیڈیا (جلد اول وجلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریروتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول ؓ بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی ؓ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین ؓ بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیرالانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفية الصلوات على فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books &
Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضة، تیمورک العربیة السعودیة) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مرکز تعلیم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس/ شام/ مصر/ مراکش/ ایران/ عراق/ اردن/ لبنان/ افغانستان/ ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلّہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروان قمر، طلوع مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیر انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نماز فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا

معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔ شکریہ

افتخار احمد حافظ قادری

خراجِ عقیدت

پیکرِ مہر و وفا ہیں افتخار
نازشِ اہلِ ولا ہیں افتخار

لکھ کے آقا ﷺ آپ کے چچا کی شان
عمِ احمد ﷺ پر فدا ہیں افتخار

کہہ رہی ہے جھوم کر اُن کی کتاب
چاہتے رب کی رضا ہیں افتخار

اُن سے ہوں راضی محمد مصطفیٰ ﷺ
اُن کی عترت کے گدا ہیں افتخار

دیکھ آئے ہیں نجف جو بارہا
زائرِ غوث الوریٰ ہیں افتخار

بر ملا لکھیے بلالؔ حق نوا
میرے حق میں بھی دُعا ہیں افتخار

بلال رشید، اسلام آباد